دیباچہ طبع ثانی

عرصہ سے میرا ارادہ تھا۔ کہ اس مفید رسالہ کے مضامین کو اس
دوسری طبع میں خاطر خواہ وسعت دی جاوے۔ لیکن عدیم الفرصتی اور
کثرت کاروبار اس ارادہ کے پورا کرنے میں کسی قدر حارج ہوئی تاہم ناظرین
دیکھینگے۔ کہ ضرورت کے مطابق اس میں بہت مضمون بڑھایا گیا ہے۔
اور جا بجا نئی مفید باتیں ایزاد کی گئی ہیں۔ اور چونکہ پہلی طبع کی کل جلدیں
فروخت ہوگئی ہیں۔ اس لئے بزودی تمام دوبارہ چھپوایا گیا ہے +

سید سردار شاہ گیلانی } جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

چند مفید عام و کارآمد باتیں

انٹی سپٹک لوشن سے یہ مراد ہے۔ کہ کوئی سڑاند کو روکنے والی دوا پانی میں ملا کر زخم وغیرہ دھونے کے لئے عرق تیار کیا جاوے۔ مثلاً کاربالک لوشن مرکری لوشن۔ پرمینگنیٹ آف پوٹاش لوشن۔ بوریسک لوشن وغیرہ۔ اوران کی طاقت وترکیب حسب ذیل ہے +

کاربالک ایسڈ خالص ۱۲ رتی فی چھٹانک گرم پانی میں۔ دارچکنا ایک رتی ۴ چھٹانک پانی میں۔ پرمیگنیٹ آف پوٹاش ۲ رتی فی چھٹانک پانی ۔ بورک ایسڈ یا سہاگہ ۱۲ رتی فی چھٹانک پانی وغیرہ۔ لیکن یاد رکھو کہ مطب سگان میں کاربالک لوشن یا روغن اس لئے بہت کم استعمال ہوتا ہے کہ کاربالک کی تھوڑی مقدار کے جذب ہونے سے بھی کتوں میں زہر ہو جاتی ہے +

انٹی سپٹک ڈریس سے یہ مراد ہے کہ کوئی عرق یا روغن یا مرہم ایسا تیار کیا جائے۔ جس میں انٹی سپٹک اور ڈس انفکٹنٹ یعنی سڑاند اور تعفن کو روکنے اور چھوندار مادہ کو زائل کرنے والی دوا ملی ہوئی ہو۔ اور زخم یا گھاؤ وغیرہ پر اُس کے اچھا کرنے کیلئے استعمال کیا جائے۔ اس فرض کو پورا کرنے کے لئے ادویات ذیل بیرونی زخم گھاؤ وغیرہ پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً آیوڈوفارم۔ کاربالک آئل۔ روغن کافور۔ اور لوشن ہائے بالا مذکورہ +

بلسٹر۔ جب سطح جسم پر (چمڑے پر) ایسی دوا لگائی جاوے کہ وہ جگہ پھول آوے۔ اور آبلے پیدا ہو جائیں۔ یا اخراج جاری ہو تو اُسے بلسٹر کہتے ہیں۔ بلسٹر کے طور پر آیوڈین لیمنٹ تیلین مکھی کا مرہم۔ روغن تاربین۔ ایمونیا لیمنٹ۔ اور سرخ مرہم پارہ استعمال کریں +

ہسٹری یا تاریخ مرض - بیمار کی حالت جو ابتدائے مرض سے بیان کی جاوے - اُسے تاریخ مرض کہتے ہیں +

سیٹن - زخم وغیرہ سے اخراج جاری رکھنے کے لئے چمڑے میں چھید کر کے فیتہ یا دھاگہ وغیرہ کو بذریعہ آلہ سیٹن وار پار کر دیا جاتا ہے - اس کو اصطلاح میں سیٹن یا عمل فتیلہ کہتے ہیں +

انکیوبیشن - متعدی یعنی چھوت کے امراض میں چھوت پہنچنے اور اُس کے اثر سے مرض شروع ہو جانے کے درمیانی وقت کو جبکہ جانور تندرست رہتا ہے - اور مرض کا زہر پوشیدہ جسم کے اندر ترقی کرتا رہتا ہے - انکیوبیشن کہتے ہیں مثلاً جب پاگل کتا کسی کو کاٹ کھائے - تو فوراً دیوانگی پیدا نہیں ہوتی - بلکہ کچھ وقفہ یا عرصہ کے بعد پیدا ہوتی ہے - پس اُس وقفہ یا عرصہ کو جس میں مرض کا زہر جسم میں پوشیدہ طور پر ترقی کرتا ہے - درجہ انکیوبیشن کہتے ہیں +

حفظ ماتقدم - ایسے وسایل اور تدابیر اختیار کرنا - جن سے مرض پیدا نہ ہو - اور جانور تندرست رہے - اس کو حفظ ماتقدم کہتے ہیں - چند اصطلاحات خواص الادویہ مثلاً مقئی - قے آور - منوّم - خواب آور - معرّق - پسینہ آور - مدرّ - پیشاب آور - محرّک و مفرّح - فوراً راحت بخشنے والے اور قوت بحال رکھنے والے - مخدّر - حس کند کرنے والے - مقرّح آبلہ انگیز + مبرد - ٹھنڈک بخشنے والے - جاذب - جذب کرنے والے یا رسولی کو بٹھانے والے - مصفی خون - خون پاک کرنے والے ادویات - تکمید - ٹکور - تبرید - سردی - پولٹس - لیٹری وغیرہ وغیرہ +

نقشہ مساوات اوزان طب انگریزی و دیسی

	انگریزی			دیسی			
	ڈرام	اسکروپل	گرین	چھٹانک	تولہ	ماشہ	رتی
ایک اونس برابر ہے	۸	۲۴	۴۸۰	½	۲.	۳۰	۲۴۰
ایک ڈرام برابر ہے۔	۰	۳	۶۰	۰	۰	۴	۳۰
ایک اسکروپل برابر ہے	۰	۱	۰	۰	۰	۱¼	۱۰

رقیق دوا ناپنے کا وزن

	اونس	ڈرام	منیم یا قطرہ	سیر انگریزی	پاینٹ
ایک گیلن برابر ہے۔	۱۶۰	۰	۰	۵	۸
ایک کوارٹ برابر ہے	۴۰	۰	۰	۰	۲
ایک پاینٹ برابر ہے۔	۲۰	۱۶۰	۹۶۰۰	۰	۰
ایک اونس برابر ہے	۰	۸	۴۸۰	۰	۰

تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتے کے پالنے والوں اور اُس کے شوقینوں کو لازم ہے کہ اس وفادار نمک حلال چوکیدار اور ہر حالت میں ساتھ دینے والے اور دل بہلانے والے جانور کی پرورش اور حفظ صحت وغیرہ کے قواعد سے بھی آگاہ ہوں +

یہ کمخوار کمخواب - تیزرو - چست وچالاک - خدمتگار - مالک کی جان کا رکھوالا - اُس کے لئے شکار لانے والا - ہوشیار - اور خبردار جانور اکثر حادثوں اور بیماریوں کا مستعد رہتا ہے - خصوصاً اس کو وہ امراض بہت ستاتے ہیں جو متعدی ہیں - یا چھوت سے پیدا ہوتے ہیں +

دیوانگی اس کے لئے نہایت ہی خوفناک مرض ہے جب یہ پاگل ہو جاتا ہے تو نہ صرف حیوانات کو بلکہ انسان کو بھی کاٹ کھاتا ہے یہاں تک کہ اپنے مالک پر بھی حملہ کرتا ہے - اس کے کاٹے کا زہر فوراً یا کچھ عرصے کے بعد اپنی علامات پیدا کر کے نہایت تکلیف واذیت کے ساتھ ہلاک کرتا ہے - اس لئے اسکے امراض اور ان کی ماہیت علامات وغیرہ سے بھی بخوبی آگاہی حاصل کرنی چاہیئے - تاکہ کتے کے ساتھ انسان کی جان عزیز بھی ضایع نہ جائے - اور اُس کی بیماری کی حالت میں علاوہ رنج وغم کے بہت سے اخراجات کا بھی متحمل نہ ہونا پڑے +

خوراک ۔ کتوں کے معدے اور انتڑیوں کی قوت ہاضمہ گو بہت قوی ہوتی ہے مگر
ترتیب و انتظام ہضم قدرتاً آہستہ آہستہ واقع ہوتا ہے اس لیئے جانور کو دن رات میں
صرف دو دفعہ غذا دینی چاہیئے ۔ غذا صاف ۔ پختہ ۔ سادہ اور کافی مقدار میں ہو ۔ اور
دونوں وقت تازہ تازہ تیار کر کے دینی چاہیئے +

کتوں کو اُن لطیف اور لذیذ غذاؤں کی کچھ ضرورت نہیں جو انسان کے لئے بنائی
جاتی ہیں ۔ (مثلاً مرغن روٹی ۔ مختلف اقسام کی شیرینی ۔ کیک ۔ بسکٹ ۔ انگریزی چینی
وغیرہ) یہ چیزیں کتوں کی پرورش جسم اور ہاضمہ کے قدرتاً برخلاف اور مضر صحت ہیں
اور اُن کو طرح طرح کے امراض کے مستعد کرتے ہیں +

وقت غذا ۔ صبح و شام دن میں دو دفعہ غذا دینی چاہیئے ۔ خوراک کے بعد
کچھ دیر تک اُس سے ورزش اور شکار وغیرہ کا کام لینا چاہیئے ۔ ورنہ ہاضمہ
بگڑ جائیگا +

جب کتا بہت گرم ہو ۔ اور دوڑ دھوپ کر کے آوے تو فوراً خوراک پانے نہ دیں
بلکہ وقفہ سے دیں جبکہ وہ بیٹھکر سرد ہو جائے +

مقدار غذا ۔ خوراک کی کمی بیشی کی مقدار زیادہ تر کتے کے قد و قامت اور عمر
پر منحصر ہے ۔ مگر یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ تندرست کتا جب تک بھوکا ہوگا تار
آہستہ آہستہ کھاتا رہتا ہے ۔ اور جب سیر ہو جاتا ہے ۔ تو کھانا چھوڑ کر ادھر
اُدھر دیکھتا ہے ۔ پھر برتن چاٹنے لگتا ہے ۔ اس وقت اُس کے آگے سے بقیہ
خوراک اُٹھا لینا چاہیئے +

جب کئی ایک کتوں کو یکجا خوراک دی جاتی ہے ۔ تو وہ حریص ہو کر جلد جلد
کھاتے ہیں ۔ اور بغیر اچھی طرح چبانے کے جلد جلد نگلتے جاتے ہیں ۔ نیز ایک دوسرے
کے حسد سے بڑے بڑے لقمے اُٹھاتے ہیں ۔ اس لیئے ان میں سے زود خور کا

معدہ اس قدر بھر جاتا ہے کہ اُسے بدہضمی کی شکایت ہو جاتی ہے اور دیر خور بیچارے بھوکے رہ جاتے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ کتوں کو علیحدہ علیحدہ خوراک دی جائے ⁜

قسم غذا۔ اصل اور قدرتی غذا کتے کی گوشت ہو مگر یہ غذا ہر وقت اور ہر جگہ میسر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ضرور ہے کہ اُس کو دوسری غذا کا بھی عادی کیا جائے مثلاً معمولی گیہوں یا جو کی روٹی۔ چاول خشکہ۔ موٹے بسکٹ۔ دودھ وغیرہ دیا جائے اگر گوشت دینا منظور ہو۔ تو اُس کی سادہ ترکیب سے یخنی پکا کر صاف برتن میں اُلٹ دیں۔ اور ہڈیاں جدا نہ کریں۔ جب شیر گرم ہو۔ تو کتے کے آگے رکھ دیں۔ اگر روٹی بھی ہمراہ دینی ہو۔ تو عمدہ طریق یہ ہے۔ کہ روٹی کے ٹکڑے کر کے شوربے میں بھگو کر آگے رکھ دیں ⁜

چھوٹی نسل یعنی پست قد کتوں کو دودھ اور ڈبل روٹی بھی دی جاتی ہے اور بڑے کتوں کو جو شکاری ہوں کسی قدر گوشت کھلایا جاتا ہے۔ بھیڑ اور بکری کے کلے پکا کر دینا بھی ایک عمدہ پرورش کرنے والی غذا ہے ⁜

کتوں کو ہڈیوں سے خاص رغبت ہے خواہ اُن پر گوشت نہ ہو۔ بڑی خوشی سے اُن کو نوچتے اور چباتے رہتے ہیں۔ اُن سے ہاضمہ میں بڑی مدد ملتی ہے اور اُن کے دانت صاف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے غذا خواہ کسی قسم کی ہو۔ مگر ہفتہ میں دو تین دفعہ پکا کر یا کچی ہڈیاں ضرور دینی چاہئیں۔ لیکن غذا کے بعد دینی چاہئیں تاکہ وہ حرص سے ہڈیوں کے بڑے بڑے ٹکڑے نہ نگل جائیں ⁜

ان کے نوچنے اور چبانے سے بہت سا لعاب دہان پیدا ہو کر معدہ میں گرتا ہے۔ جسے ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔ اور دانت خوب صاف ہو جاتے ہیں۔ جن کتوں کو اس قدرتی خوراک سے محروم کیا جاوے۔ اُن کے دانت میلے اور

مسوڑھوں میں گوشت خورہ لگ جاتا ہے +

صاف اور تازہ پانی بھی کتے کے پاس موجود رہنا چاہیئے تاکہ وہ پیاس کے وقت میلا پانی نہ پیوے +

بغیر ضرورت کے (یعنی جبکہ کتے بیمار نہ ہوں) کتوں کو قہوہ۔ بیر شراب۔ کاڈلیور آئیل کے پلانے اور بیف ٹی وغیرہ کے کھلانے سے پرہیز کریں +

پلّوں کے لئے عمدہ غذا دودھ ہے دو ماہ تک فقط دودھ پر پالنا چاہیئے اور بعدازاں اُن کے اشتہا کے موافق کچھ روٹی بھی دودھ میں ملا دینی چاہیئے (خواہ ڈبل روٹی ہو یا دیسی بسکٹ) اور جب چار پانچ ماہ کا ہو تو گوشت اور ہڈی بھی دینی چاہیئے۔ مگر اس عمر سے پہلے گوشت کھلانا مضر ہے +

ورزش۔ بیکار اور بندھے ہوئے کتوں کو ورزش کے لئے کھولنا اور میدان میں لیجانا ضروری ہے تاکہ اُن کے اطراف درست ہوں اور ہاضمہ چست ہو اور فضلات آزادانہ جسم سے خارج ہوتے رہیں۔ ہر ایک جانور کو ورزش بھی کھانے پینے اور آرام لینے کی طرح ضروری ہے کیونکہ اس سے جسم کے عضلات میں چستی آتی ہے غذا ہضم ہوتی ہے بھوک کھلتی ہے۔ پسینہ وغیرہ فضلات جسم سے خارج ہوتے ہیں +

غسل۔ جلد اور بالوں کو میل کچیل سے صاف کرنے کے لئے کتوں کو غسل دینا بھی ضروری ہے۔ موسم گرما میں ہفتہ میں ایک دفعہ اور موسم سرما میں اگر کوئی مانع نہ ہو مہینے میں ایک مرتبہ گرم پانی اور صابون سے غسل دیکر چمڑے اور بالوں کو خشک کر دیں +

تازیخانہ۔ کتوں کے رہنے کا مکان صاف روشن اور ہوادار ہونا چاہیئے۔ گرمی کے موسم میں سرد اور جاڑے میں گرم ہو۔ فرش خشک ہو۔ اور اُس پر برادہ چوب یا پھالی وغیرہ بچھا کر اُس پر کتوں کے بیٹھنے اور سونے کے لئے چارپائی یا بنچ یا لکڑی کی چوکی یا چٹائی یا پھالی رکھ دیں +

تازیخانہ کو صاف کرنے کی غرض سے دھویا بھی جاتا ہے مگر جاڑے کے موسم میں بے ضرورت بار بار نہ دھونا چاہیے اور جب دھویا جاوے تو فرش پر راکھ وغیرہ بچھا کر اُس کو جلد خشک کر دیں۔ کیونکہ مرطوب اور سرد جگہ میں رہنے سے کتوں کو گنٹھیا یعنی جوڑوں کا درد وغیرہ شروع ہو جاتا ہے +

جب تازیخانہ سے بدبو آنے لگے تو اُس میں عفونت اور سڑاند کے روکنے والی ادویات مثلاً کانڈیز فلیوئڈ فینائل۔ یا ڈس انفکٹ پوڈر وغیرہ چھڑکنی چاہئیں۔ اور گندھک جلا دیں +

کتوں کو موسمی سختیوں سے بچانا۔ موسم گرما میں سرد جگہ رکھنا۔ اور موسم سرما میں گرم جگہ رکھنا۔ اور دن کی دھوپ دینا ضروری ہے۔ سرد ملک کے نووارد کتوں کو گرمی سے بحفاظت تمام بچانا۔ اور شدت گرما میں پہاڑ پر بھیجنا نہایت مناسب ہے +

دوا پلانا یا کھلانا۔ کتے دوا پینے یا کھانے میں ضدی اور تکلیف دہ ہوتے ہیں مگر جب باقاعدہ کام کیا جاوے اور اُن کو تکلیف نہ دی جائے تو وہ بھی چنداں تکلیف نہیں دیتے۔ دوا دینے کی ۳ صورتیں ہیں (۱) رقیق دوا کا پلانا یا چٹانا (۲) گولی بنا کر کھلانا (۳) پوڈریہ بنا کر اُن کے منہ میں چھڑکنا یا غذا یا پانی میں ملا کر دینا +

دوا پلانے کا طریقہ یہ ہے کہ کتے کو میز پر لٹا دینا یا اپنی رانوں میں دبا کر کھڑا کر لینا چاہیئے۔ پھر مددگار کو چاہیئے۔ کہ کتے کی دونوں باچھوں میں انگلیاں ڈالکر دونوں لبوں کو دائیں اور بائیں ہاتھ سے مضبوط پکڑ کر کھولے رکھے تاکہ دونوں جبڑوں کے درمیان خلا پیدا ہو جائے اس وقت کتے کے منہ میں گلاس یا بوتل سے دوا ڈال دیں +

اگر کتا منہ کھولنے میں ضد کرے تو دونوں باچھوں کو دونوں طرف سے بذریعہ انگلیوں کے اندر کی طرف دبا دیں۔ اس طرح فوراً منہ کھولتا ہے کبھی بغیر منہ

کھولنے کے اُس کی ایک باچھ کی قیمت بنا کر بھی دوائی ڈالنے سے وہ پیتا جاتا ہے ٭
گولی دینے کا یہ قاعدہ ہے کہ کتنے کو رانوں میں دبا کر کھڑا کر لیں اور اُس کے
بالائی جبڑے کے دونوں جانب کے ہونٹ اندر کی طرف دانتوں میں دبا دیں تاکہ کتا
منہ کھولے رکھے اور کاٹنے نہ پائے۔ اب گولی اس کے حلق میں ڈالکر جبڑا بند
کر دیں اور تھوڑی دیر کھڑا رکھیں۔ اس طرح گولی نگل جائیگا ٭
کڑوی اور بد ذائقہ دوا۔ دودھ۔ شیرہ اور شہد وغیرہ میں ملا کر بھی دی جاتی
ہے تاکہ کتا پینے سے بہت نفرت نہ کرے۔ کبھی گوشت کے ٹکڑے یا راتب میں
ملا کر دینے سے بلا تکلیف کھا جاتا ہے ٭
بیمارداری۔ امراض کا بیان شروع کرنے سے پہلے بیمار کی تیمارداری کا
بیان کرنا بھی قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کیونکہ بیمارداری کے بغیر معالجہ بیفائدہ ہے ٭
بیمارداری سے یہ مراد ہے کہ بیمار کو آرام دینا۔ صفائی۔ موسمی نگرانی (گرمی کے
موسم میں سردی اور سردی کے موسم میں گرمی پہنچانا) مریض کو حفاظت اور شفقت
میں رکھنا۔ تازہ ہوا۔ عمدہ غذا۔ پانی اور ہر وقت دوا بہم پہنچانا چاہئے۔ مریضوں اور
تندرستوں کی غذا میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ اور ہر ایک مریض کے لئے جداگانہ ہدایات
متعلق پرورش اور تغذیہ کے ہیں۔ جو اپنے اپنے موقعہ پر بیان کئے جاوینگے۔
مریضوں سے بہت مہربانی اور پیار ظاہر کرنا۔ اور اُن کو دلاسا دینا ضروری ہے
اس سے مریض جانور صحت میں ترقی کرتے ہیں۔ اور مرض کی تکلیف فراموش
کر بیٹھتے ہیں ٭

لاہور وٹیرنری کالج
جنوری ۱۹۰۵ء

سید سردار شاہ گیلانی

باب اول

امراض تنفس

زکام یا نزلہ

ناک کی جھلی میں جلن پیدا ہونے سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے

اسباب۔ سردی۔ مرطوب جگہ میں رہنا۔ بہت سرد پانی پلانا۔ سرد پانی میں غسل دینا۔ یا تیرانا۔ موسم سرما میں جھول نہ اوڑھانا وغیرہ +

علامات۔ بخار۔ سستی۔ چھینکیں۔ آنکھ اور ناک سے اخراج جو پہلے پتلا اور رفتہ رفتہ غلیظ سفید زردی مائل ہو جاتا ہے۔ لرزہ۔ سانس میں تنگی اور جلدی قبض +

علاج۔ مفرحات و محرک دوائیں۔ مثلاً ایتھر۔ نائیٹرس وغیرہ دیں۔ مریض کو گرم جگہ میں رکھیں۔ سردی سے بچاویں۔ نسخہ ذیل مفید ہے +

اسپرٹ نائیٹرس اینھر	دو اونس
اسپرٹ کیمفر یا کمپونڈ ٹنکچر آف کیمفر	ایک اونس
لیکوار امونیا اسیٹیٹس	۴۔ اونس
پانی	۴۔ اونس

سب کو ملا کر بند بوتل میں رکھیں اور ایک چمچہ (چائے پینے کا) دن میں ۳ دفعہ چھوٹے کتے کو اور اس سے دوگنا دن میں تین دفعہ بڑے کتے کو شیر گرم قہوہ یا پانی کے ہمراہ دیں +

کمپونڈا پیکاک ۲-۳ گرین یعنی ایک رتی سے ۱/۴ ۱ رتی تک اور پوٹاسی نیٹرس یعنی قلمی شورہ ۲ گرین بحالت سفوف دن میں دو دفعہ دیں +

ناک کا اخراج جاری کرنے کے لئے ناک اور منہ میں گرم پانی کا بھپارہ دو +

قبض ہو تو گرم پانی اور صابون کا حقنہ کرو۔ بھوپارہ کے پانی میں کافور اور یوکولپٹس کا تیل چند قطرے ڈالنا مفید ہے +

خوراک ۔ دودھ ۔ بیف ٹی ۔ یخنی وغیرہ +

اوزینہ یعنی کہنہ کنار

کبھی زکام کہنہ ہو کر وہ حالت پیدا کرتا ہے ۔ جسے اصطلاح میں اوزینہ کہتے ہیں ۔ ردی قسم کا اخراج ہمیشہ ناک سے جاری رہتا ہے ۔ چھینکیں آتی ہیں ۔ اور مریض کھانستا ہے +

علاج پھٹکری ۳ رتی ۔ پانی ½ چھٹانک ۔ یا

نوشادر ۳ رتی ۔ پانی ½ چھٹانک ۔ یا

نائیٹرٹ آف سلور ۱ رتی پانی ½ چھٹانک کی پچکاری ناک میں کریں شربت عناب اور شربت پوست خشخاش بھی اندر دینا مفید ہے ۔ اور غذا عمدہ اور زود ہضم ہیں ۔ قبض روکیں +

انفلوئنزا

یہ ردی قسم کا چھوت والا زکام زیادہ تر موسم بہار یا خزاں میں دیکھا جاتا ہے +

اسباب ۔ اصلی سبب چھوت ہے ۔ یعنی چھوتدار یا زہر دار جسم میں سرایت کر جاتا

ہے۔ اور یہ مرض پیدا کرتا ہے۔ سردی۔ رطوبت۔ اور میل جول اس مرض کی پیدائش میں بڑی مدد دیتے ہیں +

علامات۔ چھینکیں۔ سرخی چشم۔ آنسو۔ اشتہا کم۔ کھانسی۔ ناک سے اخراج تنگی تنفس۔ نبض تیز کمزور۔ پیشاب سرخ اور کم۔ زبان رویدار۔ بخار۔ مریض جلد دبلا اور کمزور ہو جاتا ہے۔ اگر جلد جلد خبرداری نہ کی جاوے۔ تو فالج اور وجع مفاصل کے عوارض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جسے جانور ہمیشہ کے لئے نکما ہو جاتا ہے۔ یا مختلف عوارض اور پیچیدگیوں سے تلف ہو جاتا ہے +

انجام۔ اگر مرض کو روکا نہ جاوے تو اُس کا انجام نمونیا۔ پلورسی۔ اور چھاتی کے خانہ میں پانی کا اجتماع ہوتا ہے۔ یا مریض مفلوج ہو جاتا ہے +

علاج۔ مثل زکام سادہ کے ہے۔ مریض کو باقی کتوں سے علیحدہ کر کے رکھیں صفائی۔ تازہ ہوا۔ عمدہ مقوّی غذا۔ کمزوری ہو۔ تو عرق فولاد۔ اطراف میں ورم ہو۔ تو سرپ آیوڈائڈ آف آئرن استعمال میں لائیں۔ گلے میں درد ہو۔ تو گلے پر رائی کا لیپ کریں۔ اور مریض کی پرورش کی طرف پوری توجہ ہونی چاہئے +

فائدہ۔ جب کسی اندرونی یا بیرونی بناوٹ جسمانی یا بازو میں خون بہت سا جمع ہو جاوے۔ اور اس جگہ کی خونی رگیں پھول جاویں اور ورم پیدا ہو جائے تو وہ جگہ یا بناوٹ درد کرنے لگتی ہے اور اُس کے طبعی افعال اور پرورش بند ہو جاتی ہے۔ اور بہت سی تبدیلیاں ظہور میں آتی ہیں۔ تو اس حالت کو انگریزی میں انفلامیشن عربی میں التہاب فارسی میں سوزش اور ہندی میں جلن کہتے ہیں۔ مختصر طور پر اس کا ذکر اس لئے کیا گیا۔ کہ جہاں کہیں جلن کا لفظ آوے۔ ناظرین مصنف کے مقصود کو فوراً سمجھ لیں۔ کہ جلن سے کیا مراد ہے (انفلامیشن کی پوری ماہیت سمجھنے کے لئے دیکھو میری کتاب طب مویشی) +

لیرنجائیٹس یعنی حلق کی جلن - دردِ گلو

اسباب - سردی اور نمی میں جانور کو رکھنا - صدمہ چوٹ - عرصہ دراز تک بھونکنا - سرد تیز ہوا میں باندھنا - زکام کا عرصہ تک جاری رہنا وغیرہ +

علامات - کھانسی - ناک سے اخراج - رال کا ٹپکنا - نگلنے میں تکلیف - بخار دم لینے میں جلدی اور تکلیف - اور خراٹے کی سی آواز بھی آتی ہے - کبھی گلو گرفتہ ہو جاتا ہے

انجام - اگر مرض کو روکا نہ جائے تو مریض دم گھٹنے سے مر سکتا ہے یا پھیپھڑا اور ہوائی نلیاں مریض ہو جاتی ہیں +

علاج - گلے پر گرم ٹکور کریں - رائی کا پولٹس لگا دیں - بیمار کو گرم جگہ میں رکھیں سردی سے بچاویں - گلے میں روک ہو تو اُسے نکالیں - کمپونڈ ایپکاک ۳ گرین - نوشادر ۳ گرین - کافور ۲ گرین اور قلمی شورہ ۵ گرین کی چٹنی سفوف ملٹھی اور شہد میں تیار کر کے ۳ دفعہ دن میں چٹا دیں - اور مریض کے ناک اور مُنہ کے سامنے گرم پانی کے پھوچارہ دیں +

اگر مرض کہنہ ہو جائے اور نرم نرم کھانسی جاری رہے تو کاڈلیور آئیل دودھ میں ملا کر پلائیں - اور گلے پر بن آیوڈائیڈ آف مرکری کا مرہم ایک حصہ مرکری - دو حصہ چربی لگا دیں کبھی کبھی ٹارٹار ایمٹک سے قے بھی کرا دیا کریں - جہاں یہ انگریزی دوائی نہ مل سکے - گرم پانی میں رائی کا سفوف گھولکر کُتے کو پلانے سے یہ مقصود حاصل کیا جا سکتا ہے +

ڈف تھی ریا

یعنی حلق کا خاص التہاب

یہ خاص قسم کا لیرنجائیٹس خون کی خرابی اور میلاپنی سے پیدا ہوتا ہے۔ حلق کے اندر جلن کے سبب رساؤ پیدا ہو کر استری جھلی پر ایک نیا طبق لفافہ کی طرح چڑھ جاتا ہے۔ اور گلے میں درد ہوتا ہے۔ مریض سست۔ کمزور۔ نگلنے میں دقت۔ کھانسی۔ حتےٰ کہ پانی پینے سے بھی عاجز آجاتا ہے۔ آنکھ ناک سے اخراج۔ مریض حیران اور منہ کسی قدر کشادہ رکھتا ہے۔ اور جب جبڑا بہت کھلا ہو۔ منہ سے اخراج لعاب بہت ہو۔ چبانے نگلنے کے عضلات کمزور ہوں۔ اور مریض حیران ہو۔ تو اکثر گلنگ دیوانگی (ڈمب ریبیز) کا شبہ پڑتا ہے۔ اگر مرض شدید ہو۔ تو گردن اکڑی ہوئی اور سخت۔ پچھلے اطراف کمزور مفلوج۔ اور دست جاری ہوتے ہیں۔ علاج اِس مرض کا یہ ہے۔ کہ مریض کو دوسرے جانوروں سے علیحدہ کر کے اُس کی خوراک کا معقول بندوبست کریں۔ گلے کے اندر تیز انٹے سپٹک پچ کریں۔ گرم بھوپارہ۔ گلے پر تکمید۔ اور اندر دینے کے لئے انٹے سپٹک اور جاذب مثل پوٹاسے اُیوڈائیڈ استعمال کریں۔ اگر مریض بہت نحیف ہو۔ تو قدرے وسکی یا برانڈی شراب ملا کر دیویں +

برنکائیٹس

پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں کی جلن

اسباب۔ سردی۔ نمی۔ تیز سرد ہوا۔ زکام اور لیرنجائیٹس کی ترقی +

علامات۔ دم جلد اور تکلیف سے لیا جاتا ہے۔ سانس گرم۔ کھانسی۔

اخراج بلغم۔ قے۔ نبض تیز۔ آنکھیں سُرخ۔ ناک سے اخراج۔ چھاتی پر کان لگاکر سننے سے مرض کے پہلے درجہ میں سانس کی آواز مثل شائیں شائیں کے۔ اور دوسرے درجہ میں خرخر کی طرح آویگی +

علاج۔ مریض کو خشک۔ صاف۔ ہوادار اور گرم جگہ میں بدل دیں۔ اور ایک سے ۳ گرین تک (کتنے کے قد کے بموجب) ٹارٹار ایمٹک ابتداے مرض میں دینا مفید ہے۔ اور نسخہ ذیل بھی بہت فائدہ بخش ہے +

(۱) اسپرٹ کیمفر	۴ ڈرام
اسپرٹ ایتھر نائیٹرس	ایک اونس
ملٹھی کا عرق	چار اونس

ایک سے چار چاے کے چمچہ کی قدر (کتنے کے قد کے بموجب) تین دفعہ دن میں دیں۔ اگر کھانسی بہت ہو۔ تو یہ نسخہ دو یا تین مرتبہ دن میں دیں +

(۲) ٹنکچر اوپیم	۱۵ قطرہ
عرق سونف	چاے کا چمچہ
عرق ملٹھی	چاے کا چمچہ
السی کا جوشاندہ	۴ ڈرام
(۳) کمپونڈ ٹنکچر آف کیمفر	۴ قطرہ
وائنم اپیکاک	۴ قطرہ
ٹنکچر سلا	۴ قطرہ
ڈیکاکشن سنیگا	۲ ڈرام

یہ ایک خوراک ہے۔ ایسے ہی ۳ دفعہ دن میں دیں +

(۴) سرپ سلا	۱ اونس

سرپ رہائی ۵ بوند
لیکوئڈ اکسٹریکٹ آف لیکوریس ۱۵ بوند
یہ ایک خوراک ہے۔ اسی طرح ۳ دفعہ دن میں دیں۔ یا نسخہ ذیل دن میں دو دفعہ دیں +

(۵) کلوروڈین ایک ڈرام
اسپرٹ کلورا فارم ایک ڈرام
گلاسرین دو اونس
خوراک چائے کا چمچہ +

چھاتی پر اور اُس کے گرد ٹکور کریں۔ اور خفیف بلسٹر مثل تارپین اور رائی کے لگائیں۔ اگر قبض ہو۔ تو حقنہ گرم پانی وصابون کا کریں۔ بشرط ضرورت لیکوئڈ اکسٹریکٹ آف کاسکارا سیگریڈ ردیسکتے ہیں +

خوراک ۔ دودھ ۔ انڈا ۔ اور قدرے کاڈ لیور آیل ۔ اگر مرض پورانی ہو جاوے تو اُس وقت کیلرز کاڈ لیور آیل یا اسکالٹس ایملش کا استعمال ضروری ہے +

پلورسی ۔ ذات الجنب

پھیپھڑے کے غلاف اور چھاتی کے خانہ کی استری جھلی (پردہ پلورا) میں جلن پیدا ہونے کو ذات الجنب (پلورسی) کہتے ہیں +

اسباب ۔ آلات تنفس کی جلن ۔ سردی ۔ مرطوب جگہ میں رہنا ۔ چھاتی پر صدمات جس سے پسلی ٹوٹ جائے ۔ یا چھاتی کا خانہ چھد جائے ۔ عام کمزوری اور میلان طبع وغیرہ +

علامات ۔ لرزہ ۔ اور بخار ۔ دم لینے میں جلدی ۔ اندرونی سانس چھوٹا ۔

اور تکلیف سے۔ کیونکہ جب سانس اندر کو لیا جاتا ہے۔ تو پھیپھڑا پھیلتا ہے۔ اور اُس کے غلاف (پلمونیبری پلورا) میں درد اور تکلیف ہوتی ہے۔ چھاتی کا خانہ بھی پسلیوں کی حرکت سے کشادہ ہو جاتا ہے۔ اور اس سے پسلیوں کی اندرونی جھلی (کاسٹل پلورا) میں درد اور تکلیف ہوتی ہے۔ دم لینے میں پسلیاں تقریباً ساکن رہتی ہیں۔ اور پیٹ کی دیوار ہلتی ہے خشک چھوٹی کھانسی۔ اور نبض تیز اور جھونکے سے چلتی ہے۔ مریض پسلیوں کو دبانے سے درد مانتا ہے۔ اور چھاتی پر کان لگا کر سانس کی آواز سننے سے رگڑ یا آری کی سی آواز سنائی دیتی ہے +

نتائج۔ شفا۔ چھاتی میں پانی کا اجتماع۔ پلورا کی جھلیوں کا آپس میں جڑ جانا۔ اور مرض کا کہنہ شکل میں بدل جانا +

علاج۔ پلورسی یعنی ذات الجنب کے مرض میں علامات کی تیزی اور جلد ترقی کر جانے کے سبب اگر نہایت جلدی اور احتیاط کے ساتھ علاج نہ کیا جاوے۔ تو کتا مر جاتا ہے۔ حتی الامکان فصد نہ لینا چاہیئے۔ مگر جب اور عمدہ دوا کے ملنے کی امید نہ ہو تو معمولی دوا کی نسبت اس مرض کے آغاز میں فصد لینا بہت مفید سمجھتا ہوں اور فصد لینے کے لئے ران کے اندر کی اوتھلی رگ یا اگلی ٹانگ کی رگ اچھی ہے +

خون کی مقدار جانور کے قد اور اُس کی حالت پر منحصر ہے۔ مسہل کی میں اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ اس سے علاوہ کمزوری کے اس قدر دست جاری ہو جاتے ہیں۔ کہ پھر اُن کا بند کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ عمدہ علاج اس مرض میں زود اثر قوت بخشنے اور تحریک پیدا کرنے والی (اسٹی میولنٹ) دوائیں ہیں اور چھاتی پر تکور اور خراش پیدا کرنیوالی دوا کا لیپ کرنا مفید ہے۔ نسخہ اندر دینے کے لئے +

اسپرٹ ایتھر نائیٹرس	۲۰ قطرہ
لیکوار ایمونیا اسی ٹیٹس	۴۰ قطرہ
السی کا جوشاندہ	دو تولہ

ہر چہار گھنٹہ کے بعد پلاویں - اگر کھانسی بہت ہو - تو ہلٹے کا شربت - سیلا کا شربت اور پوست کا شربت مساوی الوزن ملا کر بار بار چٹاویں +

چھاتی پر السی کا پولٹس یا نمدہ کی ٹکور - یا رائی کا پلاسٹر لگاویں - مریض کو صاف ہوادار مکان میں رکھیں - سردی اور نمی سے بچاویں - غذا کا عمدہ بندوبست کریں - اگر بہت کمزوری ہو - تو ٹنکچر آف سٹیل یا ڈالائیز ڈ آیرن ۵ قطرہ ہمراہ نسخہ مذکورہ بالا دیں +

اگر چھاتی میں پانی کے اجتماع (ہائیڈرو تھوریکس) کا اندیشہ ہو - تو فراقی آیوڈائیڈ دینا مفید ہے - جب پانی پیدا ہو جاوے - تو بذریعہ باریک آلہ ٹروکار کے چھاتی میں آٹھویں اور نویں پسلی کے درمیان سوراخ کر کے رطوبت نکالدیں مگر یہ عمل لاحاصل ہے - کیونکہ دوبارہ جلد رطوبت پیدا ہو جاتی ہے - اگر کھانسی زیادہ ہو - تو جو نسخے مرض برنکائیٹس کے ضمن میں لکھے گئے ہیں - اُن میں سے نسخہ نمبر ۲ کا استعمال کریں +

نیمونیا - یعنی ذات الریہ

پھیپھڑے کی بناوٹ میں جب خون جمع ہو کر جلن پیدا کر دے - تو اُسے ذات الریہ یا نیمونیا کہتے ہیں +

اسباب - تغیر و تبدل موسم - سخت سردی - نمی اور تیز ہوا - پشتینی امراض مثلاً سل - دموی مزاج - رقت خون - چھاتی پر گہرا زخم - یہ مرض تین درجوں

میں ہو کر ختم ہوتا ہے۔ اور خوب گرم حالت میں اچانک سردی کا پہنچنا اس مرض کا عام سبب ہے۔

علامات درجہ اول ۔ لرزہ ۔ بخار ۔ (بخار معلوم کرنے کے لئے آلہ تھرمامیٹر یعنی مقیاس الحرارت کہتے کی مقعد میں یا ران کے نیچے چند منٹ تک رکھ دیتے ہیں ۔ بخار میں مقیاس الحرارت کی نلی کا پارہ تندرستی کے حد نشان سے بہت اوپر چڑھ جاتا ہے ۔ تندرست کتے کی حرارت جسمانی ۲ء۱۰۲ درجہ پر ہوتی ہے اگر یہ آلہ موجود نہ ہو ۔ تو ہاتھ سے جسمانی گرمی ٹٹول کر اور نبض کی تیزی دیکھکر بھی بخار پہچانا جاتا ہے) نبض تیز ۔ دم جلد جلد لیا جاتا ہے ۔ متواتر نرم کھانسی ۔ آنکھیں سُرخ ۔ سر آگے کو بڑھا ہوا ۔ ناک گرم اور خشک ۔ اور مریض اگلے اطراف چوڑے رکھ کر بیٹھتا ہے ۔ چھاتی پر کان لگانے سے چرچراہٹ کی آواز سنائی دیتی ہے ۔ اور مریض بار بار کھڑا ہو جاتا ہے ۔ بیٹھنے سے تکلیف زیادہ مانتا ہے۔

علامات درجہ دوم ۔ کمزوری ۔ کھانسی زیادہ ۔ آنکھیں نیچے دبی ہوئیں چھاتی پر کان لگا کر سننے سے چیخ کی سی آواز کے بغیر پھیپھڑے سے ہوا کی رفتار کی آواز سنائی نہیں دیتی ۔ چھاتی پر انگلیوں کے ٹھونکنے سے ٹھُس آواز نکلتی ہے ۔ دم لینے میں تکلیف ۔ جھٹکے ۔ اور ناک متحرک ہوتی ہے ۔ جانور کھانا مطلق چھوڑ دیتا ہے +

علامات درجہ سوم ۔ پھیپھڑا بالکل خراب ہوکر اسکی بناوٹ ٹھوس بیجان ہو جاتی ہے ۔ سانس سے بدبو آتی ہے ۔ منہ سے بدبودار اخراج ہوتا ہے مریض بہت ناتوان اور ردی حالت میں ہو جاتا ہے ۔ ہاتھ پاؤں اور کان ٹھنڈے ہو جاتے ہیں ۔ نبض نامعلوم ۔ اور آخر موت +

علاج ۔ اس مرض کے علاج میں بالکل تاخیر اور دیر نہ کرنی چاہئے کیونکہ ابتدا میں مرض کی ترقی رُک سکتی ہے ۔ مگر جب پھیپھڑے کی بناوٹ میں تبدیلی

ہو جاوے - تو اُس کی درستی محال ہو جاتی ہے - اس میں فصد اور مسہل دونوں منع ہیں ✤

مریض کو صاف - گرم - اور ہوادار جگہ میں رکھنا - عمدہ پرورش کرنیوالی غذا دینا - مریض کو گرم کپڑے میں ڈھانپنا - گرم جھول اوڑھانا - چھاتی پر ٹکور کرنا اور بلسٹر لگانا - اور اندر زود اثر مقوی دوا مع کاڈلیور آئل کے دینا چاہیئے - جب سخت علامتیں رفع ہو جائیں تو اُس وقت مچھلی کا تیل اور فولاد کا کوئی مرکب دینے سے بہت جلد صحت حاصل ہو جاتی ہے ✤

نسخہ - وائینم اپیکاک ۸ قطرہ

نائیٹرس اینھر ۲۰ قطرہ

لیکوار ایمونیا اسی ٹیٹس ۳۰ قطرہ

السی کی کانجی یا جوشاندہ اسبغول میں ملا کر پلاویں ✤

اس کے علاوہ وہ کئی ایک دوائیں مخرج بلغم مثلاً ڈوورس پوڈر - ایمونیم کاربہ - ٹنکچر آف کیمفر - ڈیکاکشن آف سینیگا - ٹیر دبن - وائینم سلا - وائینم انٹی منی وغیرہ ہمراہ تپ شکن دواؤں کے استعمال کرتے ہیں ✤

غذا - دودھ اور انڈا پیمینٹ کر اور اس میں چند قطرات وائن شراب (پوٹ وائن یا رم) کے ملا کر پلاویں - بعض معالج مچھلی کا تیل بھی اسی میں ملا کر پلاتے ہیں - اور اگر ششش میں خون کا انجماد ہو گیا ہو تو اُس کے جذب ہونے کے لئے پوٹاسی آیوڈائیڈ اندر دیں - اور مریض حصہ کے بالمقابل چھاتی پر لیمینٹ آیوڈین لگانا ضروری ہے - برانکو نمونیہ میں وہ نسخے مخرج بلغم استعمال ہو سکتے ہیں - جو برنکائیٹس کے ضمن میں بتلائے گئے ہیں ✤

باب دوم

ہاضمہ کے اعضا کی بیماریاں

گلاسائٹس یعنی زبان کی جلن

اسباب - صدمہ چوٹ - تیز گرم پانی وغیرہ ؛

علامات - منہ سے رال بہت ٹپکتی ہے - زبان متورم - اور منہ سے کسی قدر نکلی ہوئی - نگلنے میں تکلیف - مریض بے چین ہوتا ہے - اور پیاس زیادہ لگتی ہے - پانی بمشکل پیتا ہے ؛

علاج - غذا ملایم - قبض ہو - تو ارنڈی کا تیل دیں - منہ کو ٹکور اور گرم پانی کے بھپارے دیں - ورم بہت ہو تو زبان کو کناروں سے پاچھ دیں - یا جونکیں لگا دیں - مگر بڑی احتیاط کریں - کہ جونک حلق میں نہ چلی جائے ؛

بدہضمی

جب کتوں کو خراب اور ناقابل ہضم غذا دیجائے یا دیر تک بھوکا رکھکر یکدم بہت سی خوراک دے دیجائے - یا کسی سبب سے ان کا جگر - معدہ یا انتڑیاں مریض ہو جائیں - اور تندرست رطوبت غذا کو ہضم کرنیوالی کافی مقدار میں پیدا نہ

کرسکیں۔ تو اس سے کتوں کو بدہضمی (انڈیجیشن۔ یا ڈس پپشیا) ہوجاتی ہے +

علامات۔ بھوک کم۔ منہ سے رال ٹپکتا ہے۔ نفخ۔ پری معدہ۔ قبض یا اسہال۔ گاہے قے بھی ہوتی ہے۔ اور پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ منہ کھولکر دیکھیں۔ تو مسوڑھوں اور زبان پر زردی مائل مادہ جما ہوا۔ اور زبان ویدا دکھلائے دیتی ہے +

علاج۔ غذا عمدہ اور تھوڑی مقدار میں دیں۔ زیادہ کھانے کے سبب بدہضمی ہو۔ تو ایک روز فاقہ دیں۔ اور پھر تھوڑی تھوڑی غذا دیں۔ جبتک کہ ہاضمہ درست نہ ہو۔ ایک بلیّن یعنی دست آور دوا دیں۔ جس سے دو یا تین دست آجاویں۔ اگر خراب غذا کھانے یا میلا پانی پینے سے ہو۔ تو اُسے بدل دیں۔ قبض ہو۔ تو ایک خوراک ارنڈی کے تیل کی (متوسط قد کے کتے کے لئے ایک اونس) قدرے شیرہ یا شہد کے ہمراہ دیں۔ اور گرم پانی کا حقنہ کریں۔ اگر نفخ ہو۔ تو بائی کاربونٹ آف سوڈا ۵ رتی۔ کوئلہ کا سفوف ۱۰ رتی۔ ہمراہ دودھ یا پانی کے دو یا تین دفعہ دن میں دیں +

غذا۔ دودھ میں قدرے لائیم واٹر یعنی چونے کا پانی (صاف پانی کی ایک بوتل میں قدرے قلعی چونا ملاکر بوتل کو رکھدیں۔ جب چونا نیچے بیٹھ جائے۔ اور صاف پانی نتھر آوے۔ وہی لائیم واٹر ہے) ملاکر پلاویں۔ اگر کمزوری کا خوف ہو تو قدرے مچھلی کا تیل بھی ملا لینا چاہئے۔ ترشے معدہ کو دفعہ کرنے کے لئے سوڈا واٹر یا چاک کا سفوف پینے کے پانی میں دیں +

قے

کتوں کے معدے میں اُلٹی حرکت کرمی جلد پیدا ہوسکتی ہے۔ اس لئے

یہ جانور قے کرنے کی طرف زیادہ مایل رہتے ہیں۔ بدہضمی اور پری شکم وغیرہ میں قے بطور علامت کے موجود رہتی ہے۔ قے آور دوا دینے یا معدہ میں خراب غذا کی موجودگی یا خراشندہ زہریلی دوا پہنچنے سے بھی فوراً قے ہو جاتی ہے۔ اور گوشت خور جانور اکثر خراشندہ زہر خورانی سے اپنی اسی عادت کے سبب فوراً مخلصی حاصل کر لیتے ہیں۔ اور مزید علاج کی ضرورت نہیں ہوتی +

علاج۔ حسب سبب ہونا چاہیئے +

کرم معدہ

کبھی کتوں کی اوجھ اور آنت میں مختلف قسم کے کرم (اسکرس۔ رونڈ ورم اور ٹیپ ورم وغیرہ) پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے بدہضمی۔ دبلاپن۔ اور کمزوری میں مبتلا ہوتے ہیں کبھی معا (معدہ کے کرموں سے کتوں میں غشی اور مرگی بھی دیکھی جاتی ہے +

علامات۔ گاہے مریض دُبلا اور کمزور رہتا ہے۔ قدرے خشک کھانسی قے۔ انتڑیوں کی بے ترتیبی۔ کبھی کرکری کی طرح پیٹ میں درد۔ اگر کرم زیادہ ہوں۔ تو اُن کے خراش کے سبب دماغ میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اور مریض غش کھا کر گر پڑتا ہے۔ کبھی زمین پر چوتڑوں کو گھسیٹتا ہے۔ چمڑے اور بال بے رونق۔ کبھی بھوکھ کم اور اکثر زیادہ ہوتی ہے۔ کبھی مقعد پر کرم لپٹے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اور فضلہ میں بھی کرم خارج ہوتے ہیں +

علاج۔ ارنڈی کا تیل ایک اونس۔ تارپین کا تیل ۳۰ قطرہ ملا کر پلا دیں تیسرے یا چوتھے روز اس کو دھرا دیں۔ یا کواشیا کا جوشاندہ ہمراہ قدرے سلفٹ آف آئرن کے پلا دیں۔ سنٹونین۔ آیل آف میل فرن۔ سفوف

چھالیہ اور سفوف کمیلا کرم کش ہونے کے سبب سب استعمال ہو سکتے ہیں۔ مگر سب سے بہتر سینٹونین ہے۔ جو ۲ سے ۵ گرین تک ایک ایک مقدار میں ہمراہ کاسٹر یل یا شیرا کے خالی معدہ پر دیا جاتا ہے۔ اس سے سب کرم خارج ہو جاتے ہیں ٭

قبض

کتے قدرتاً قبض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کا فضلہ اکثر خشک اور سخت ہوتا ہے۔ اور رفع حاجت کے وقت کتا اکثر زور کیا کرتا ہے۔ اور فضلہ خارج کرنے میں دیر لگاتا ہے ٭

اسباب۔ جانور کو بند یا باندھ رکھنا۔ کمی ورزش۔ سخت خوراک دینا۔ اور امراض وغیرہ۔ کمزوری جگر ٭

علاج۔ گرم پانی اور صابون کا حقنہ۔ ارنڈی کا تیل پلاویں۔ ورزش کرائیں غذا ملایم دیں۔ مگر یاد رکھیں۔ کہ بار بار مسہل دینے سے قبض زیادہ ہوتی ہے۔ اگر جگر کمزور ہو۔ تو اودیہ پوڈآفلین یا ایلوئن اور کاسکار اسگریڈا کی گولی بنا کر حسب ضرورت صبح و شام دیا کریں ٭

نسخہ مفید قبض۔ سفوف زنجبیل	۶ رتی
سفوف ریوند	۴ رتی
ایکسٹریکٹ کاسکار اسیگریڈا	۴ رتی
میوسلیج یا گوند کا لعاب	حسب ضرورت

اس کی ۶ گولیاں بناویں۔ اور فی وقت ایک گولی دیں ٭

ڈاریا اسہال یعنی دست

یہ اُس حالت کا نام ہے۔ جبکہ فضلہ بہت پتلا اور بار بار خارج ہو *

اسباب۔ خراب اور ناقابل ہضم غذا۔ مسہل کا خراب نتیجہ۔ ہاضمہ کی نالی میں کرم وغیرہ۔ بچے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ جو دودھ کے ناہضم ہونیکا نتیجہ ہوتا ہے *

علاج۔ پہلے درجہ میں ایک ملیبن روغن ارنڈی یا سادہ تیل کا دیں۔ اور بعدازاں چاولوں کی پچھ یا کوئی اور لعاب دار عرق پلاویں۔ اگر پیٹ میں کیڑے ہوں۔ تو اُن کے خارج کرنیکا علاج کریں۔ چاولوں کی پچھ کا حقنہ کریں۔ اگر پیٹ میں درد بھی ہو۔ تو حقنہ کے عرق میں قدرے عرق افیون (لاڈنم) ملاویں *

نسخہ ۱۔ افیون ½ رتی۔ نیلا طوطیہ ایک رتی۔ ملاکر پانی میں حل کرکے دو یا تین دفعہ دن میں دیں *

نسخہ ۲۔ کلوروڈین ۵ سے ۱۵ قطرہ تک ہمراہ برانڈی شراب یا گرم پانی کے دینے سے اسہال رُک جاتے ہیں *

نسخہ ۳۔ ٹنگچر کٹے کیبو ۵ قطرہ۔ ٹنگچر کائنو ۱۰ قطرہ۔ چاک مکسچر ۳ ڈرام۔ ۳ دفعہ دن میں دیں *

اگر شیر خوارہ بچہ کو دست لگ جاویں۔ تو وہ عموماً دودھ کی ترشی کے سبب ہوں گے۔ اس لئے اُس کی ماں کو بائی کاربونٹ آف سوڈا یا لائم واٹر پلاویں مریض کو صاف رکھیں۔ سردی سے بچاویں۔ اور چاک مکسچر کا مرکب ½ سے ایک چمچہ ۲ یا ۳ دفعہ دن میں ہمراہ دودھ کے پلاویں *

خوراک۔ چاول۔ پتلا شوربا۔ جو کا کشکاب وغیرہ *

ڈیسنٹری پیچش۔ مروڑ

اس مرض میں کئے کی بڑی انتڑیوں میں جلن ہو جاتی ہے۔ (ڈیسنٹری) اور فضلہ کے ہمراہ بہت بلغم اور خون خارج ہوتا ہے۔ اور مریض فضلہ خارج کرنے کے لئے باربار اینٹھتا اور کرہتا ہے *

اسباب۔ خراب متعفن خوراک۔ کہنہ بدہضمی۔ کہنہ اسہال۔ گرمی وغیرہ *

علامات۔ بخار اور لرزہ۔ فضلہ کرنے کے لئے زور کرنا۔ اینٹھنا۔ فضلہ کے ہمراہ خون۔ اور آنوں کا خارج ہونا۔ پیٹ میں درد۔ اشتہا کم اور مرض سخت ہو تو بند۔ فضلہ سے بدبو آتی ہے۔ اگر مرض بڑھ جائے تو علامات ردیہ ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور مریض کمزور ہو جاتا ہے *

علاج۔ اوّل ایک جلاب تیل کا دیں۔ بعد ازاں درد کو موقوف اور قبض کرنیوالی دوائیں دیں۔ مثلاً افیون۔ نیلا طوطیا۔ پیٹ پر ٹکور کریں۔ کلوروڈین اپی کاک۔ شربت پوست۔ شربت بیل گری۔ بیل پھل۔ مرکری دھۃ چاک۔ کمرکس اور افیون۔ ریوند اور کاربونٹ آف سوڈا۔ وغیرہ حسب مناسب لعاب دار عرقیات کے کے ہمراہ استعمال کر سکتے ہیں۔ مریض کو خشک۔ صاف اور گرم جگہ میں رکھیں۔ جھول اوڑھاویں۔ سردی سے بچاویں *

غذا۔ لطیف۔ زود ہضم۔ اور ملائم مثلاً دودھ۔ ڈبل روٹی وغیرہ ہو *

نسخہ ا مفید پیچش۔ سفوف سونف۔ سفوف زنجبیل۔ ہر یک نصف ماشہ اپی کاک کا سفوف ۲ رتی۔ گلقند ایک تولہ۔ اس آخر مذکورہ ادویہ کو ۲۔ اونس پانی میں گھوٹ کر باقی ادویہ اُس میں ملا کر دو دفعہ کر کے دیں *

نسخہ ۲۔ کمپونڈ اپی کاک ۳ گرین۔ مرکری دھۃ چاک ۳ گرین۔ عرق سونف

ایک اونس ۳ دفعہ کرکے پلاویں +

نسخہ ۳۔ سوڈا کارب ۳ گرین۔ روبارب ۲ گرین۔ بیل گری سفوف ۳ ماشہ لعاب اسبغول ایک اونس۔ یہ ایک معتاد ہے ۳ دفعہ یومیہ دیں +

کانچ یا ڈھنڈری

زیادہ عمر کے کتوں میں اکثر کانچ نکل پڑتی ہے +

اسباب۔ بہت خوراک دینا۔ بے کاری۔ سخت قبض۔ یا کہنہ اسہال۔ لکڑی وغیرہ سے ضرب لگنا +

علاج۔ مقعد سے نکلی ہوئی آنت کو خوب صاف اور چکنا کر کے اندر کر دینا چاہیے۔ اور اندر گلاسرین آف ٹانک ایسڈ لگاویں۔ بار بار نکلے تو پٹی کا چھینکا (ٹرس) بنا کر لگاویں۔ مرہم مازو اور سفوف مازو کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے +

اگر فقط آنت کی اندرونی جھلی نکلی ہوئی ہو۔ اور وہ گل سڑ گئی ہو۔ تو اُسے کاٹ بھی دیتے ہیں۔ اور معمولی انٹی سپٹک ڈریس سے زخم اچھا ہو جاتا ہے لیکن محتاط رہیں۔ کہ دیوار آنت کی نہ کٹ جاوے +

غذا۔ عمدہ۔ مقوی۔ کم مقدار اور ملایم ہو +

جانڈس۔ یرقان۔ پیلیا

یہ ایک جگر کا مرض ہے۔ جو اکثر کتوں میں دیکھا گیا ہے۔ خصوصاً گرے ہونڈ یعنی جہازی کتے میں زیادہ ہوتا ہے۔ یہ مرض دوسری بیماریوں مثلاً ڈسٹمپر وغیرہ کے ہمراہ بھی پایا جاتا ہے +

اسباب۔ صفرا کی پیدائش بند یا دوبارہ جذب ہونے سے پتہ میں پتھری اور

روک اور کرم پیدا ہونے سے - اور امراض جگر - یکدم سردی لگنا - اور کیلوملِ کا زیادہ استعمال وغیرہ +

علامات - فضلہ بدبودار خاکی یا مٹیالا - پیشاب پیلا ہلدی کے رنگ کا - قبض نفخ - کمزوری - کمی اشتہا - آنکھ - ناک - اور چمڑا پیلا خصوصاً پیٹ کے نیچے کا - نیز اگلی ٹانگوں کے اندر اور رانوں کے اندر زردی خوب نمایاں ہوتی ہے - قے - قارورہ زرد - جگر کے مقام پر دبانے سے درد +

علاج - اگر فضلہ کے جمع ہو جانے سے ہو - تو گرم حقنہ اور مصبر کا خفیف جلاب دیں - اگر صفرا کے غلیظ اور پتہ میں روک ہو جانے کے سبب ہو تو ایک اچھی خوراک مسہل مصبر اور کیالومل کی دیں - اور بعد ازاں اسپرٹ ایتھر نائیٹرس ۲۰ قطرہ اور لاڈنم یعنی عرق افیون دس قطرہ (وزن ادویہ کا کم وبیش کرنا طبیب کی راے پر منحصر ہے) دو یا تین دفعہ دن میں دیں - گرم پانی میں جانور کو غسل دیں - اور جگر کے مقام پر (داہنی طرف) ٹکور کریں - اور اسی مقام پر کڑوے تیل کی مالش کریں مریض کو سردی سے بچاویں - بعض دفعہ صفرا پیدا کرنے والی ادویات خصوصاً نوشادر تیزاب نمک و تیزاب شورہ اور کیلوملِ وغیرہ کے دینے کی بھی ضرورت ہوتی ہے +

اگر اسہال بھی جاری ہوں - تو قدرے ارنڈی کا تیل پلاویں اور بعد ازاں اگر ضرورت ہو - تو افیون کا استعمال کریں - درد ہو - تو افیون اور پانی کا حقنہ کریں -

غذا ملایم - ورزش - مگر سردی سے بہت پرہیز +

ایک دفعہ کسی جانور کو یرقان ہو جاوے - تو پھر مرض کے عود یعنی دوبارہ ہونے کا ہمیشہ خوف رہتا ہے - لہذا اس کے اسباب کی روک اور جانور کی نگرانی ضروری ہے +

باب سوم

امراض اعضائے قارورہ وآلات تناسل

گردہ کی جلن

کتوں میں گردہ کی جلن (نفرائیٹس) بہت عام نہیں ہوتی +

اسباب - کمر پر چوٹ - صدمہ - سردی اور نمی - گردہ میں پتھری کی موجودگی - تارپین اور تیلنی مکھی وغیرہ ادویاتِ محرکِ گردہ کا بہت استعمال +

علامات - کمر کو دبانے سے درد - پیشاب کرنے میں تکلیف - قارورہ کم سرخ اور گاڑھا - پچھلے پیر چوڑے اور جکڑے ہوئے - بخار اور قبض +

علاج - دافع سوزش اور بخار فرد کرنیوالی دوائیں دیں - پوٹاسی ٹارٹریٹ آف سوڈا کی خفیف خوراکیں دیں - ابتدا میں کمر پر جونکیں لگائیں اور ٹکور کریں - گرم پانی کا حقنہ - اور درد بند کرنے کے لئے حقنہ کے پانی میں قدرے افیون حل کریں - قبض روکنے کے لئے ارنڈی کا تیل ایک سے دو اونس تک پلاویں - لعابدار عرقیات مثل صمغ عربی - گوند کتیرے کا عرق - اور السی کا جوشاندہ یا جو کا کشک آب پکا کر پلاویں - مریض کو خشک جگہ میں بڑے آرام سے رکھیں سردی سے بچاویں - اور عمدہ غذا دیں +

خونی پیشاب

کتوں میں کبھی یہ مرض بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اُن کے پیشاب گاہ کے سامنے
ہر وقت خون کا قطرہ موجود رہتا ہے ✣

اسباب۔ کمر پر چوٹ۔ کمر میں موچ آجانا۔ گردہ۔ مثانہ۔ یا نائزہ میں پتھری
کی موجودگی ✣

علامات۔ خون کبھی پیشاب کرنے سے پہلے۔ کبھی پیشاب میں ملا ہوا۔ اور
کبھی پیشاب کے بعد آتا ہے۔ اور تینوں حالتوں میں مرض کا مقام جہاں سے
خون آتا ہے۔ مختلف ہوتا ہے۔ اگر خون گردہ سے آتا ہو۔ تو قارورہ میں ملا ہوا
ہوگا۔ اور قارورہ میں گول گول۔ لمبے اور نہایت باریک ٹکڑے منجمد خون اور
فائیبرین کے پائے جائیں گے۔ نیز پیشاب کے وقت گردوں اور کمر میں درد اور
تکلیف ہوتی ہے ✣

اور جب خون مثانہ سے آتا ہے تو عموماً قارورہ میں بالکل ملا ہوا نہیں ہوتا۔
بلکہ پہلے قارورہ خارج ہوتا ہے۔ اور بعد ازاں خون پیشاب کے ہمراہ خارج
ہوتا ہے۔ گردہ کی تکلیف بھی بالکل نہیں ہوتی۔ بلکہ مثانہ کا مرض مثل پتھری
اور جلن وغیرہ کے موجود ہوتا ہے ✣

نائزہ سے خالص خون بلا حاجت پیشاب کے بہتا رہتا ہے اور گردہ اور مثانہ
کی مرض کی علامات بھی موجود نہیں ہوتیں ✣

علاج۔ اس مرض کا علاج بہت جلد ہونا چاہئے۔ تیز جلاب۔ اور مدر یعنی
پیشاب زیادہ پیدا کرنیوالی دوا نہ دیں۔ فولاد کا کوئی مرکب ہمراہ کُنین یا سنکونا
کے دیں۔ گاڑھا آش جو۔ یا گوند کا لعاب دیں۔ بیف ٹی بھی مفید ہے۔ کمر پر

ٹکور کریں۔ یا رائی کا پولٹس لگائیں۔ فصد کی سخت ممانعت ہے۔ لعاب دار عرق مفید ہیں۔ اگر سرد ملک کے کتّے گرمی کے سبب خونی پیشاب کرنے لگیں۔ تو حتے الامکان اُنہیں گرمی سے بچانا۔ اور سرد جگہ میں رکھنا چاہیئے۔ لیکن سب سے بہتر علاج یہ ہے۔ کہ انہیں سرد ملک میں یا پہاڑ پر تبدیل آب وہوا کے لیئے بھیجدیں +

آلہ تناسل کے مسے

کتے کے آلہ تناسل پر مسے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو کبھی فقط ایک جگہ ابھار ہوتا ہے۔ اور کبھی پھیل جاتے ہیں +

علاج۔ آلہ تناسل کو غلاف سے باہر نکالکر مسوں کو مقراض یا چاقو سے علیحدہ کر دیں۔ یا لیگچر یعنی تار کی گرہ لگا کر کاٹ دیں۔ اور پھر اُن کی جڑوں کو کاسٹک (نائیٹریٹ آف سِلور) یا تیزاب سرکہ (اسیٹک ایسڈ) سے جلا دیں۔ اور مریض حصہ کو ہمیشہ صاف رکھیں۔ اسی قسم کے ملایم ابھار کتیا کے فرج کے لبوں اور نالی کے اندر بھی دیکھے جاتے ہیں انکا علاج بھی یہی ہے۔ کہ اُنہیں کاٹکر کسی قابض عرق سے ڈرس کیا کریں (مزید بیان کے لیئے دیکھو ضمیمہ دربارہ امراض آلہ تناسل)

فرج کی نالی کا اُلٹ جانا

کتیا کے فرج کی نالی کبھی اُلٹ جاتی ہے (ایورشن آف دی وجائنا) +

اسباب۔ جب کتیا بہت بچے دے چکے۔ اور کمزور ہو۔ جیر اٹک جاوے۔ سخت قبض۔ نر و مادہ جفت ہوں۔ اور اُن کو جبراً جلد علیحدہ کیا جاوے۔ یا لکڑی وغیرہ داخل کر کے فرج کو زخمی کیا جاوے۔ تو یہ حادثہ واقع ہوجاتا ہے +

علامات۔ شرم گاہ پر ایک سُرخ اُبھار نکل آتا ہے اور یہ حالت محتاج بیان نہیں +

علاج۔ نکلے ہوئے حصہ کو خوب صاف کر کے اندر کر دینا اور اوپر سرد پانی کا ترڑہ کچھ عرصہ تک جاری رکھنا چاہیئے۔ اندر پھٹکری کے پانی کی پچکاری کرے اگر ضرورت ہو۔ تو پٹی وغیرہ سے باندھ دیں۔ فرج کے اندر گلاسرین آف ٹانک ایسڈ کا طلا کریں۔ اندر مقویات مثل عرق فولاد۔ اور جوشاندہ چرایتہ وغیرہ دیں +

اگر بار بار الٹ پڑے اور مریضہ زور کرے تو اندر مخدر دوائیں مثلاً افیون کافور اور کلورافارم وغیرہ دیں۔ اور ٹرس یعنی چھینکا بنا کر چڑھاویں۔ رحم میں غیر چیز ہو تو اُسے خارج کریں۔ اور رحم کو دھو کر صاف کر دیں۔ قبض ہو۔ تو اُس کا علاج کریں کبھی بشرط ضرورت فرْج کی لبوں پر ٹانکہ بھی لگا سکتے ہیں +

خوراک۔ عمدہ ملایم اور زود ہضم دیں +

رحم یعنی بچہ دان کی جلن

یہ مرض کتیوں میں بچہ جننے کے بعد ہو جا سکتا ہے +

اسباب۔ جب بچہ کے تولد میں روک ہو اور دستکاری سے بچہ نکالا جاوے یا کسی اور سبب سے رحم زخمی ہو جائے۔ یا جیر اٹکی ہوئی ہو تو بھی یہ مرض ہو سکتا ہے +

علامات۔ پیڑو پر دبانے سے درد۔ پیٹ پھولا ہوا۔ بخار۔ فرج سے بودار اخراج۔ اور اس کے لب متورم۔ مریضہ بار بار پیشاب کرتی ہے۔ قے بھی کرتی ہے اور جلد کمزور ہو جاتی ہے +

علاج۔ مریضہ کو ایک صاف نرم اور گرم جگہ میں رکھنا چاہیئے۔ کلورودین۔ یا عرق افیون ہمراہ قدرے شراب۔ یا گرم پانی کے اندر دینا چاہیئے۔ قبض ہو تو کاسٹر آئیل یعنی ہر تولہ کا تیل دینا چاہیئے۔ کمر اور پیٹ پر گرم ٹکور کریں۔ نصف یا ایک رتی

افیون کو گرم پانی میں حل کر کے رحم میں پچکاری کریں - پیٹ اور کمر پر پلسٹر بھی
حسب ضرورت لگانا چاہیئے - گرم پانی کا حقنہ بھی مفید ہے - جب سخت علامات
رفع ہو جاویں - تو کمزوری کو روکنے کے لئے فولاد اور کونین کا استعمال کریں - اگر
رحم میں خراب مواد موجود ہوں - تو پرمنگنٹ آف پوٹاش سلوشن - یا بوریسک
ایسڈ سلوشن سے اور یہ نہ مل سکے - تو سہاگہ کے گرم عرق سے رحم کو ۲ دفعہ دن
میں دھونا ضروری ہے ✦

خوراک - عمدہ - ملایم - زود ہضم اور لعابدار ہونی چاہیئے ✦

کانچ یا رحم کا اُلٹ جانا

جب کتیا اکئی جھول بچے دے چکے اور اُس کا رحم اور فم رحم ڈھیلا ہو جاوے یا بچہ
جننے میں دقت اور روک ہو اور کتیا زور کرے تو یہ حادثہ ہو جاتا ہے - یہ حالت علامات
بیان کرنے کی محتاج نہیں ✦

علاج - رحم کو گرم پانی یا دودھ سے دھو کر صاف کریں اور گلاسیرین آف بلاڈونا
سے چپڑ کر اندر کو چڑھاویں - اس حادثہ کے علاج میں بالکل دیر نہ کریں ورنہ رحم سوج
جاویگا - اور پھر اصلی جگہ پر نہیں جا سکیگا - اور زور سے دبانے پر چر جاویگا - رحم کو اندر دھکیلنے
کا عمدہ طریق یہ ہے - کہ چھڑی کے ایک سرے پر بہت سا کپڑا لپیٹ کر اُسے رحم کے درمیان
رکھکر اندر کو آہستہ آہستہ دباویں تاکہ رحم اندر چلا جاوے بعد ازاں پھٹکری یا زنک کا عرق بذریعہ
پچکاری رحم میں پہنچاویں یا رحم کے اندر گلاسیرین ٹانک ایسڈ کا طلا کریں اور کلوروڈین یا افیون
کا عرق پلاویں - مزید بیان کے لئے دیکھو ضمیمہ امراض آلات تناسل ✦

پستان یا تھنوں کی جلن

کتیا کے حیوانہ کے کل یا اُس کے کسی جزو کی جلن بھی ہو جاتی ہے ✦

اسباب - دودھ کی کثرت اور بندش - پستانوں پر چوٹ - یا زخم پہنچنا - سخت جاڑا - اُس کے بچوں کو ایک دم علیحدہ کر لینا - اور خوراک عمدہ پرورش کرنیوالی جاری رکھنا - ایک خاص قسم کا مرض بھی ہے - جو تھنوں کے راہ زہریلے مادہ کے اندر پہنچ جانے سے پیدا ہو جاتا ہے - یہ بہت خراب قسم کا مرض ہے +

علامات - حیوانہ کا مریض حصہ سخت گرم اور سُرخ ہوتا ہے - اور درد کرتا ہے - دودھ کی پیدائش بند اور تبدیل ہو جاتی ہے - یعنی اول پنیر کی طرح منجمد ڈلے خارج ہوتے ہیں - پھر پتلا پانی اور خون - اور آخر پیپ نکلتی ہے - کبھی سارا حیوانہ کا غدود بے جان ہو کر پیپ میں بدل جاتا ہے - اور کبھی اُس کا کچھ حصہ دمل کی صورت اختیار کر کے پھوٹ پڑتا ہے مرض سخت ہو تو بخار بھی ضرور ہوتا ہے +

علاج - ابتدائی حالت میں جونکیں لگا کر مریض حصہ سے بہت سا خون نکال لیں اور گرم ٹکور کریں - اندر ایک ملین دیں - دودھ یا مواد جو کچھ ہو تھنوں کی سوا خوں سے نکالتے رہیں - اگر دمل بنجاوے - تو اُس کے پختہ ہونے پر شگاف دیکر مواد خارج کر دیں - اور معمولی انٹی سپٹک ڈریس کریں - زخم جلد بھر جاویگا - اگر پستان سخت ہو جائے - تو اُس پر ٹنکچر آیوڈین کی مالش کریں - اور اندر پوٹاسی آیوڈائڈ ۵ سے ۱۰ گرین کی خوراک میں دیتے ہیں - مگر احتیاط رکھیں - کہ آیوڈین کا زہر نہ چڑھ جائے - اگر خراب مادہ کے جذب ہونے اور تھنوں میں نفوذ کر جانیکے سبب ہو - تو فوراً تھنوں کے سوراخ سے لوگال سلوشن اندر پہنچایا جاتا ہے - لیکن یہ علاج بڑے تجربہ کار وٹیرنیری ڈاکٹر کا کام ہے - جن کی امداد طلب کرنا چاہیئے - کتاب کے آخیر ضمیمہ کے آلات مولد کے افعال و امراض کا کسی قدر وضاحت سے بیان کیا گیا ہے - جس کو دیکھو +

باب چہارم

امراض اعضائے حس

آشوب چشم یا آنکھ دکھنا

کتوں کو آشوب چشم یعنی آنکھ اور پپوٹوں کی اندری جھلی کی جلن اکثر ہو جاتی ہے +
اسباب ۔ بیرونی صدمات مثل کانٹا وغیرہ یا بلی کے ناخون کا آنکھ میں لگ جانا ۔ خراب اور گندے قسم کے بخارات ۔ سرد مرطوب اور میلے تاریخانہ میں رکھنا ۔ اور بعض دوسرے امراض مثل ڈسٹمپر وغیرہ میں یہ حالت بطور عارضہ کے موجود رہتی ہے ۔ کبھی یہ حالت نوبت اختیار کرتی ہے ۔ اور آخر موتیا بند یا آنکھ کے دھندلاپن میں ختم ہوتی ہے ۔ اس کا سبب گھٹیا کی زہر کے متعلق بھی خیال کیا گیا ہے +

علامات ۔ نابرداشت روشنی ۔ آنسو بہت بہتے ہیں ۔ آنکھ بار بار جھپکنا ۔ آنکھ میں درد اور خراش ۔ اور ڈھیلا سُرخ رہتا ہے اگر جلن کو جلد تر روک نہ دیا جائے تو ڈھیلے کی درونی بناوٹیں بھی بیمار ہو جاتی ہیں اور کئی خراب نتیجے پیدا ہوتے ہیں جس سے بصارت یعنی بینائی کا نقصان وقوع میں آتا ہے آنکھ کا شفاف پردہ سفید یا نیلگوں یا دھندلا ہو جاتا ہے یا اُس پر سُرخ سُرخ خونی رگیں دکھلائی دینے لگتی

ہیں۔ پتلی کا سوراخ ایک قسم کے کثیف مادہ (لمف اکسوڈیشن) کے انجماد سے بند
ہو جا سکتا ہے کبھی شفاف پردہ (قرینہ) میں زخم (السر آف دی کارینہ) بھی ہو جاتا
ہے۔ اور اس کے بعد آنکھ پر نئی خراب قسم کی پیداوار (فنگائیڈ گرینولیشن) ظاہر
ہونے ہیں۔ یا اندرونی سیاہ پردہ کا فتق ظہور میں آتا ہے ❖

علاج۔ پہلے آنکھ کھولکر اُس کا بخوبی امتحان کرنا چاہیئے۔ اگر پپوٹوں کے نیچے
کوئی غیر چیز مثل کانٹے وغیرہ کی موجود ہو تو اُسے ہوشیاری سے نکالدیں یا ایک
قطرہ روغن زیتون کا آنکھ میں ڈالدیں۔ اس سے صاف ہو جاویگی ٹکور کریں
روشنی سے بچاویں یعنی مریض کو اندھیری جگہ میں رکھیں۔ اور آغاز مرض میں ایک
خفیف مُلیّن بھی دیں۔ اگر اس سادہ علاج سے جلن نہ رکے اور آنکھ کے شفاف
پردے پر خونی رگیں پیدا ہو جاویں تو آنکھ کے بیرونی گوشے اور نچلے پپوٹے
کے اندر تیز اور باریک نشتر سے ذرا ذرا سے شگاف دیں تاکہ کچھ خون نکل جاوے
یا جونکیں لگاویں۔ جوشاندہ پوست سے چند دفعہ دن میں آنکھ کو دھو ڈالا کریں۔ اگر
آنکھ کے بالائی شفاف پردے میں گھاؤ پڑ جاوے (السر آف دی کارینہ) تو خشک
اوکسائیڈ آف زنک آنکھ پر دو دفعہ دن میں چھڑکا کریں یا ایٹروپیا لوشن (۳ گرین
فی اونس پانی) تیار کر کے بذریعہ پر کے آنکھ میں ڈالا کریں اگر فقط دھندلاپن ہو
تو کاسٹک لوشن (۲ گرین۔ ایک اونس پانی) یا زنک لوشن (۳ گرین فی اونس
پانی میں) کے دو یا تین قطرے دو دفعہ دن میں ڈالیں۔ بعض معالج خشک سلفیٹ
آف سوڈا بھی ڈالتے ہیں۔ اس سے بھی قرینہ کی سفیدی صاف ہو جاتی ہے۔ اگر
مرض نوبت پکڑے۔ تو دافعہ نوبت ادویات خصوصاً سوڈے سالی سیلاس کا
استعمال بھی ضروری ہے۔ اور نسخہ ذیل مفید ہے ❖

سوڈے سالی سیلاس ———— ۳ گرین

کونین	ایک گرین
پوٹاسی بائی کارب	۲ گرین
پانی	۴ ڈرام

یہ ایک خوراک ہے - اگر کونین کو بالکل حل کرنا ہو - تو ۲ قطرہ پہلے تیزاب گندہک کا ایزاد کریں ✤

موتیا بند

موتیا بند یا تو سخت قسم کے آشوب چشم کے بعد بطور نتیجہ کے اور یا بسبب ضعف اور بڑھاپے کے پیدا ہوتا ہے - فی الحقیقت اس مرض میں آنکھ کے درمیان کی بلورین رطوبت دھندلی ہو جاتی ہے - اور اس لئے اُس آنکھ سے جبکہ مرض اچھی طرح قایم ہو جائے - کچھ نظر نہیں آسکتا ✤

علامات - آنکھ کو ایک سایہ دار جگہ میں روشنی کے مقابل کر کے غور سے دیکھیں پر اُس میں ایک گول یا بے ترتیب شکل کی میلی یا دھندلی بناوٹ نظر آتی ہے ✤

علاج کوئی دوا اس مرض کو اچھا نہیں کر سکتی اس کا علاج فقط یہ ہے کہ دستکاری سے اُس مریض رطوبت (کرسٹل لائن لنز) کو آنکھ کے ڈھیلے سے نکال لیں مگر یہ نازک اور مشکل عمل دستکاری بڑے تجربہ کار ڈاکٹر کا کام ہے - نیز اس عمل سے انسان میں تو بذریعہ چشمہ چڑھانے کے بصارت قایم کی جا سکتی ہے - لیکن حیوانات مطلق میں چشمہ کا استعمال نہ کر سکنے کے باعث وہ بہت بھڑکتے ہیں بصارت ناقص اور ردی ہوتی ہے - لہذا یہ عمل جراحی بے سود ہے ✤

نابینائی یا اندھاپن

جبکہ آنکھ کے ڈھیلے کا وہ عصب یعنی پٹھا جو قوت بصارت کی بنیاد ہے -

(اپٹک نرو) یا آنکھ کا وہ نوری پردہ (ریٹنا) جو اُسی عصب یعنی پٹھے کی شاخوں
کی بافت سے بنتا ہے یا خود دماغ جہاں سے وہ بصارت کا عصب نکلکر آنکھ میں
آتا ہے چوٹ وغیرہ کے سبب مریض ہو جائے۔ تو جانور اندھا ہو جاتا ہے۔
کبھی جریان خون۔ اور دیگر چند اسباب سے عارضی طور پر جانور اندھا ہو جاتا
ہے۔ جو قابل علاج ہے ✣

علامات۔ کبھی یکدم اور کبھی بتدریج اندھا ہو جاتا۔ اندھا جانور خاص رفتار
سے سنبھل کر چلتا ہے۔ اور بار بار ہوا سونگھتا ہے۔ جدھر آہٹ ہو اُدھر کان رکھتا
ہے۔ آنکھ صاف چمکیلی دکھائی دیتی ہے اور کسی قسم کا خراش معلوم نہیں ہوتا
پتلی پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ ایک یا دونوں آنکھوں کا مریض ہونا مرض کے
سبب پر منحصر ہے۔ مگر عموماً ایک آنکھ اندھی ہو۔ تو دوسری بھی اس سے ہمدرد
ہو کر مریض ہو جاتی ہے ✣

علاج۔ مرض کے شروع میں سر کے پیچھے گدی پر سٹین۔ اور آنکھ کے اردگرد
تیز بلسٹر لگانا چاہیئے۔ اندر کچلے کے ست کی مناسب خوراکیں دیں۔ غذا عمدہ
مقوی۔ ورزش اور صفائی ضروری ہے۔ اگر عارضی نابینائی ہو۔ تو امید شفا
ہو سکتی ہے۔ لیکن مکمل نابینائی لاعلاج ہے ✣

کان کا مرض

اس مرض میں کتوں کے کان پر یا کان کے اندر جلن ہو کر خراش پیدا ہو جاتا
ہے۔ مریض جگہ گرم۔ سرخ اور دردناک ہوتی ہے۔ کتا بار بار کان پھٹ پھٹاتا اور
دیوار۔ لکڑی وغیرہ سے رگڑتا ہے۔ رگڑنے سے گھاؤ پیدا ہو جاتے ہیں جن سے
اخراج ہوتا ہے۔ اور کرم پڑ جاتے ہیں۔ کان کی جلن کو اصطلاح میں اوٹائیٹس

اور ناسور کو اولوٹر یا بولتے ہیں۔ اور جب گھاؤ ہو جاویں۔ کنکر کھلاتا ہے ✤

علاج ۔ مریض کو ایک جلاب دیں۔ مریض کان پر ٹکور کریں۔ گرم پانی اور ملایم صابون سے دھوکر عرق ذیل دن میں ۳ یا ۴ دفعہ لگا دیں ✤

پھٹکری	۵ گرین
سرکہ	۳ ماشہ
پانی	½ چھٹانک

یا زنک اوکسائیڈ ایک ڈرام ۔ واسیلین ایک اونس کا مرہم تیار کر کے لگا دیں۔ اگر اس سے اچھا نہ ہو تو کاسٹک لوشن لگا دیں یا ٹنکچر مر اور ٹنکچر ارنیکا بحصہ برابر ملا کر ۲ یا ۳ دفعہ دن میں لگا دیں۔ گلاسرین آف ٹانک ایسڈ ۔ اور بورو گلاسرین بھی مفید ڈریسنگ ہیں گلاسرین آف ٹانک ایسڈ میں ایک حصہ ٹانک ایسڈ اور ۶ حصہ گلاسرین اور بورو گلاسیرین میں ایک حصہ بورک ایسڈ اور ۴ حصہ گلاسرین ملایا جاتا ہے ✤

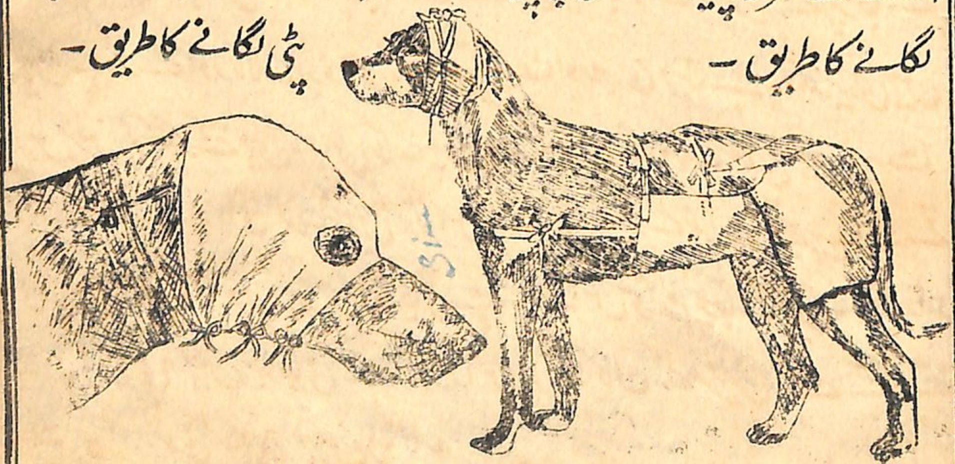
یہ مرض کتوں میں اکثر دیکھا جاتا ہے ۔ اور بعض اوقات باوجود عمدہ اور باقاعدہ علاج کے عرصہ دراز تک جاری رہتا ہے اس میں گھاؤ ہو جاتے ہیں اور اُن سے اخراج بدبودار جاری رہتا ہے غفلت سے مکھی بیٹھ جاوے ۔ تو کیڑے پڑ جاتے ہیں ۔ اور کتے اور مالک دونوں کو بڑی تکلیف اور ہرج دیتا ہے ۔ انگریزی میں اس مرض کو کنکر کہتے ہیں ۔ اس ملک میں چونکہ کتوں کے مالک علاج میں بہت غفلت اور بے پروائی کرتے ہیں ۔ تو اس سے بڑے بڑے خراب نتیجے پیدا ہوتے ہیں ۔ کان کے زخموں پر مکھی بیٹھ جاتی ہے ۔ اور اس سے کرم پڑ جاتے ہیں ۔ رفتہ رفتہ کان کی کری مریض ہو جاتی ہے ۔ اور اُس وقت کان کے مریض حصے کے کاٹنے کے بغیر اور کوئی علاج نہیں ہوتا ✤

اگر یہ مرض اندرونی کان (انٹرنل ایر) میں ہو۔ تو اور بھی سخت ہوتا ہے۔ اور تھوڑی غفلت سے کان کی اندرونی استخوان اور نازک بناوٹ سب خلل ہو کر جانور کو بہرا کر دیتی ہیں۔
علامات جہاں تک کان میں نظر جا سکے سب جھلی سرخ نظر آتی ہے جانور کو سخت درد اور خراش ہوتا ہے اس لئے سر مارتا اور کان پھٹپھٹاتا اور رگڑتا ہے اگلے پیروں سے کھجلاتا اور مارے درد کے لوٹتا ہے۔ کان سے بدبودار اخراج جاری ہوتا ہے اور مریض کان پر مکھیوں کا ہجوم ہوتا ہے +

علاج ۔ کان میں بورکس لوشن۔ یا سادہ گرم پانی کی پچکاری کر کے اُسے صاف کریں۔ اور جو عرق میں پہلے بتلا چکا ہوں اُن میں سے کوئی ایک کان میں ڈالیں +
نسخہ ذیل بھی مفید ہے +
گلاسرین۔ ٹنکچر مر۔ ٹنکچر گینبڈا۔ تینوں مساوی حصہ ملا کر کان میں ڈالیں۔
زنک لوشن (۵ گرین فی اونس پانی میں) سب سے مفید ہے بعض معالج اوکسائڈ آف زنک کا سفوف چھڑکتے ہیں +
کتے کے کان پر مضبوط کپڑے یا چمڑے کی پٹی ضرور لگانی چاہیئے۔ تاکہ کان پھٹپھٹانے یا رگڑنے سے نقصان نہ پہنچے +

۱۔ کتے کے سر اور پیٹ اور ران پر پٹی لگانے کا طریق۔

۲۔ کتے کے سر اور کانوں پر پٹی لگانے کا طریق۔



خارش یا کھجلی

اسباب۔ اصل سبب اس مرض کا خاص قسم کے کرم ہوتے ہیں جو چمڑے کی بیرونی تہ اور بالوں کی جڑوں میں خراش پیدا کرتے ہیں۔ میلا پن۔ گندگی غفلت اور خراب پرورش۔ ان کرموں کے بڑھنے اور مرض کے پھیلنے میں مدد دیتے ہیں *

علامات۔ جانور کھجلاتا ہے۔ بال گرتے جاتے ہیں اور مریض چمڑے سے لیسدار رطوبت بہتی ہے۔ جو خشک ہو کر کھرنڈ کی صورت بنجاتی ہے۔ جس قدر کرم بڑھتے جاتے ہیں اُسی قدر مرض بھی چمڑے پر پھیلتا جاتا ہے۔ اور اگر اس کے روکنے کی تدبیر نہ کی جائے تو سارے جسم پر پھیل جاتا ہے۔ اس حالت میں جانور بڑے عذاب میں ہوتا ہے۔ اور بالکل کمزور اور دُبلا ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے کتوں میں چھوت پہنچ جاتی ہے *

علاج۔ اگر اچھی طرح اور باقاعدہ علاج کیا جاوے تو کچھ مشکل نہیں۔ مریض جگہ اور اس کے اردگرد کے بال کتر کر چمڑا صاف کر دیں اور پھر ملائم صابون اور گرم پانی سے اچھی طرح دھو کر مرہم ذیل لگا دیں *

پارہ	ایک حصہ
ٹار آئیل	ایک حصہ
گندھک آملہ سار	۸ حصہ
چربی	۱۰ حصہ

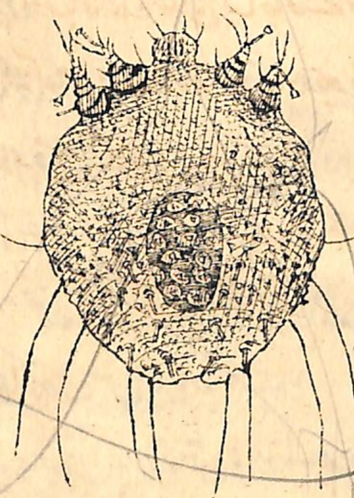
سب کو ملا کر ایک مرہم تیار کریں *

سادہ سلفر آئینٹمنٹ یا مرہم گوگرد۔ تمباکو کا جوشاندہ۔ تیل تارپین اور چربی پیٹرولیم کا مرہم۔ اور نفتھال کا مرہم۔ سب اس مرض میں استعمال کیے جاتے ہیں کروسیو سبلیمیٹ لوشن (ایک حصہ۔ دو ہزار حصہ پانی میں) بھی خارش کے کرم مارنے

کے لئے نہایت مفید علاج ہے۔ مگر اس کے استعمال میں بڑی احتیاط درکار ہے۔ کیونکہ یہ دوا زہر قاتل ہے۔ صحت کلی حاصل کرنے کے لئے ضرور ہے کہ جو دوا استعمال کی جائے۔ خواہ عرق ہو یا لینیمنٹ یا مرہم اس کی اچھی طرح مالش کی جائے مریض کو خوب صاف۔ اور صاف جگہ میں رکھنا چاہئے تندرستوں سے مریض کو علیحدہ رکھیں۔ اور جو جھول اور برتن وغیرہ بحالت مرض استعمال کئے گئے ہوں۔ اُن کو بالکل استعمال نہ کریں۔ پچھالی وغیرہ کا بستر بھی روزمرہ ڈریس کرنیکے بعد جلا دیا کریں اور مریض کو دوسرے تیسرے روز گرم پانی اور صابون سے غسل دیں *

غذا ۔ عمدہ۔ زود ہضم۔ اور پرورش کرنے والی دیں۔ مریض کو سردی اور گرمی سے بچا دیں *

تصویر کرم خارش



اس کے علاوہ کتوں کو ایک اور قسم کی خارش بھی ہوا کرتی ہے جس کو انگریزی میں رنگ وارم کہتے ہیں اس کی اصلیت بناتی ہے یہ چمڑے کا چھوت کا مرض کتوں سے انسانوں کو بھی ہو سکتا ہے *

اسباب - موسم سرا جبکہ بارش بھی ہو - میلا پن عفونت - خراب خوراک وغیرہ +

علامات - چمڑے پر گول چھلکے دار پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں - بال سخت اور خشک ہو جاتے ہیں - جلد ادھڑ جاتی ہی بالوں کی جڑوں کے گرو کائی کا مادہ موجود ہوتا ہے - جانور جسم کو بہت کھجلاتا - رگڑتا - اور منہ سے کاٹتا ہے +

علاج - پہلے مریض یا جلد کو صابون یا سوڈا اور گرم پانی سے خوب رگڑ کر دھو ڈالیں - بعد ازاں مرہم آیوڈین - یا مرہم پارہ جو اس مرض کے لئے بہت مفید ہیں - استعمال کریں - اور نسخہ ذیل کا مرہم تیار کر کے استعمال میں لاویں +

ٹار آیل	ایک حصہ
تیزاب سرکہ	ایک حصہ
تارپین کا تیل	۱۰ حصہ
واسلیین یا چربی	۱۵ حصہ

صفائی غسل - اچھی خوراک - اور ورزش ضروریات سے ہیں +

علاوہ ادویات مذکورہ بالا کے اور بھی بہت سی دوائیں ہیں جو خارش جلد کی بیماریوں میں استعمال کی جاتی ہیں مگر میں تمہارے لئے اسی قدر کافی خیال کرتا ہوں +

چمڑے کا ایک اور مرض بھی ہے - جسے انگریزی میں اگزیما کہتے ہیں +

اگزیما یا ریڈ پنج بھی کتوں میں پایا جاتا ہے +

اسباب - خراب پرورش - ورزش نہ ہونا - عمدہ خوراک اور بیکاری وغیرہ +

علامات - یہ مرض سخت یا نرم شکل میں پیدا ہوتا ہے - سارے جسم پر پھیل جاتا ہے یا جسم کے کسی ایک حصہ پر محدود ہوتا ہے - اکثر سر - پیٹھ - رانوں کے اندر اور بغلوں میں - اور پیٹ پر پایا جاتا ہے اور جلد کی سرخی کی سبب ریڈ پنج کہلاتا ہے +

اگزیما یا ریڈ پنج چھوت کا مرض نہیں ہے اس میں چمڑے پر بہت سی چھوٹی چھوٹی

پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ اور ایک دوسرے سے ملکر بہت سی جگہ گھیر لیتی ہیں۔ پھنسیوں میں سے رقیق اخراج نکلتا ہے اور پھر پتلے کھرنڈ بن جاتے ہیں یہ پھنسیاں ایک ہی دفعہ نہیں بلکہ متواتر نکلتی رہتی ہیں اور جو کتا ایک دفعہ اس مرض میں مبتلا ہو۔ دوبارہ مریض ہونے پر مستعد رہتا ہے ✥

علاج۔ پہلے ایک نمکین جلاب دیں۔ اور بعدازاں ایک گرین افیون مع ایک گرین کیلومل کے دیں۔ مریض کو بے ضرورت غسل نہ دیں اور مریض چمڑی پر یہ عرق لگاویں ✥

اوکسائیڈ آف زنک	نصف اونس
زیتون کا تیل	نصف اونس
ٹنکچر آرنیکا	۲ ڈرام
عرق گلاب	۷۔ اونس

سب کو ملا کر رکھ چھوڑیں اور تین یا چار دفعہ دن میں لگاویں ✥
ورزش سادہ خوراک اور صفائی ضروری ہے کمزوری ہو۔ تو کاڈلیور آئل دیں ✥

دیوانگی یا پاگل پن

کتوں میں دیوانگی کا مرض (ربیز یا ہائیڈروفوبیا) اکثر ہوتا ہے۔ اگرچہ پاگل کتے کے کاٹنے سے دوسرے حیوانوں اور انساں میں بھی اس مہلک مرض کا اثر بطور چھوت کے ہو جاتا ہے۔ مگر اصل میں یہ مرض کتوں یا اُن گوشت خور جانوروں سے مخصوص ہے جو کتے کی نوع میں سے ہیں۔ مثلاً گیدڑ۔ بھیڑیا۔ لومڑی۔ لگڑ بگڑ وغیرہ اور گاہے گاہے بنسل کے جانوروں میں بھی اس کا ظہور ہوتا ہے ✥
اس خاص قسم کے مہلک مرض کا یقینی علاج اب تک کچھ معلوم نہیں ہوا۔ جو

اس کے زہر کو بالکل زایل کر کے شفائے کلی دے سکے ✤

اس مرض کا اصطلاحی نام ہائیڈروفوبیا ہے اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ سگ دیوانہ پانی سے ڈرتا ہے ✤

قدیم اطبائے یونان وعرب سے لیکر ابتدائے زمانہ حکمائے فرنگ تک یہی خیال چلا آیا ہے۔ کہ "دیوانہ کتا پانی سے ڈرتا ہے"۔ اور اس خیال کو یہانتک تقویت حاصل ہو چکی تھی۔ کہ تشخیص مرض وشناخت علامات کا معیار یہی خیال قرار پا چکا تھا۔ مگر زمانہ حال کی تحقیقات سے یہ بالکل غلط اور بے بنیاد ثابت ہؤا ہے۔ لہذا اس مرض کا یہ نام بھی غلط ہے ✤

اب یاد رکھو۔ کہ دیوانہ کتا پانی سے ہرگز نہیں ڈرتا۔ بلکہ پیاس کی شدت سے پانی میں منہ ڈبو دیتا ہے۔ البتہ گلے میں جکڑاؤ اور روک۔ اور جبڑے میں فالج ہونے کے سبب پانی وغیرہ نگل نہیں سکتا ✤

اس مرض کا دوسرا اصطلاحی نام ریبیز یعنی دیوانگی ہے۔ ریبیز یونانی لفظ ریبیو سے نکلا ہے۔ جس کے معنے ہذیان اور بکواس کے ہیں۔ گو ظاہری علامتوں کے دیکھنے اور قدیم خیال کی متابعت سے اس نام سے یہ مرض موسوم کیا جاتا ہے مگر اس کی اصلیت کے بارہ میں صرف اس قدر معلوم ہے۔ کہ اس مرض میں ایک خاص زہر ہوتا ہے۔ جو جسم سے نکلکر منہ کے لعاب میں ملجاتا ہے۔ یہ لعاب بالکل سراسر زہر ہوتا ہے۔ لیکن یہ کہ زہریلہ مادہ کس طرح اور کہاں سے اور کیوں اس قدر آجاتا ہے۔ یہ بالکل نامعلوم راز ہے۔ زمانہ حال کے اطبا متفق ہیں کہ دیوانگی کا زہر مرکز اعصاب جوہر دماغ میں موجود ہوتا ہے ✤

اسباب۔ اصلی سبب اس مرض کا زہریلا چھوتدار مادہ ہے۔ جو تندرست کتے کو بیمار جانور کے لعاب سے ٹیکا لگانے سے پہنچتا ہے۔ اور فوراً

مریض کے نظام اعصاب میں پہنچ جاتا ہے۔ مریض کا خون زہر سے آزاد پایا گیا ہے۔ تاہم بہت سے اسباب بادیہ باعث تحریک و آغاز مرض کے ہو سکتے ہیں مثلاً فاقہ۔ شدت درد۔ تیز خواہش جماع۔ امراض رحم۔ اور موسمی شدائد وغیرہ اور طبیعت کا میلان۔ اگر ایک جانور مریض ہو کر صحت یاب ہو جاوے تو اس کی نسل میں مرض کا بیج موجود رہتا ہے۔ اور زمانہ اُن کوبیش کے کسی وقت مرض ظاہر ہو جاتا ہے۔ جاڑے میں گرمی کے موسم کی نسبت یہ مرض زیادہ ہوتا ہے جن ملکوں میں پالتو کتوں کی نسبت جنگلی اور لاوارث کتے زیادہ پائے جاتے ہوں وہاں یہ مرض زیادہ تر اور ضرر رساں ہوتا ہے۔ یہ عام خیال کہ موسم گرما میں مرض کی کثرت ہوتی ہے۔ غلط ہے۔ کیونکہ تجویز کا اُن کی رائے اور راقم کا ذاتی مشاہدہ اس کے برعکس ہے۔ راقم نے اکثر موسم بہار میں اس مرض کے مریض اور موسموں کی نسبت زیادہ دیکھتے ہیں۔ اور مادہ کی نسبت نروں میں زیادہ اس کی وجہ شاید یہ ہو۔ کہ ایک تو مریض کتے کتیا کو کم کاٹتے ہیں۔ دوسرے مادہ جانور نر کی نسبت تعداد میں کم ہوتے ہیں۔ تیسرا یہ بھی امکان ہے۔ کہ مادہ کو نر کی نسبت مرض کا مقابلہ کرنیکی برداشت زیادہ ہو۔ اور بقول بعضے یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جب مرض خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ تو اس کے قبول کرنیکی قوت نروں میں مادہ کی نسبت زیادہ ہوتی ہو۔ اس مرض کے پیتھالوجی یعنی مریض تشریح میں بھی خصوصیتیں ہیں۔ مثلاً اسکا پریڈ اِن کوبیش یعنی زمانہ مرض کے پوشیدہ ترقی کا غیر معین ہوتا ہے۔ دوسرے اسکا ٹیکا لگانے سے جانور بچ بھی جاتے ہیں۔ تیسرے دیوانہ کتے کے مرجانے کے بعد ۲۴ گھنٹہ کے اندر اُسکے متعدی مادہ کی چھوت زایل ہو جاتی ہے۔ اور دوسرے تندرست جانوروں میں منتقل نہیں ہو سکتے۔ نیز تجربہ کاروں نے ثابت کیا ہے۔ کہ مرض دیوانگی کی چھوت

بھیڑیئے اور لگڑبگڑ یا ترکھ میں اور جانوروں کی نسبت زیادہ تیز ہوتی ہے۔

فایدہ۔ ہر ایک چھوت کے مرض میں قاعدہ ہے کہ مرض کے چھوت پہنچنے اور مرض کی علامات پیدا ہونے کے درمیان ایک زمانہ وقفہ کا ضرور ہوتا ہے۔ اس کو انگریزی اصطلاح میں انکیوبیشن کا زمانہ کہتے ہیں +

انکیوبیشن سے یہ مراد ہے کہ جب ایک جانور میں کسی چھوت کے مرض کا زہر یا مادہ داخل ہو یا داخل کیا جاوے تو وہ جانور فوراً مریض نہیں ہو جاتا۔ بلکہ وہ تھوڑی مقدار زہر کی جسم میں بڑھتی رہتی ہے۔ اور جب بہت ترقی کر جاتی ہے۔ تو فوراً مرض ظاہر ہو جاتا ہے اس کی عمدہ مثال یہ ہے۔ کہ جب مرغی انڈا دیتی ہے تو بچہ فوراً نہیں نکل آتا۔ بلکہ کچھ عرصہ تک وہ اُسے سیتی ہے پھر بچہ قد و صورت میں تیار اور پختہ ہو کر نکلتا ہے +

دوسری مثال یہ ہے۔ کہ جب کسی کھیت میں بیج بویا جاتا ہے۔ تو وہ فوراً نہیں اُگ آتا۔ بلکہ کچھ وقفہ کے بعد اُگتا ہے۔ اب امید ہے۔ کہ انکیوبیشن کا مطلب ناظرین کی سمجھ میں آ گیا ہوگا +

یاد رکھو۔ کہ مرض دیوانگی میں بھی انکیوبیشن کا ایک زمانہ ہوتا ہے جس میں مرض کا بیج جسم میں داخل ہو کر مخفی طور پر ترقی کرتا رہتا ہے۔ اس کی مدت کتوں میں سات روز سے ۲ ماہ تک۔ اور بقول بعض سات ماہ تک ہے۔ یعنی اس زمانہ کے اندر کسی وقت مرض ظاہر ہو سکتا ہے۔ اور جب پاگل کتے کا کاٹا ہوا جانور آٹھ ماہ تک تندرست رہے۔ تو پھر مریض ہونیکا اندیشہ نہیں رہتا۔ اور جب مرض پیدا ہو جاوی تو ایک دن سے دس دن تک مریض زندہ رہ سکتا ہے۔ مگر عموماً چوتھے یا پانچویں روز موت وقوع میں آتی ہے۔ انسان میں یہ زمانہ ایک روز سے ایک سال تک اور بقول فلاسفر متقدمین اڑھائی سال اور بقول بعضے دس سال تک جو ہرگز قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا۔ گھوڑے ۲ ہفتہ سے ۱۲ ہفتہ اور بقول بعضے ۲۰ سال

تک - گرگ میں ۲ سے ۱۲ ہفتہ تک - اور جب دیوانہ کتا کاٹے - تو زہر تو زخم کے
راہ جسم میں سرایت کر جاتی ہے - اور زخم التیام پذیر ہو جاتا ہے - مگر علامات مرض
کے ظہور سے پہلے جانور زخم کی جگہ کو بسبب خراش کے نوچتا ہے - مقام ماؤف
پر درد اور کھچاوٹ ہوتی ہے - تجربہ سے ثابت ہوا ہے - کہ اس قسم کے زخم کو ہرا
رکھنا - اور اخراج کا جاری رکھنا سرایت زہر میں ہارج ہوتا ہے +

اقسام دیوانگی - دیوانگی کا مرض دو طرح پر ظاہر ہوتا ہے - ایک کو اصطلاح
میں فیوریس ریبیز یعنی سخت اور تند قسم کا پاگل پن - اور دوسرے کو ڈمب ریبیز یعنی نرم
اور گنگ دیوانگی بولتے ہیں - لیکن یاد رکھو - کہ ایک قسم کی مرض کے چھوت سے دوسرے
قسم کی مرض پیدا ہو سکتی ہے گویا اصلیت ہر دو حالت کی ایک ہے - ہاں یہ خیال
قابل تسلیم ہے - کہ اگر دماغ زیادہ مریض ہو - تو مرض تند اور اگر حرام مغز زیادہ مریض
ہو تو مرض نرم شکل اختیار کرتی ہے - اس مرض کی قدیم تاریخ دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے - کہ متقدمین حکما یونان - مثلاً بقراط و افلاطون وغیرہ جو علم طب جراحی
کے موجد ہوئے ہیں - اُن کے زمانہ میں بھی اس فاسد مرض کے حالات اور ماہیت
کی بابت بہت کچھ معلوم تھا - اور اس کے لاعلاج چھوت سے عوام کو بچانے
کے لئے بہت مبالغہ کیا گیا تھا +

دیگر امراض متعدیہ و بائیہ کی طرح اس کا بھی کبھی تو دور و انتشار بہت زیادہ
اور کبھی کم ہوتا ہے - کسی سال وبا کی طرح بیشمار مریض دیکھنے میں آتے ہیں اور
کسی سال شاذ و نادر کوئی مریض دکھلائی دیتا ہے +

اس مرض کی چھوت پہنچنے کی نسبت عام رائے یہی ہے - کہ بغیر ٹیکا کے چھوت نہیں
پہنچ سکتی - لیکن آجکل بھی بعض تجربہ کار اس پر مُصر ہیں - کہ بلا ٹیکا بھی کتوں میں
یہ مرض ہو سکتی ہے +

تند قسم کی علامات ۔ مریض کتا اگر پالتو ہو ۔ تو میزوں ۔ چارپایوں وغیرہ
کے نیچے چھپتا پھرتا ہے ۔ اپنی معمولی عادتیں اور حرکات و سکنات چھوڑ کر تنہا اور
اندھیری جگہ میں چلا جاتا ہے ۔ روشنی ناپسند کرتا ہے ۔ اگر پکارا جائے تو حسب معمول
متابعت نہیں کرتا ۔ بلکہ ایک ناراضی کی حالت میں کچھ آگے بڑھکر پھر پیچھے ہٹ جاتا ہے
تنہائی پسند ۔ بیقرار رہتا ہے ۔ آنکھیں سست ۔ چمکدار ۔ اور غنودگی کی سی حالت
میں پائی جاتی ہیں ۔ لیکن بیدار رہتا ہے ۔ اس حالت کے بعد جانور نقصان کرنے
پر مایل ہو جاتا ہے ۔ جو چیز سامنے ہو ۔ مثلاً کپڑا ۔ لکڑی ۔ دری ۔ بچھالی وغیرہ سب
کو نوچتا اور خراب کرتا ہے ۔ آنکھوں کی ڈراؤنی صورت ہو جاتی ہے ۔ گویا جانور
غور سے کسی دور کی چیز کو دیکھ رہا ہے پھر یکایک اُس خیالی صورت یا چیز پر جس کو وہ
دیکھ رہا ہے ۔ جھپٹتا اور حملہ کرتا ہے ۔ اور پھر پیچھے ہٹکر چھپ جاتا ہے اگر جنگلی کتا
اس حالت میں ہو ۔ تو بھاگنے لگتا ہے ۔ اور آوارہ دوڑنے کو پسند کرتا ہے ۔ اس کی
اجنبی شکل وہیئت دیکھکر دوسرے جنگلی کتے اس کے گرد ہجوم کرتے اور بھونکتے
ہیں ۔ لیکن اُس سے خوف کھاتے اور اُس کی زد سے اکثر بچتے ہیں ۔ مریض کو
بخار ہوتا ہے ۔ اور میلے غیر عادت اشیا کھانے پر راغب ہوتا ہے ✦

مصنف نے بچشم خود دیکھا ہے ۔ کہ جو کتے اُس دیوانے کتے کے واقف اور اُس
کے ساتھ ایک جگہ رہنے والے ہوتے ہیں ۔ اس وقت وہ بھی اُسے اجنبی اور اپنا دشمن
اور نقصان رسان سمجھکر اُسے بھونکتے اور اُس سے ڈرتے اور نفرت کرتے ہیں ۔
اور قدرتاً اُس سے بچتے ہیں ✦

منہ سے جھاگدار لعاب گرتا ہے ۔ جانور ہونٹ چباتا اور دانت پیستا ہے ۔ آواز
بدل جاتی ہے پاگل کتے کی آواز ایک دفعہ اچھی طرح سن لی جائے تو ہمیشہ یاد رہتی ہے
مریض سخت تند مزاج اور خطرناک ہو جاتا ہے جو چیز اُسکے سامنے ہو حملہ کر کے نوچ

ڈالتا ہے۔ مریض کے سامنے دوسرے کسی جانور کا آنا اُس کے غیظ وغضب کا باعث
ہوتا ہے۔ شور غل سے جوش تیز اور آرام کم ہو جاتا ہے۔ جانور اپنے ہونٹ وغیرہ بھی
زخمی کر لیتا ہے۔ سخت چیزوں کو کاٹنے سے دانت ٹوٹ جاتے ہیں۔ مگر بیچارہ جانور
مرض کی شدت کے سبب درد محسوس نہیں کر سکتا۔ ابتدائی حالتوں میں تو مالک
کو خوب پہچانتا ہے۔ لیکن جب مرض کی شدت سے دماغی قواء مخلوط اور باطل ہو جاویں
تو پھر ہر ایک کو اپنا دشمن تصور کر کے حملہ کرتا ہے۔ اپنے خیال میں کئی شکلیں دیکھتا ہے
اور اُنہیں بھونکتا ہے۔ اور مغلوب الغضب ہوتا ہے۔ جنگلی کتے جن کے قواء شعور
پالتو کتوں کی نسبت کند ہوتے ہیں۔ جلد جوش میں آجاتے ہیں۔ دم لینے میں جلدی
اور تکلیف کے سبب مریض خستہ ہو جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ اس کا گلا سوج جاتا ہے
آواز بیٹھ جاتی ہے۔ چہرہ سخت متوحش اور خوفناک ہو جاتا ہے۔ آنکھیں چمکیلی اور سُرخ
ہو جاتی ہیں۔ مریض بہت جلد دبلا ہو جاتا ہے۔ کبھی فالج بھی ہو جاتا ہے اور مریض چلتے
چلتے لڑکھڑا کر گر پڑتا ہے تشخیص مرض کی یہ بھی ایک عمدہ علامت ہے۔ کہ دیوانہ کتا
چیتھڑے۔ روئی۔ لکڑی۔ پتھر وغیرہ جو کچھ منہ میں آوے کھا جاتا ہے۔ مگر معمولی خوراک
کی طرف جو اُس کے سامنے ہو دھیان نہیں کرتا کبھی منہ سے خون اور خون آمیز قے
بھی کرتا ہے۔ اگر جنگلی کتا ہو۔ تو اُس کی زبان متورم۔ منہ سے باہر لٹکی ہوئی۔ جھاگ
اور مٹی سے لتھڑی ہوئی۔ سر نیچے جھکا ہوا۔ اور دوڑتا بہت ہے۔ اور جو اُس سے مقابلہ
کرے یا کوئی کتا سامنے آجاوے تو اُس پر حملہ کرتا ہے۔ ورنہ سیدھا اپنی راہ دوڑتا اور
سفر کرتا چلا جاتا ہے۔ دُم سیدھی اور اندر کو دبی ہوتی ہے۔ آخر کار بیچارہ جانور دوڑتے
دوڑتے تھک کر۔ یا مفلوج۔ یا اندھا ہو کر گر پڑتا ہے۔ اور چند گھنٹوں کے بعد مر جاتا
ہے۔ جب مریض خستہ اور مفلوج ہو کر گر جاوے تو اُس وقت بھی جوش کی نوبت میں
ارد گرد کی چیزوں کے کاٹنے کی کوشش کرتا ہے +

گنگ دیوانی کی علامات۔ اس میں بھی عام علامات تو ویسی ہی ہوتی ہیں جیسی کہ ہم پہلی شکل میں بیان کر چکے ہیں۔ اِلّا فرق صرف یہ ہے کہ اس قدر تندی اور اشتعال نہیں ہوتا۔ جیسا کہ پہلی شکل میں ہوتا ہے۔ اور آواز بھی نہیں کرتا۔ نچلے جبڑوں کے عضلوں میں فالج یعنی ادرنگ ہو جاتا ہے۔ جیسے جبڑا نیچے گرا ہوا۔ اور نگلنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ مریض منہ کھلا رکھتا ہے۔ اور رقیق چیز بھی نہیں نگل سکتا۔ اور مریض نہ کاٹ اور نہ بھونک سکتا ہے۔ مگر یاد رکھو۔ کہ مریض پانی سے ڈرتا نہیں۔ بلکہ تشنگی کی شدت سے منہ پانی میں ڈبو رکھتا ہے۔ اس قسم کی دیوانگی کم خطر ہوتی ہے۔ کیونکہ نہ تو کتا تیزی اور جوش سے حملہ کرتا ہے۔ اور نہ ہی جبڑا بند کر سکتا ہے لہٰذا وہ کاٹنے سے معذور رہتا ہے۔ مگر ایک بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ بعض اوقات مالک یا طبیب یہ خیال کرتا ہے۔ کہ شاید مریض کے گلے میں ہڈی وغیرہ کی روک ہے۔ اور اس کے منہ میں انگلی یا کوئی اور آلہ ڈال کر اس روک کے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس وقت نقصان کا سخت احتمال ہے۔ اس قسم کی دیوانگی میں ۳ روز سے ہفتہ کے اندر کوما اور دم گھٹنے سے موت وقوع میں آتی ہے ÷

یہ بھی یاد رکھو۔ کہ ایک قسم کے دیوانہ کتے کے کاٹنے سے دوسری قسم کی دیوانگی پیدا ہو سکتی ہے ÷

علامات بعد وفات

مریض کی لاش چیر کر امتحان کرنے سے یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ دانتوں سے زبان زخمی اور سرخ۔ سلائیوری گلینڈز یعنی منہ کا لعاب پیدا کرنیوالی گلٹیاں متورم اور سرخ۔ اندرونی اعضاء مثلاً تلی۔ پھیپھڑہ۔ گردہ۔ معدہ۔ امعاء۔ اور عضلات میں اجتماع و امتلا خون۔ معدہ میں منجمد خون کے ڈلے۔ اور غیر اشیاء

مثلاً بال چیتھڑے گھاس ہڈیاں وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ اندرونی سفید جھلیوں پر خون کے دھبے۔ اور چتیاں۔ مثانہ خالی۔ خون کا انجماد ناقص۔ کبھی سرخ اور کبھی سیاہی مایل۔ ہاضمہ کی نالی کی جھلی سُرخ۔ خون سے پُر۔ دماغ وحرام مغز اور اُنکے غلافی پردوں میں امتلا خون۔ پردہ اریکنائیڈ کی جوف میں رقیق مادہ کی موجودگی۔ دماغ کی جوفوں میں بھی اس رقیق مادہ کی کثرت ہوتی ہے۔ اور پردے نرم ہوتے ہیں۔ موخرالدماغ ومیڈلا آبلانگیٹا میں خون کا امتلا، اور اُس کے پردوں میں خون اور یاہمی اتصال۔ اگر زیادہ تحقیق کرنا ہو۔ تو اس سے اور کسی تندرست کتے کو ٹیکا کرکر معلوم کیا جاتا ہے۔ دیکھو نوٹ دربارہ ٹیکا +

علاج۔ بلحاظ تجربات سابقہ ومشاہدات زمانہ حال ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ مرض بالکل لاعلاج ہے اگر کچھ علاج ہو بھی تو ہمیں اُس کا بالکل علم نہیں۔ اس میں فقط یہ کرنا چاہیئے۔ کہ جب کتے میں دیوانگی کی علامتیں ظاہر ہوں تو اُسے فوراً مشتبہ سمجھ کر انسانوں اور دوسرے کتوں سے علیحدہ کرکے ایک پنجرے میں بند کردیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو زنجیر سے باندھ دیں۔ مگر پنجرہ بہتر ہے۔ اور علامات کو غور سے دیکھتے رہیں۔ اگر مرض کا شک ہو تو یقین حاصل ہونے تک انتظار کریں۔ مگر جب یقین ہو جائے تو فوراً ہلاک کردیں۔ جب اس مرض سے جانور مرجاوے یا ہلاک کیا جاوے۔ اور ابھی پوری پوری تشخیص مرض نہ ہوئی ہو۔ یا جبکہ کسی انسان یا حیوان کو پاگل کتا کاٹے اور بعدازاں مرجاوے۔ اور یا ہلاک کردیا جاوے۔ حالانکہ ابھی مکمل تشخیص اُس کے مرض کی نہ ہوئی ہو۔ تو اس بات کے تصدیق وتحقیق کے لئے کہ واقعی مریض دیوانہ تھا۔ اُس کے موخرالدماغ میڈلا آبلانگیٹا سے دوسرے تندرست کتے میں مرض کا ٹیکا کردیں۔ جسے اُس تندرست کتے میں مرض پیدا ہو جاویگی۔ اور مرض کی پوری تشخیص کا موقعہ ملیگا۔ دیکھو نوٹ دربیان ٹیکا +

عمدہ طریق ہلاک کرنیکا یہ ہے۔ کہ مریض کی ریکٹم میں ہائیڈروسیانک یا پروسک ایسڈ کی پچکاری کردیں۔ ایک منٹ میں جانور ہلاک ہوجائیگا۔ اور اسے عذاب بھی نہیں ہوتا اگر یہ موجود نہ ہو۔ تو تیز لانگوار اسٹرکینیا بھی اسی طرح استعمال کریں یا سر میں گولی مار کر مار ڈالیں۔ اور پنجرے کو کھولتے ہوئے پانی سے جس میں فینایل ملا ہوا ہو دھو ڈالیں ✦

جس تازیخانے میں یہ مرض ظاہر ہو اُسے بھی خوب صاف کردینا چاہئے اور کتے جو اُس میں ہوں اُن کو بھی انکیوبیشن کا زمانہ گذرنے تک مشتبہ سمجھکر علیحدہ رکھیں اور اُن پر بہت اعتبار نہ کریں ✦

اگر کسی جانور کو پاگل کتا کاٹ کھائے تو کتے کے زخم کی جگہ فوراً چاقو سے کاٹ دیں اور تیزاب شورہ یا کاسٹک کی بتی یا خالص کاربالک ایسڈ وغیرہ سے اور اگر یہ موجود نہ ہو تو لوہے کے داغ سے جلاویں۔ تاکہ زہر زایل ہوجائے۔ مگر پھر بھی ایسے جانوروں کو انکیوبیشن کی میعاد گذرنے تک اچھی طرح زیر نظر رکھنا چاہئے۔ ممکن ہے کہ باوجود علاج مذکورہ بالا کے کسی قدر زہریلا مادہ جسم میں جذب ہوجائے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد مرض پیدا کردے۔ تجربہ سے ثابت ہوچکا ہے۔ کہ اس مرض کا زہر خواہ کیسا ہی مقدار میں قلیل ہو۔ جب جسم میں داخل ہوجاتا ہے۔ تو مرکز اعصاب میں نفوذ کرکے ترقی کرتا ہے۔ اور بڑھکر مرض پیدا کرسکتا ہے۔ مقام مرض موخر الدماغ میڈلا آبلانگٹیا ہے ✦

اگر گائے۔ بھینس۔ بکری وغیرہ اس مرض میں مبتلا ہوں تو اُن کا گوشت گو بعض طبیبوں کی رائے میں غذائے انسانی کے قابل ہے مگر میں ایسے جانوروں کے دودھ۔ گھی۔ اور گوشت کے استعمال سے سخت ممانعت کرتا ہوں ✦

اگر کسی آدمی کو پاگل کتا کاٹ کھائے تو اُس کا بھی یہی علاج ہے کہ زخم کو کاٹکر اُسے تیزاب یا گرم لوہے وغیرہ سے جلادینا چاہئے۔ اگر کسی ایسے مقام میں یہ حادثہ

واقع ہو جہاں بہت جلد علاج کرنا ممکن نہ ہو تو فوراً مقام زخم سے کسی قدر اوپر کرکے پٹی وغیرہ باندھکر ایک بند لگا دینا چاہیئے۔ جلانیکے بعد وہ بند کھول دیں *

پروفیسر ہل صاحب حمام (ٹرکش باتھ) کرنیکی بہت سفارش کرتے ہیں تاکہ ایکدفعہ کھُلکر پسینا آجائے۔ اگر حمام موجود نہ ہو۔ تو دوسری تدابیر سے پسینا جاری کرنا چاہیئے صاحب موصوف کی رائے ہے۔ کہ اگر یہ علاج مفید نہ ہوں تو مضر بھی نہیں ہو سکتے۔ یعنی جلانے یا حمام کرنے سے دیوانگی پیدا نہیں ہو سکتی مگر پاسچیور کا ٹیکا گو بعض اصحاب کی رائے میں کیسا ہی مفید ہو لیکن خود بھی مرض پیدا کر سکتا ہے کیونکہ ٹیکے کے ذریعہ سے مرض کا خاص زہر یلا مادہ جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ لیکن فی زمانہ کثرت رائے پاسچیور کے ٹیکا کی موئد ہے۔ اور اس قسم کے صحت بخش ٹیکا کا ایک شفاخانہ ملک ہندوستان میں بمقام کوہ کسولی جاری ہے۔ جہاں ملک کے ہر ایک طرف سے سگ گزیدہ یورپین اور دیسی لوگ کثرت سے جاتے اور محفوظیت بخش ٹیکا سے علاج کراتے ہیں جس آدمی کو پاگل کتا کاٹ لے۔ فوراً بلا توقف کوہ کسولی میں پہنچکر پاسچیور کے شفاخانہ کا ٹیکا کرالے اس سے مرض کی پیدائش کا خطرہ مٹ جاتا ہے۔ اس شفاخانہ کے اجرا سے پہلے متمول لوگ اور یورپین افسر اگر اس حادثہ سے ماؤف ہوں۔ تو سفر دراز کی تکلیف اور خرچ برداشت کرکے بمقام پیرس اس علاج کی خاطر جاتے تھے۔ لیکن چند الوالعزم فیاض طبع اصحاب کی مہربانی اور سرکار کی توجہ سے اس ملک میں یہ رفاہ عام شفاخانہ جاری ہو گیا ہے جس کے لئے ملک کو شکر گزار ہونا چاہیئے *

حمام کرنے سے پہلے ایک معتاد مفرح اور محرک دوا کی دینی چاہیئے۔ اور حمام کرنے کے بعد پوٹاسی کلوراس اور ڈائی لائز ڈ ایرن کو ملا کر استعمال کریں *

بعض معالج اس طرح بھی کرتے ہیں۔ کہ زخم کو کاٹکر اُس پر گلاس لگا کر خون نکال دیتے ہیں۔ یا زخم کے اردگرد بہت سی جونکیں لگا دیتے ہیں *

یہ بھی بڑا غلط خیال ہے اور تمام ملک میں پھیلا ہوا ہے کہ پاگل کتا اگر کسی کو کاٹ کھائے تو فوراً ہلاک کر دینا چاہیئے" کیونکہ کتے کی موت سے زخم کا بُرا نتیجہ اور خطر بھی کم ہو جاتا ہے اور یہ کہ اگر کتا زندہ رہے تو بڑا خطرہ ہے مجروح کو ضرور دیوانگی پیدا ہو جاویگی!

میں کہتا ہوں کہ کتا مارا جائے یا زندہ رہے خطر یکساں ہے۔ کتے کی موت یا زندگی اُسکے زخم کے خطر یا نقصان میں کچھ اثر نہیں رکھتی۔ بلکہ یہ انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ بمجرد کاٹنے کے فے الفور انسان کا مذکورہ بالا علاج کریں اور کتے کو ایک پنجرہ یا زنجیر میں محفوظ رکھیں۔ اور کسی مستند تجربہ کار ڈاکٹر حیوانات کو اُس کا ملاحظہ کرائیں تاکہ وہ مرض کی اچھی طرح تشخیص کرے کہ آیا فے الحقیقت دیوانہ ہے یا کسی اور مرض میں مبتلا ہے کیونکہ اور بہت سے امراض مثلاً ہسٹیریا۔ مرگی۔ تحرک دماغ۔ دوران سر وغیرہ بھی دیوانگی سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اور عام لوگ اُن کو بھی دیوانگی سمجھتے ہیں۔ اب اگر کتا کسی اور مرض سے مریض ہو۔ یا اچھا ہو جائے۔ یا مرض کا زمانہ گزر جائے اور ابھی جانور زندہ ہو۔ تو زخمی آدمی کے دل کو تسلّی و تسکین ہو جاویگی۔ اور اُسکے دل کا وسواس اور تردد دور ہو جاویگا۔ اس وقت اگر مریض کتا ہلاک بھی کر دیا جائے تو کچھ مضایقہ نہیں لیکن اگر پہلے ہی مار دیا جاتا تو گو وہ دیوانہ نہ ہو۔ پر جس آدمی کو اُس نے کاٹا تھا۔ وہ ہمیشہ کے لئے اضطراب و فکر میں مبتلا رہتا۔ نہ فقط فکر بلکہ سوداوی مزاج کے دور اندیش آدمی کسی عصبی مرض میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور اُس کو دیوانگی یقین کر بیٹھتے ہیں +

فایدہ۔ ہر ایک مرض متعدی مثلاً ریبیز اور ڈسٹمپر وغیرہ میں انکیوبیشن کا زمانہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اُس زمانہ تک مشتبہ جانور کو تندرستوں سے علیحدہ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ خاصکر مرض ریبیز یعنی دیوانگی میں جس سے خود انسان کو بھی اپنی جان کا سخت خوف ہے +

نوٹ۔ کتے میں مرض دیوانگی کی تصدیق بعد از مرگ۔ بذریعہ ٹیکا۔ جب کوئی مشتبہ کتا

جو پاگل معلوم ہوتا ہو۔ مرجاوے۔ تو اُس کی مرض کی تصدیق کہ آیا وہ کتا پاگل تھا یا کہ نہیں ذیل کے طریق سے کر سکتے ہیں +

ایک تیز چاقو یا اسکارپل۔ ایک فارسپس یعنی موچنا۔ ایک مقراض۔ ایک ہڈی کاٹنے کا اوزار اور ایک بون فارسپس یعنی ہڈی پکڑنیکا اوزار۔ ایک شیشہ کا گلاس۔ ایک شیشہ یا چینی کا ہاون دستہ۔ اور ایک باریک آلہ ہیپوڈرمک سرنج یعنی پچکاری لیکر ان تمام چیزوں کو خوب صاف کرکے کسی انٹی سپٹک چیز کے عرق سے دھولو۔ بعد ازاں مردہ کتے کی کھوپری کے پیچھے چاقو کے ذریعہ شگاف دیکر گردن کی اول فقرہ اور سر کی چوٹی والی ہڈی (اوکسپٹل بون) کو برہنہ کرکے بذریعہ بون فارسپس اور کٹر کے اِن دونو نامبردہ ہڈیوں کو اوپر سے کاٹکر جدا کرو۔ اس طرح کتے کے دماغ کا پچھلا حصہ جسے سری بیلم اور مڈلا آب لانگیٹا کہتے ہیں برہنہ ہو جاویگا۔ اب بذریعہ آلہ فارسپس اور مقراض کے دماغ کے بالائے پردوں اور رگوں کو جدا کر دینا چاہیئے اور اس کے بعد مڈلا آب لانگیٹا کو سری بیلم سے علیحدہ کرکے باہر نکال لینا چاہیئے۔ اور اُسے ہاون دستہ کے ذریعہ کوٹنا شروع کریں۔ اور جب وہ پیسکر لئی کی طرح ہو جاوے۔ تو اس میں تھوڑا سا صاف مقطر شدہ پانی ملانا چاہیئے۔ اور ہاون دستہ میں رگڑنے سے دماغ کا نامبردہ حصہ پانی میں گھل جاتا ہے۔ اور ایک گلابی رنگ کا عرق بنجاتا ہے۔ اب ایک چھوٹی صاف شدہ چینی کی پیالی میں بذریعہ صاف ململ کے (جو قبل ازیں کاربالک لوشن سے دھوئی ہوئی ہو) چھان لینا چاہیئے۔ تاکہ میڈلا کے موٹے اجزا اوپر رہجاویں اور عرق علیحدہ ہو جاوے۔ اس عرق سے کچھ مقدار باریک پچکاری میں جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ بھر لینی چاہیئے۔ اور بعد ازاں پچکاری کے ڈاٹ کو اس قدر دباؤ کہ جس قدر ہوا پچکاری میں عرق کے ساتھ داخل ہوئی تھی۔ سوئی کے راستہ سے خارج ہو جاوے اور فقط عرق ہی پچکاری کے اندر رہ جاوے +

اب ایک صحیح وسالم اور تندرست کتے کو جو پہلے ہی اس مطلب کے لئے موجود ہو۔

اُس کا منہ فیتہ کے ذریعہ باندھکر اُسے میز پر لٹا دو۔ اور اُس کا سر اور ٹانگیں مددگاروں کو پکڑ اکر قابو کرنے کے بعد اُس کی ایک آنکھ میں چار گرین فی اونس والا کوکین لوشن (اگر میسر ہو سکے) ڈالو۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس کی آنکھ بے حس ہو جاویگی۔ اب بذریعہ پچکاری کے دماغ کے عرق کے چند قطرے اُس کی آنکھ کی انٹیریر چیمبر میں پہنچانے چاہیئے یعنی کارنیہ سے پچکاری کی سوئی گذار کر دو تین قطرے پچکاری کے عرق کے ڈالنے چاہیئے بعد ازاں پچکاری نکال لیں۔ اور کتے کو ایک پنجرہ میں بند کر کے محفوظ رکھیں۔ اُس کو کھانا برابر دیتے رہیں۔ اور ہر روز اُس کا ملاحظہ کرتے رہیں۔ اگر یہ کتا بیس روز یا زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے عرصہ میں مرض دیوانگی کے آثار ظاہر کرے۔ تو معلوم کرو۔ کہ پہلا کتا مرض دیوانگی سے مرا ہے۔ اور اگر ٹیکا شدہ کتا اسی طرح تندرست رہے۔ اور آثار دیوانگی ظاہر نہ ہو۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ کتا کسی اور بیماری میں مبتلا تھا۔ اور دیوانگی یا ہذیان وغیرہ فقط علامت اُس مرض کی تھی ✤

تنبیہ۔ یاد رکھو۔ کہ عند الضرورت جب یہ عمل ہو چکے۔ تو اپنے ہاتھوں اور کل اوزاروں کو جو استعمال کیئے جاویں۔ فینائل اور پانی سے خوب صاف اور پاک کر لینا چاہیئے۔ اور نیز اُس میز اور جگہ کو بھی دھو دینا بہتر ہے۔ جہاں یہ عمل کیا گیا ہو ✤

باب ششم امراض عصبی

صرع یا مرگی

یہ مرض بھی کتوں میں اکثر ہوتا ہے اور مرض دیوانگی سے کسی قدر مشابہت رکھتا ہے اس میں جانور کا دماغ مریض ہوتا ہے اور کچھ کم و بیش وقفہ سے جانور پر غش اور تشنج کے ساتھ اس مرض کا حملہ ہوتا ہے ✤

اسباب۔ میلان طبیعت۔ عام کمزوری۔ بہت بچوں کو دودھ پلانا۔ اعصاب کا خراش۔ دماغ کا مریض ہونا۔ معدہ اور آنتوں میں کرم۔ سخت قبض۔ اچانک

سخت خوف وصدمہ وغیرہ ✤

علامات - اس مرض کی علامات ہمیشہ یکدم اور اچانک ظاہر ہو جاتی ہیں - مثلاً
چلتا پھرتا جانور دفعتاً لڑکھڑا کر ایک طرف کو گر پڑتا ہے لرزہ اور اطراف کے عضلوں میں
جھٹکے آتے ہیں (اور جسم میں بھی تشنج اور جھٹکے ہوتے ہیں) پچھلے پیر گویا جانور پیچھے کو مار
رہا ہے - گرنے کے وقت چیخ نکل جاتی ہے - اور غش طاری ہو جاتا ہے اور جبتک غش رہے
منہ سے جھاگ نکلتی رہتی ہے - گردن ٹیڑھی ہو جاتی ہے آنکھیں اُبھر آتی ہیں مریض
خفیف مگر بدلی ہوئی آواز کرتا ہے - پیشاب اور پاخانہ خطا ہو جاتا ہے زبان دانتوں
میں آکر کٹ جاتی ہے - اس مرض کا حملہ جلد یعنی چند ہی منٹ میں ختم ہو جاتا ہے - اور
مریض اپنی اصلی حالت تندرستی میں آکر کھڑا ہو جاتا ہے مگر کبھی مریض بعد غش کے آدھ گھنٹہ
یا کم وبیش بیہوش اور غنودگی کی حالت میں رہتا ہے - حملہ گزر جانیکے بعد مریض کی شکل
بڑی متوحش معلوم ہوتی ہے - ہوش آجانے پر مریض اپنے گرد کھڑے ہوئے آدمیوں
پر حملہ کرتا ہے - یہ علامت بھی دیوانگی سے مشابہ ہے - اور واقعی کتا خواہ کسی مرض میں
مبتلا ہو - اُس کے حملہ سے پرحذر رہنا چاہیئے ✤

مرض ڈسٹمپر میں بھی بطور عارضہ کے غش پیدا ہو جاتا ہے ✤

علاج - مریض کو کسی پنجرے میں رکھنا یا زنجیر سے باندھ دینا چاہیئے تاکہ اُسکے
کاٹنے یا بھاگ جانیکا اندیشہ نہ رہے گلے کا حلقہ بہت تنگ نہ ہو ورنہ دم گھٹنے اور دوران
خون کے رک جانے سے نقصان کا خوف ہے - بحالت غشی مریض کے سر اور چہرہ پر سرد
پانی کی دھار چھوڑنی چاہیئے - اگر پیٹ میں کرم ہوں تو انہیں خارج کریں (جلاب اور
کرم کش دوا سے) اگر کمزوری سے ہو - تو مقوی دوا اور عمدہ غذا دیں - قبض یا قارورہ
اور پسینے کی بندش سے یا کسی قسم کے خراش سے ہو تو ان کا مناسب علاج کریں - اگر
دودھ پلانے والی کتیا ہو - تو بچوں کا دودھ چھڑا دیں - اور عمدہ غذا دیں - اگر بیماری

کہنہ ہو تو سر کے پیچھے بلسٹر لگا دیں۔ اور پوٹاسی بروماۓڈ اندر دیں۔ نسخہ ذیل اس مرض کے لئے اکثیر کا حکم رکھتا ہے ✣

نسخہ۔ پوٹاسی بروماۓڈ	ہر ایک ۳ گرین
سوڈا بروماۓڈ	
امیونیم بروماۓڈ	
کلورل ہیڈریٹ	۴ گرین
پانی	۴ ڈرام

یہ ایک خوراک ہے۔ ایسے ہی ۳ دفعہ یومیہ دیں۔ یا ادویہ برومیڈیا کے دس قطرہ صبح و شام دیں۔ اس سے بھی یہ نوبتی تشنج دور ہو جاتا ہے ✣

سکتہ

سکتہ کا مرض بھی کتوں میں دیکھا جاتا ہے اس مرض میں دماغ کی رگوں میں خون بہت سا جمع ہو جاتا ہے ✣

اسباب۔ خونی مزاج۔ سخت گرمی۔ گردن کی رگوں پر دباؤ یا روک۔ ہاضمہ کی خرابی۔ نشہ آور دوا کا زیادہ استعمال۔ ورزش بیقاعدہ۔ بچہ دینے کے بعد جبکہ بچہ تکلیف سے پیدا ہو کبھی ولادت طبعی کے بعد بھی سکتہ کی مرض دیکھی جاتی ہے ✣

علامات۔ خراٹے سے دم لینا۔ بیہوشی آنکھیں سُرخ اور چمکیلی۔ نبض کمزور۔ مریض غنودگی اور نشہ کی سی حالت میں بے حس پڑا رہتا ہے ✣

علاج۔ اگر مریض طاقتور ہو۔ تو مرض کے شروع میں جگلر وریدکا فصد لینا چاہیئے (گردن کی دائیں اور بائیں طرف کی رگوں سے) یا سر کے پیچھے بہت سی جونکیں لگا دیں ناک کے سامنے ایمونیا رکھیں تاکہ دم لینے میں اندر جاتا رہے۔ منہ میں تھوڑی تھوڑی

برانڈی شراب مل دیا کریں۔ ریڑھ کے گرد ایک بلسٹر لگا دیں۔ اندر محرک اور ملیں دوا متواتر دیتے رہیں۔ جب مریض مرض کے حادہ حملہ سے بچ جاوے تو بعدہٗ مقوی اعصاب دوا دیں*

لرزہ یا رعشہ

یہ ایک عصبی یعنی پٹھوں کا مرض ہے جو کبھی تو سارے جسم میں ہوتا ہے اور کبھی کسی ایک عضو مثلاً سر۔ گردن۔ جبڑا۔ ٹانگوں۔ شانہ وغیرہ میں جس سے مریض عضو میں جنبش پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایسا جھٹکا آتا ہے۔ جیسے سارا جسم حرکت کرتا ہے اور یہ جھٹکا باقاعدہ یکساں وقفہ سے جاری رہتا ہے*

علامات۔ مریض حصہ میں دفعتاً ایک جنبش اور کھچاوٹ ہوتی ہے اور ایک ہی وقفہ سے وہ جنبش یعنی رعشہ جاری رہتا ہے اگر دماغ مریض ہو۔ تو سر میں ایک تشنجی حرکت جاری رہتی ہے۔ خواہ مریض کھڑا۔ بیٹھا۔ یا لیٹا ہوا ہو۔ یہ جنبش برابر رہتی ہے اِلّا بحالت خواب کبھی بند بھی ہو جاتی ہے*

علاج۔ اس مرض کے علاج میں کچلا سب سے اچھی دوا ہے مگر چونکہ اس دوا کی تھوڑی مقدار بھی کتوں کے لئے زہر ہو جاتی ہے اس لئے اس کے استعمال میں بڑی احتیاط کرنی چاہئے۔ کچلے کا سفوف اکسٹریکٹ یعنی ست یا اسٹرکنیا یعنی جوہر استعمال ہو سکتا ہے کچلے کے سفوف کی خوراک ایک گرین تک۔ اکسٹریکٹ کی خوراک ۱/۴ سے ۱/۲ گرین تک۔ اور جوہر یعنی اسٹرکنیا کی خوراک ۱/۴۰ سے ۱/۲۰ حصہ گرین تک ہے۔ اگر جوہر استعمال کرنا ہو۔ تو اس کا عرق (لیکوار اسٹرکنیا) کسی دواخانہ میں تیار کرا کے (۱/۴ گرین فی ڈرام پانی میں ہوتا ہے) استعمال کریں۔ اور سفوف یا ست کو گولی کی صورت میں استعمال کرنا چاہئے۔ اور ہمیشہ پہلے غذا دیکر پھر یہ دینا چاہئے۔ اور چند روز تک استعمال کر کے پھر بند کر دینا چاہئے۔ چند روز وقفہ دیکر پھر استعمال کرنا چاہئے۔ اور دوا کی

خوراک کے مقدار کتنے کی حالت اور قد اور مرض کے درجہ پر منحصر ہے۔ سر کے پیچھے اور
کمر پر ریڑھ کے گرد آلہ سٹین لگانا چاہیئے۔ پلسٹر بھی لگایا جاتا ہے۔ گرم پانی سے خوب غسل
دینا چاہیئے۔ اور جس عضو میں رعشہ ہو اس پر مرہم سیماب کی مالش کریں آنتیں آزاد
رہیں۔ قبض نہ ہونے پاوے۔ بستر اخشک ہو۔ سردی سے محفوظ رکھیں۔ مریض کو بالکل
آرام میں رکھنا چاہیئے۔ بعض معالج بھنگ۔ چرس۔ کافور اور شراب کو اس مرض کے لئے
زیادہ مفید بتلاتے ہیں۔ اور جب مریض روبصحت ہو۔ تو تھوڑی ورزش کرائیں۔ اور
روغن مچھلی ہمراہ ٹنکچر آف اسٹیل دینا مفید ہے۔ غذا مقوی۔ زود ہضم۔ مثلاً دودھ۔
بیضہ مرغ۔ یخنی وغیرہ دیں۔ اگر گنٹھیا بھی موجود ہو۔ تو خراب نتیجہ کی امید ہوتی ہے
کبھی مرض فالج میں ختم ہوتی ہے۔ اور کبھی مرگی میں۔ اور گاہے خستہ ہو کر مریض مرجاتا ہے
کبھی عرصہ تک زندہ رہتا ہے۔ مزمن مریضوں میں پوٹاسی برومایڈ کے استعمال سے
بھی فایدہ دیکھا گیا ہے ✣

ادرنگ یا فالج

اس مرض کو کئی ایک قسموں میں تقسیم کرتے ہیں اور انگریزی میں ہر ایک قسم کا علیحدہ
نام ہے۔ مثلاً پرے پلجیا جس میں پچھلا دھڑ اور اطراف مارے جاتے ہیں۔ اور جانور
کے اگلے اطراف اور اگلا دھڑ بھلا چنگا ہوتا ہے۔ چلنے کے وقت اگلی ٹانگوں سے
چلتا ہے۔ اور پچھلی ٹانگیں زمین پر گھسٹتی جاتی ہیں۔ کتوں میں عموماً اسی قسم کا
فالج دیکھا جاتا ہے ✣

علاج۔ کچلا۔ فولاد اور کنین مفید ہیں۔ باقی علاج مثل رعشہ کی کرنا چاہیئے۔
آلہ تار بجلی اگر کمر اور کھوڑ پر عرصہ تک لگایا جاوے۔ تو اس سے بھی اعصاب میں طاقت
آتی اور مریض صحت پاتے ہیں۔ لیکن جب مرض کہنہ ہو جاوے تو اس سے بھی کچھ

فایدہ نہیں ہوتا۔ اور مریض بالکل لاعلاج ہو جاتے ہیں۔ کبھی کمر وغیرہ کے مقام پر
اندرونی رسولی وغیرہ کی پیدایش سے حرام مغز پر دباؤ پڑتا ہے اور اس وجہ سے اور لنگ
ہو جاتا ہے ایسی حالت میں پہلے پوٹاسی آیوڈائیڈ دیں۔ اور بعد ازاں کچلا کا استعمال کریں +

باب ہفتم

عام امراض

دُمل یا پھوڑا

دمل سے پیپ یا مواد کا ایک مجموعہ مراد ہے جو ایک تھیلی میں محدود ہوتا ہے +
دمل اصل میں جلن کا نتیجہ ہے اور جسم کے ہر ایک حصہ میں پیدا ہو سکتا ہے مگر
اس جگہ اُس دمل کا بیان ہوگا۔ جو سطح جسم یعنی چمڑے کے نیچے موجود ہو +

علامات۔ ورم۔ گرمی۔ درد۔ یہ ورم پہلے سخت ہوتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ بڑھکر
ملایم ہو جاتا ہے۔ اور پیپ کے دباؤ سے دمل کی چوٹی پر چمڑا پتلا اور آخر بیجان ہو جاتا
ہے۔ اور بال گر جاتے ہیں۔ اگر کھول نہ دیا جائے۔ تو بے ترتیب طور پر پھٹ جاتا
ہے۔ اور پیپ بہنے لگتی ہے +

علاج۔ پہلے دمل کو پختہ کرنیکی تدبیر کریں یعنی ٹکور کریں۔ پولٹس۔ بلسٹر وغیرہ
لگا دیں جب پختہ ہو جائے تو اُس کی تہ میں شگاف دیکر پیپ خارج کریں اور دمل کے
خانہ کو کسی عرق (کاربالک لوشن۔ بورکس لوشن۔ مرکری لوشن وغیرہ) یا صاف گرم
پانی سے دھو کر صاف کریں۔ اور لنٹ یا روئی کا ٹکڑا کروسیو سبلیمٹ لوشن میں

بھگو کر اندر رکھیں - یا آیوڈوفارم چھڑک دیں - اسی طرح دو دفعہ دن میں ڈریس کرنے سے جلد ومل کا خانہ بھر جائیگا - دمل چھیدنے میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ اخراج آزادانہ بہتا ہے! اور مرکری لوشن کی طاقت ایک اور چار ہزار کی نسبت کی ہو - تاکہ زہر نہ ہو جاوے +

رسولی

رسولی کو انگریزی میں ٹیومرز کہتے ہیں - کتوں میں کئی قسم کی رسولیاں پیدا ہو سکتی ہیں - ان کی بناوٹ اور خاصیت کے بموجب انگریزی میں ان کے نام مختلف ہیں - مثلاً فیٹی ٹیومر یعنی چربی دار - فائبرس ٹیومر یعنی ریشہ دار کیلکیریز ٹیومر یعنی جس میں ارضی نمک مثل چونا وغیرہ کے ہوں - آسیس ٹیومر یعنی ہڈی کا ادبھار - میلاناٹک ٹیومر یعنی وہ رسولی جو سیاہ مادہ کے اکٹھا ہونے سے بن جاتی ہے - وغیرہ +

چربی دار رسولی اکثر رخسار - ران - بغل وغیرہ میں چمڑے کے نیچے پیدا ہو جاتی ہے +

علاج - رسولی پر چمڑے میں ایک لمبا شگاف دیں - اور رسولی کے دونوں طرف چمڑے کو چاقو سے علیحدہ کر کے رسولی کو کاٹ کر نکال دیں اور چمڑے کو ریشمی ٹانکے سے سی دیں - روزمرہ معمولی زخم کی طرح انٹی سپٹک علاج کرنے سے زخم بھر جائے گا +

ریشہ دار رسولی اکثر اطراف پیٹھ اور جبڑے پر بسبب چوٹ وغیرہ کے پیدا ہو جاتی ہے اس قسم کا ابھار چھونے سے سخت معلوم ہوتا ہے اور ٹٹولنے سے بیدرد ہوتا ہے - اگر یہ ابھار چھوٹا ہو تو آیوڈین لنیمنٹ کی روزمرہ مالش کریں - اور اگر بڑا ہو تو اسے بھی کاٹ کر نکال دیں یعنی رسولی کے اوپر کے چمڑے میں شگاف دیں - اور شگاف کے دونوں طرف کے چمڑے کو چاقو کے ذریعہ رسولی سے علیحدہ کر کے

رسولی کو کاٹ کر نکال دیں۔ اس قسم کا اُبھار چمڑے اور دوسری بناوٹ سے مضبوط چسپاں ہوتا ہے اس لئے پہلے قسم کے اُبھار کی نسبت کسی قدر مشکل سے علیحدہ ہوتا ہے عمل جراحی کے بعد معمولی انٹی سپٹک ڈریس کریں (دیکھو بیان زخم)+ باقی اقسام کی سولیاں بہت شاذونادر واقع ہوتی ہیں اُنکا علاج بھی مثل ریشہ دار رسولی کے ہے+

باب ہشتم امراض خاص

ڈسٹمپر

یہ ایک کتوں کا خاص چھوت کا مرض ہے جو اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔ حقیقت میں ایک خاص قسم کا پھیلنے والا اور چھوت سے لگنے والا زکام اور بخار ہے۔ جو خون میں ایک خاص قسم کے زہریلے مادہ کے داخل ہونے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں کتے کا منہ۔ غذا کی نالی اور سانس لینے کی استری جھلیاں مریض ہو جاتی ہیں۔ اور نظام اعصاب یعنی دماغ اور جسم کے پٹھے بھی کم و بیش مریض ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے اس مرض کا نام ڈسٹمپر رکھا گیا ہے۔ پروفیسر ولیم صاحب کے بیان کے مطابق اس مرض کی ۵ قسمیں ہیں۔ یعنی کٹارل[۱]۔ جبکہ مرض کا زور نتھوں پر ہو۔ بلیس[۲]۔ جبکہ جگر زیادہ ماؤف ہو۔ نروس[۳]۔ جبکہ اعصاب مریض ہوں۔ انٹس ٹائینل[۴] یا ابڈامینل۔ جبکہ امعا کی نلی مریض اور درد شکم پیچش و اسہال ہوں۔ برانکیل[۵] یا تھوریسیک۔ جبکہ شُش مریض ہو۔ اور ذات الریہ کی علامات موجود ہوں یہ مرض بقول بعضے کبھی خود بخود بھی پیدا ہو جا سکتا ہے۔ مگر اکثر چھوت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یعنی مرض کا زہریلا مادہ ناک اور آنکھ کی جھلی یا زخم وغیرہ سے اندر کو سرایت کر جاتا ہے۔ اور خون میں پہنچکر یہ بخار پیدا کرتا ہے جب اعصاب بہت مریض ہوں تو مقامی یا عام فالج یعنی ادرنگ۔ مرگی۔ رعشہ کو ماتشنج وغیرہ واقع

ھوتا ہے۔ ہر ایک قسم۔ عمر اور ملک کے کتے اس مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ مگر عموماً جوان بچوں۔ خوشنخوار۔ اور اچھی نسل کے کتوں میں یہ مرض زیادہ دیکھا گیا ہے۔ ایک دفعہ کا حملہ دوبارہ مرض کے عود کو روک نہیں سکتا۔ یہ مرض ایسا نہیں کہ ایک دفعہ ہو کر دوبارہ نہ ہو سکے جیسے کہ چیچک کہ انسانوں میں ایک دفعہ ہو کر دوبارہ نہیں ہوتی +

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کتے کو عمر بھر میں ایک دفعہ اس مرض کا ہونا ضروری ہے۔ مگر تجربہ سے یہ خیال بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر چھوت سے جانوروں کو باحتیاط بچایا جاوے۔ تو وہ اس مرض سے ہمیشہ محفوظ رہتے ہیں۔ اور چونکہ اس مرض کے مستعد بچے اور جوان جانور ہوتے ہیں۔ لہذا اگر جوانی کی عمر تک بچے رہیں تو آیندہ اس مرض سے قدرتاً محفوظ ہو جاتے ہیں +

یہ مرض ہمیشہ پہلے کنار اور زکام سے شروع ہوتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ دوسرے خوفناک عارضے مثلاً نمونیا۔ یرقان یعنی پیلیا۔ آنتوں کے امراض۔ مرگی۔ غشی۔ رعشہ۔ ادرنگ وغیرہ بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ جگر بھی خصوصیت سے مریض ہوتا ہے +

اسباب معاون۔ خراب اور میلے مرطوب تاریک خانے جن میں تعفن ہو اور تازہ ہوا کی آمد و رفت اچھی طرح نہ ہو سکے۔ سردی اور نمی۔ خراب اور کم خوراک۔ یا بہت خوراک جس میں پرورش کم ہو۔ یا عمدہ اور گوشت کی زیادہ خوراک دینا۔ اور ورزش نہ کرانا۔ بہت گرم اور بدہضمی۔ دانت نکالنا کیونکہ دانت نکالنے کے وقت جانور اس مرض کے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ ان اسباب سے اس مرض کی چھوت بہت پھیلتی ہے +

زمانہ انکیوبیشن (انکیوبیشن کا مطلب سمجھنے کے لئے دیکھو مرض دبواگی) تین ہفتہ تک ہے۔ اور مرض کا زمانہ ایک ہفتہ سے تین ماہ تک +

علامات ۔ پیش مایل (پریمانیٹری سمپٹم) چہرے پر غنودگی کے آثار ناک خشک اور گرم۔ خوراک کھانیکی رغبت کم۔ پٹھے محراب دار۔ تکان +

خاص علامات - بخار - دوسرے یا تیسرے روز ناک اور آنکھ سے پتلا اخراج جاری ہو جاتا ہے۔ تشنگی - بخار زیادہ - بار بار چھینکنا - خشک کھانسی جو بعد میں طوب ہو جاتی ہے۔ قے - آنکھ اور ناک کا اخراج پیپ کی طرح گاڑھا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے پپوٹے سوج جاتے ہیں - لرزہ - سستی - سانس جلد جلد لیا جاتا ہے۔ اگر مرض کا حملہ جگر پر ہو۔ تو ظاہرہ جھلیاں اور پیٹ ورانوں کے اندر کا چمڑا زرد اور رانوں وشکم پر چسرہ نمودار ہوتا ہے - مریض دبلا - قارورہ سرخ - آنکھ سرخ جو شدید حالت میں آشوب پر ختم ہوتی ہے - آخیر نابینائی - پہلے قبض - بعد میں پیچش اور بودار اسہال وغیرہ

علاج - شروع علامات کو دیکھتے ہی جانور کو صاف ہوادار اور گرم جگہ میں بدل دیں - تندرستوں سے علیحدہ رکھیں - اور ایک خوراک کسی قے آور دوا کی دیں مثلاً ٹارٹار امیٹک ایک سے ۳ گرین تک گرم پانی میں گھولکر پلادیں - یا ایک چائے کا چمچہ نمک اور اتنا ہی رائی کا آٹا گرم پانی میں گھولکر پلاویں - جب قے ہو جائے تو ایک خفیف خوراک ہر تولہ کے تیل کی دیں - تاکہ دو یا تین دست آجاویں - لیکن چونکہ اس مرض کے خراب عوارضات بہت ہیں - اور اکثر آلات شکم مریض ہونے پر مستعد رہتے ہیں - لہذا معالج کو کمزور کرنے والے علاج سے ہمیشہ محترز رہنا چاہیئے - عوارضات جو اس مرض میں لاحق ہوتے ہیں - یہ ہیں - کٹار - ذات الجنب - ذات الریہ - یرقان - ڈاریا ڈیسنٹری - آنتوں کی جلن - مرگی - سکتہ - آشوب وغیرہ +

اگر زکام اور کھانسی زیادہ ہو - تو چھاتی پر ایک بلسٹر یا سیٹن لگاویں اور جبتک یہ علامتیں رفع نہ ہو جائیں - لگا رہنے دیں - مفرح اور مقوی دوا حسب ذیل دیں +

نسخہ نیٹرس ایتھر ۲۰ قطرہ

کمپونڈ ٹنکچر جنشن ۱۰-۲۰ قطرہ

وائنم سلا ۱۰ قطرہ

پیپرمنٹ واٹر ۲-۴ ڈرام

السی کے لعاب یا دودھ میں ملا کر دن میں تین دفعہ دیں *

نسخہ پورٹ یا برانڈی شراب ایک چمچہ

سلفٹ آف کنین ۱-۲ گرین

پانی حسب ضرورت

دو یا تین دفعہ دن میں دیں - اس مرض میں ادویات ذیل کے استعمال کی سفارش کی گئی ہے - مثلاً ہائپو سلفٹ آف سوڈا - نیٹرس ایتھر - ٹنکچر کارڈیمس - وائنم اپی کاک پورٹ وائن - سلفیٹ آف کونین - ٹنکچر افیون - ٹنکچر کمفر کمپونڈ وغیرہ - مگر ان کے استعمال کے موقعہ کو پہچاننے کے لئے معالج کو مرض کا درجہ اور عوارض کی موجودگی کا سمجھنا ضروری ہے - مثلاً سب سے اول تو ہائپو سلفٹ آف سوڈا ۲ سے ۸ گرین تک کو ہمراہ اور مفرحات کے دیویں - بعد ازاں بخار فرو کرنے کے لئے معمولی فیور مکسچر معہ ٹنکچر کارڈیم اور کونین کے دیویں - زحیر اور پیچش ہو تو وائینم اپیکاک اور لاڈنم - یا افیون اور سفوف اپیکاک - اور تنفس کی نالی مریض ہو تو اُنہیں ادویات کے ہمراہ مخرج بلغم - مثل سلا - سینگا - کمفر وغیرہ شامل کر کے دیں - مریض کو موسم کے لحاظ سے آرام میں رکھیں - اور سردی گرمی سے بچاویں - اُس کے ناک منہ کو گرم پانی اور روغن تارپین یا یوکولپٹس کے بھوپارے دیں - اور خوراک ملایم اور مقوی ہو - مثلاً بیف ٹی پتلا شوربا - دودھ وغیرہ جو پسند کرے دیویں - مگر اس قدر نہ ہو - کہ ہضم نہ کر سکے - یا قے ہو جاوے - قے اس مرض میں بہت مضر ہے *

اگر زکام وغیرہ کی علامتیں کم ہونے لگیں اور مریض رو بصحت لاوے - تو اُس وقت کاڈ لیور آیل - سلفٹ آف ایرن یا عرق فولاد استعمال کریں (کاڈ لیور آیل ایک چمچہ - ٹنکچر ایرن ۵ قطرہ) *

یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر آنکھ کو اچھی طرح صاف نہ رکھا جاویگا۔ تو رفتہ رفتہ پپوٹوں اور آنکھ پر زخم ہو جاوینگے۔ اور بصارت کا نقصان ظہور میں آویگا۔ آنکھوں کی آلایش صاف کر کے روزمرہ دو دفعہ زنک لوشن (۳ گرین فی اونس) ڈالنا چاہیئے۔ اگر یہ موجود نہ ہو۔ تو دو رتی پھٹکری دو تولہ صاف گرم پانی میں حل کر کے ایک بند شیشی میں رکھیں اور دو تین قطرے صبح شام آنکھ میں ڈال دیا کریں +

آنکھوں پر زخم پڑ جانا بھی اس مرض کا ایک عام نتیجہ ہے۔ اس وقت یہ کرنا چاہیئے کہ آنکھوں پر گرم ٹکور کریں۔ اور زنک لوشن۔ کاسٹک لوشن یا الم لوشن یعنی پھٹکری کا پانی جو مل سکے۔ آنکھ کے اندر ڈالیں۔ اور مریض کو اندھیرے کمرے میں رکھیں +

اگر ڈسٹمپر میں پھیپھڑا بھی مریض ہو تو علامات بہت سخت اور تکلیف دیہ ہوتی ہیں دم لینے میں جلدی اور تکلیف۔ چھاتی پر کان لگا کر سننے سے خُرخُر کی آواز آتی ہے۔ آنکھیں دب جاتی ہیں۔ نبض چھوٹی سے اور تیز چلتی ہے مرض کے اس درجہ میں چھاتی پر گرم فلالین سے تکمید کریں۔ السی کی پولٹس لگاویں۔ اور اگر جلد آرام نہ ہو تو رائی کا بلسٹر لگاویں۔ اور اندر دینے کے لئے نسخہ ذیل ہر ایک گھنٹہ کے بعد دیں +

نسخہ	
کلوروڈین	۴ - ۱۰ قطرہ تک
برانڈی شراب	ایک چمچہ چاء
پانی	ایک چمچہ

اور دن میں دو یا تین دفعہ دودھ میں بسکٹ حل کر کے یا انڈا پھینٹ کر اور چند قطرے پورٹ واین ملا کر پلاویں۔ خود نہ پیوے تو چمچہ سے پلاویں +

نسخہ	
وائینم اپیکاک	۱۰ سے ۳۰ قطرہ
کمپونڈ ٹنکچر آف کمفر	۵ سے ۱۰ قطرہ
نیٹرس ایتھر	۱۰ سے ۲۰ قطرہ

ہمراہ پانی کے دو دفعہ دن میں دیں۔ اگر مریض رات کو بے آرام رہے۔ اور اُسے نیند نہ آوے۔ تو کلورل ہیڈریٹ ۳ گرین۔ اور پوٹاسی برومائیڈ ۲ گرین۔ قدرے پانی میں حل کرکے پلاویں +

مریض کو سردی اور تیز ہوا سے بچاویں۔ نرم اور گرم کپڑے سے ڈھانکے رکھیں اور جب سخت علامات رفع ہو جاویں۔ تو کلوروڈین موقوف کرکے برانڈی شراب جاری رکھیں۔ اور جوں جوں علامات کم ہوکر صحت حاصل ہوتی جاوے۔ غذا بڑھاتے جاویں کاڈلیور آیل کا استعمال (ایک سے دو چمچہ) ضروری ہے +

اگر ڈسٹمپر کے ساتھ یرقان یا پیلیا پیدا ہو جاوے (جو اس ملک میں اکثر پیدا ہو جاتا ہے) تو یہ علامتیں ہوتی ہیں۔ قبض۔ پاخانہ سخت اور مٹیالا۔ آنکھ۔ ناک۔ اور منہ کی جھلی اور رانوں اور بغلوں کے اندر کا چمڑا پیلا ہو جاتا ہے۔ اور اُس پر پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ پیشاب زرد اور گاڑھا۔ ڈسٹمپر کی اس شکل میں زکام کی علامتیں ایسی سخت نہیں ہوتیں +

علاج۔ پہلے ایک خوراک جوہر مصبر اور کیا لومل کی دیں اور بعد ازاں روزمرہ مرکیوری وتھ چاک یعنی کھریا مٹی اور پارہ کے مرکب (ایک حصہ پارہ۔ ۴ حصہ کھریا) کی خوراک پانچ گرین روزمرہ دیں۔ مگر یاد رکھیں کہ جب آنتوں میں کچھ خرابی ہو تو مصبر دینا ممنوع ہے۔ بعض معالج کنین کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ اور داہنی طرف جگر کے مقام پر رائی کا پولٹس لگاتے۔ یا کڑوے تیل کی مالش کرتے ہیں +

اگر ڈسٹمپر کے ساتھ آنتیں بھی مریض ہوں۔ تو علاوہ اور علامات کے اسہال اور پیچش شروع ہو جاتی ہے۔ اور فضلہ کے ساتھ خون بلغم اور خراب مواد خارج ہوتا ہے اور بدبو آتی ہے۔ بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے۔ کمزوری اور لاغری پیدا ہوکر جلد موت وقوع میں آتی ہے +

علاج - اول ایک خفیف خوراک السی یا زیتون کے تیل کی دیں - بعد ازاں نسخہ ذیل دیں ÷

نسخہ ۱ - افیون ½ گرین

بائی کاربونیٹ آف سوڈا ۵ گرین

کتھ ۵ گرین

ہمراہ جوشاندہ اسبغول یا گولی بنا کر کھلا دیں ÷

نسخہ ۲ - ٹانک ایسڈ ۳-۵ گرین

اپیکاک ½ گرین

افیون ۱ گرین

سونٹھ ۲ گرین

اسبغول کے گاڑھے لعاب کے ہمراہ دیں ÷

اگر پیٹ میں درد بہت ہو تو رائی یا السی کا پولٹس پیٹ پر لگا دیں - اور آنت میں کرم معلوم ہوں تو سنٹونین کی ایک خوراک دیں ÷

خوراک - ملایم اور لعابدار ہو جو آنتوں اور اوجھ کے اندر استر کی طرح لگ جائے

ڈسٹمپر کے بیماروں میں جبکہ جسم کمزور ہو جاتا ہے تو چمڑے پر پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں میں نے یہ پھنسیاں اکثر رانوں کے اندر اور پیٹ پر زیادہ دیکھی ہیں ÷

پھنسیاں پہلے سرخ اور پھر پیپ پیدا ہو جانیکے سبب زردی مایل ہو جاتی ہیں جب یہ ٹوٹ جاتی ہیں تو چھوٹے چھوٹے چھلکے اور کھرنڈ باقی رہجاتے ہیں کبھی کبھی ان پھنسیوں اور کھرنڈوں کی اس قدر کثرت ہوتی ہے - کہ ناتجربہ کار معالج کو چیچک یا خارش کا مغالطہ ہو جاتا ہے ÷

اگر ڈسٹمپر کے ہمراہ رعشہ اور فالج بھی پیدا ہو جائیں تو ڈسٹمپر کے علاج کیساتھ

اُن کا علاج بھی حسب معمول کرنا چاہیئے۔ کچلے کا ست یا جوہر بھی حسب مناسب استعمال کرنا چاہیئے۔ اور تار بجلی بھی بعض معالج اول پوٹاسی آیوڈایڈ استعمال کرکے بعد میں کچلے کا استعمال کرتے ہیں +

اب اس بات کی تاکید و تکرار کہ کچلا کتی پر کیا اثر کرتا ہے وٹیرنیری اسسٹنٹوں کے لئے بیفائدہ ہے کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کچلا اگر بے احتیاطی اور بیقاعدگی سے یا زیادہ مقدار میں دیا جائے تو فوراً زہر کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں لیکن چونکہ یہ کتاب عام شایقین کے لئے بھی ویسی ہی مفید اور ضروری ہے۔ جیسی کہ وٹیرنیری اسسٹنٹوں کے لئے اس لئے اُنہیں ہر ایک احتیاط سے خواہ وہ اہل فن کے نزدیک بالکل آسان اور سہل ہو اچھی طرح آگاہ کر دینا مناسب سمجھا ہے۔ کچلے کے زاید استعمال سے اگر مریض میں زہر کے علامات پیدا ہوں۔ تو فوراً کچلے کا استعمال بند کرکے پوٹاسی برومایڈ اور پوٹاسی آیوڈایڈ کا استعمال شروع کریں۔ کبھی ان کے ہمراہ کلورل بھی ایزاد کیا جاتا ہے۔ اور اس سے فوراً زہر کے علامات رفع ہو جاتے ہیں۔ کچلے کی زہر سے تشنج اور جھٹکے شروع ہو جاتے ہیں +

علاوہ اندرونی علاج کے رعشہ اور فالج کا مقامی علاج بھی (بلسٹر۔ سٹیبن وغیرہ) ہونا چاہیئے +

جب مریض روبصحت ہو۔ تو عمدہ غذا اور مچھلی کا تیل مع عرق فولاد دیں اور ورزش کرائیں +

فایدہ۔ علاج کی نسبت اس مرض کے روکنے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ تندرستوں کو مریض جانور کے پاس نہ جانے دیں۔ اور نہ مریضوں کے خدمتگاروں کی آمد و رفت تندرست کتوں کے پاس ہونی چاہیئے تازیخانہ ہمیشہ صاف خشک اور ہوادار رہے کتوں کو پوری اور باقاعدہ ورزش کرائیں خوراک صاف

باقاعدہ اور پوری مقدار میں دیں۔ اور اگر کسی جانور پر اس مرض کا شبہ ہو تو اُسے فوراً علیحدہ کر کے اُس کا باقاعدہ علاج شروع کریں۔ اگر ابتدائی درجہ میں غفلت کی جائے۔ تو سخت عوارض پیدا ہو جاتے ہیں اور مرض کا روکنا مشکل ہو جاتا ہے +

۲۔ سرا یعنی پھیپڑا یا پورانہ

سرا کی مرض کتنوں میں بہت ہوتی ہے۔ اس مرض کی اصلیت باریک کرموں سے ہے جو خون میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور سرا کے مریض کے خون کی ایک بوند لیکر اگر آلہ خوردبین کے نیچے دیکھا جاوے تو اُس میں بہت سے باریک لمبے کرم اِدھر اُدھر تیرتے پھرتے دکھائی دینگے۔ کتنوں میں یہ کرم اس طرح داخل ہوتے ہیں۔ کہ مرطوب چراگاہوں اور کنارہ دریا کی دلدلی زمینوں پر جو گدھے خچر اور دیابو پالے جاتے ہیں۔ اُن میں یہ مرض نمودار ہوتی ہے۔ اور اُن کی لاش وغیرہ کے کھانے سے کتنوں میں کیڑے چلے جاتے ہیں۔ جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ اس مرض کی چھوت زیادہ تر مکھیوں کے وسیلہ سے پھیلتی ہے یہ مرض برسات کے بعد اور خزاں کے موسم میں جبکہ مکھیاں بکثرت ہوتی ہیں عموماً دیکھی گئی ہے اور ہمیشہ مزمن شکل میں پیدا ہوتی ہے

علامات۔ بخار جو ہمیشہ متغیر حالت میں یعنی گاہے کم گاہے زیادہ ہوتا ہے اس کا سبب یہ ہے۔ کہ مریض کے خون میں ان کرموں کی متواتر فصلیں ہوا کرتی ہیں۔ یعنی کبھی تو کرم زیادہ اور کبھی کم۔ اور پھر معدوم ہو جاتے ہیں اور کچھ وقفہ کے بعد یکدم پھر پیدا ہو جاتے ہیں۔ بس جب خون میں ان کی کثرت ہوتی ہے تب بخار اور باقی علامات تیز ہوتے ہیں اور جب کرم معدوم ہو جاویں تو بخار فرو ہو جاتا ہے ظاہر اجھلیاں پھیکی۔ زرد۔ آنکھ کی جھلی پر خون کی سرخ چتیاں۔ چھاتی پیٹ گردن کے نیچے کبھی اطراف پر ورم نہیں۔ اشتہا برابر جاری رہتی ہے لیکن مریض

دن بدن ناتوان اور لاغر ہوتا جاتا ہے۔ آنکھوں سے آنسو جاری۔ سُستی۔ ناک سے اخراج۔ رفتہ رفتہ ضعف سے اشتہا بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور ۲ ہفتہ سے ۲ ماہ کے اندر خستہ ہو کر جانور تلف ہو جاتے ہیں یہ مرض قدرتی طور پر خواہ ٹیکا کرنے سے سب قسم کے جانوروں کو ہو جا سکتی ہے لیکن گائے بیلوں کو اس مرض کی بڑی برداشت ہوتی ہے۔ ان کے بعد اونٹوں کو بھی برداشت ہے۔ ان سے کم گھوڑوں۔ گدھوں اور خچروں کو۔ اور ان سے کم کتوں کو اور گو سم دار جانوروں کو اس مرض کی کسی قدر برداشت ہے تاہم آخیر ہلاکت پر ختم ہوتی ہے اور مریض کے مرجانیکے بعد بھی دیر تک لاش میں کرم زندہ رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ جو مشاہدہ ہم نے کیا ہے۔ وہ اس بات کا پورا موید ہے۔ مثلاً کتے کے خون کی ایک باریک بوند لیک اُسے اگر صبح کو خوردبین کے نیچے لگا یا گیا تو شام تک (۹ گھنٹہ کے بعد تک) دیکھنے سے اُس کے نیچے کرم اپنی تیز لرزان حرکت سے تیرتے پھرتے دکھلائی دئے اور مرے نہیں یہ مرض لا علاج ہے۔ اور مریضوں سے تندرست میں پھیلتی جاتی ہے مریض کو فوراً تندرستوں سے علیحدہ کردیں۔ اُسے ہلاک کر کے اس کی لاش کو مدفون کر دیں یا جلا دیویں۔ سرا کا مریض کتا خطرناک ہے اس سے اور جانور مثلاً گھوڑوں کو یہ یہ مرض بذریعہ مکھیوں اور ٹیکا کے فوراً ہو جانیکا خوف ہوتا ہے ✤

۳۔ انتھرکس یعنی کاربنکل کا مرض

کتے کو کاربنکل کا پھوڑا قدرتی طور پر ہوتا ہوا نہیں دیکھا گیا ہاں جب کتے انتھرکس کے مریض گھوڑے یا مویشی کا گوشت کھاویں تو اُن میں بھی یہ مرض ظاہر ہوتا ہے۔ اِلّا یہ یقینی امر نہیں کہ ہمیشہ ہو جاوے ✤

اگر انتھرکس کے مریض کی لاش کا خام گوشت کتے کھاویں تو عموماً اس مرض کا

خوف زیادہ ہوتا ہے۔ اور گداز شدہ گوشت سے بہت کم خوف ہوتا ہے اگر کتے کے منہ پر آلائش مرض کی لگی ہوئی ہو۔ اور اس حالت میں کسی انسان کو کاٹے تو اسی مرض کا ٹیکا لگنے کا بڑا خوف ہے۔ اگر کتا اس مرض میں مبتلا ہو۔ تو علامات ذیل پائی جاتی ہیں درد شکم سے بے چینی۔ قے اور بدبودار خونی اسہال۔ سخت کمزوری اور ناتوانی ایکدم ہو جاتی ہے۔ بھوکھ بند ہو جاتی ہے۔ سر اور گلے پر آماس نکل آتا ہے۔ بخار تیز ہوتا ہے اور جسم میں تشنج ہوتا ہے۔ گاہے منہ کے اندر ہونٹوں پر اور زبان پر چھالے۔ جسم کے کسی حصہ پر کاربنکل کا ورم پیدا ہو جاتا ہے جو جلد بڑھ جاتا ہے اگر یہ کاربنکل سر پر ہو تو جانور کو بدصورت و بدنما بنا دیتا ہے۔ ورم کے سبب آنکھیں ڈوب جاتی ہیں گلے پر آماس بہت ہو تو دم گھٹتا ہے کاربنکل کی رسوئی میں جلد مُردار شروع ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ بے حواسی و بیہوشی درد شکم سے مریض چیختا ہے اور عذاب لیکدم مر جاتا ہے پوسٹ مارٹم یعنی علامات بعد وفات اس مرض کے مثل اور جانوروں کے ہوتے ہیں۔ اور یہ مرض لاعلاج ہے ٭

باب ۹۔ امراض خون

رقت خون

جب کسی جانور کا جسمانی خون پتلا ہو جاوے اور کمزوری ہو تو اُسی اصطلاح میں انیمیا کہتے ہیں

اسباب۔ خراب اور ناقص پرورش۔ بے اجتماع۔ مرطوب اور میلی کچیلی جگہ کی سکونت جہاں تازہ ہوا کی آمد و رفت نہ ہو۔ دیرپا بدہضمی۔ ہمیشہ تنگ اور اندھیری جگہ میں رکھنا اور ورزش نہ کرانا۔ عرصہ تک کسی مرض میں مبتلا رہنا وغیرہ ٭

علامات۔ مریض کمزور۔ کسی قدر دبلا۔ منہ۔ ناک اور آنکھ کی ظاہری جھلیاں۔ بے خون اور پھیکے رنگ کی۔ زبان سفید اور خشک۔ اطراف سرد۔ گاہے ٹانگوں پر

ورم - ہاضمہ خراب - گاہے اشتہا کم - کبھی اورام امتلائی بھی پیدا ہو جاتے ہیں ✣
علاج - اسباب کو روکنا - عمدہ صاف پرورش کرنیوالی غذا دینا - تازہ ہوا - روشنی - ورزش - مرکبات فولاد مثل سلفیٹ آف ایرن ٹنکچر اسٹیل وغیرہ ہمراہ چرائیتہ اور جنشن وغیرہ کے دیں - کاڈلیور آئل بھی مفید ہے ✣

واضح ہو کہ کتوں کے لئے بھی تازہ ہوا - روشنی - ورزش - مناسب اور صاف خوراک - اور صاف پانی کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسی کہ انسانوں کے لئے - اگر اُن کو ان باتوں سے محروم رکھا جائے تو وہ مریض ہو جاتے ہیں خون جو ایک زندگی بخش اور جسم کے پرورش کرنیوالی رطوبت ہے اگر اُس کو تازہ ہوا (اوکسیجن) اور عمدہ صاف غذا کا بدل روزمرہ ملتا رہے تو وہ صاف - جلی سُرخ اور پرورش کرنیکے قابل رہتا ہے اور اگر تازہ ہوا سے (باوجودیکہ غذا بھی عمدہ دیجاوے) محروم رکھا جاوے تو وہ پتلا اور پھیکے رنگ کا ہوتا ہے - یعنی اُس کا آبی جزو زیادہ اور سُرخ دانے کم ہو جاتے ہیں - اور اس لئے جسمانی پرورش اچھی طرح نہیں کر سکتا - اور جانور پژمردہ ہو جاتا ہے ✣

کثرت خون

اگر کتوں کو نہایت عمدہ اور بہت خوراک دیجاوے اور اُن کی صحت اور قوت ہاضمہ اچھی ہو تو وہ بہت فربہ اور موٹے ہو جاتے ہیں یعنی اُنکے جسم میں بہت سا فالتو خون پیدا ہو جاتا ہے مگر جب اُن کو ورزش کا موقع نہ دیا جائے اور بیکار باندھے رکھیں تو کثرت خون (پلیتھرا) کے سبب ظاہری جھلیاں سُرخ - جسم سست - چمڑا سرخ اور گرم - نبض پُر - گاہے قبض وغیرہ دیکھے جاتے ہیں - اور اس حالت میں جانور کئی امراض کا مستعد رہتا ہے ✣

علاج ۔ کمی خوراک ۔ آہستہ آہستہ ورزش کو بڑھانا ۔ کبھی کبھی مسہل دینا وغیرہ +

وجع مفاصل

گنٹھیا یا جوڑوں کا درد بھی کتوں میں اکثر دیکھا جاتا ہے ۔ یہ مرض ایک زہریلے مادے یا تیزاب (لیکٹک ایسڈ) سے شروع ہوتا ہے جو جسم میں پیدا ہو کر جوڑوں اور عضلوں کی ریشہ دار بناوٹ میں درد پیدا کر دیتا ہے یہ ایک نوبتی مرض ہے اور ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری کو مریض کر دیتا ہے (مٹا سٹاٹک) +

اسباب ۔ نمی اور سردی اس مرض کے عام سبب ہیں خاصکر موسم برسات بہار ۔ اور خزاں میں جبکہ اچانک بارش کے سبب سردی ہو جاوے اور پسینا جسم میں رک جاوے یا جانور کو سرد اور مرطوب جگہ میں رکھا جاوے تو گنٹھیا کا مرض پیدا ہو جاتا ہے ۔ کبھی ڈسٹمپر یا مرض انفلوا ینزا میں بطور پیچیدگی کے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے یہ مرض یا تو سخت (اکیوٹ) اور یا کہنہ اور خفیف (کرانک) شکل اختیار کرتا ہے ۔ اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ پہلے مرض حادہ یعنی سخت شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور خود بخود یا علاج کرنے سے سخت علامتیں اور شدید درد رفع ہو جاتا ہے مگر خفیف اور کہنہ حالت تمام عمر باقی رہتی ہے اگر ایک دفعہ یہ مرض رفع ہو جاوے تو اس کے عود کرنے اور دوبارہ ہو جانیکا ہمیشہ خوف رہتا ہے اور اگر سخت حالت میں ظاہر ہو تو اس سے دل یا دماغ کے مریض ہو جانیکا ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے اور دل یا دماغ کے مرض سے موت واقع ہوتی ہے +

علامات ۔ اگر مرض جوڑوں میں ہو ۔ تو مریض جوڑ گرم ۔ پر درد ۔ اور سوجے ہوئے ہونگے ۔ چلنے پھرنے میں تکلیف ۔ چیخنا ۔ نبض تیز ۔ اور جھونکے سے چلتی ہے ۔ بے آرامی ۔ ابتری ۔ سانس سے بدبو ۔ قبض ۔ پیشاب تھوڑا اور گاڑھا ۔ اور

ترش (لٹمس پیپر کا امتحان کرو) ✤

اگر کمر مریض ہو تو مریض پیٹھ خمدار کرکے اور آہستہ آہستہ چلتا ہے جیسے فالج کے مرض میں کمر پر دبانے سے درد۔ قبض سخت۔ جانور چلنے پھرنے کی خواہش نہیں کرتا ✤

اگر کندھے مریض ہوں تو اگلے اطراف جکڑے ہوئے اور اگلے پیروں سے چھوٹے قدم چلتا ہے اور مرض کی شدت کے موافق بخار بھی ضرور ہوتا ہے ✤

یاد رکھو کہ اس مرض میں یہ خصوصیت ہی کہ ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ اور پھر اس کو چھوڑ کر اور جگہ کو مریض کرتا ہے ✤

علاج۔ چونکہ اس مرض کے زہریلے مادے (ایلیک ٹک ایسڈ) کی خاصیت ترش ہے اس لئے سب کھاری نمک جو اُس کی ترشی کو زایل کریں اس مرض میں بہت مفید ہیں مثلاً بائی کاربونٹ آف پوٹاس اور سوڈا ۱۵ سے ۲۰ گرین تک یا قلمی شورہ ۵ سے ۲۰ گرین تک پانی میں حل کرکے دو یا تین دفعہ دن میں دیں اگر جلد آرام نہ ہو تو اُس کے ساتھ کالچیکم کا سفوف ۵ گرین ملا کر دیں ابتدا میں ایک نمکین جلاب (سلفٹ آف مگنیشیا یا سلفٹ آف سوڈا کا) دیں۔ مریض حصہ پر گرم ٹکور۔ اور درد موقوف کرنیوالے روغن (تارپین لینیمنٹ۔ کلورافارم لینیمنٹ۔ سوپ لینیمنٹ وغیرہ) کی مالش کریں۔ مریض کو گرم۔ خشک اور صاف جگہ میں رکھیں۔ غذا میں دودھ بائی کاربونٹ آف سوڈا۔ یا لایم واٹر ملا دیا کریں ✤

خفیف قسم کا وجع المفاصل ایک لمبا اور دیرپا مرض ہی گو درد و تکلیف کم ہو مگر مرض جسم میں گھر کر جاتا ہے اگر جوڑوں میں ہو تو وہ موٹے۔ سخت اور بیڈول ہو جاتے ہیں اور جانور رک رک کر چلتا ہے اور جب مشرقی یا شمالی سرد اور مرطوب ہوا چلے۔ یا مریض کو بہت سردی لگے۔ تو جوڑوں کے ورم گرم او پر درد ہو جاتے ہیں۔ گویا دورہ سردی کے سبب از سر نو زور پکڑتا ہے اور

جوڑوں میں جلن شروع ہوجاتی ہے ✣

علاج - وجع مفاصل کی اس پرانی قسم میں کاربونٹ آف ایمونیا ۴ گرین تک اور پوٹاسی آیوڈائڈ ۵ سے ۸ گرین تک دو دفعہ روزمرہ پانی میں حل کر کے پلاویں - مریض جوڑوں پر ایمونیا لینیمنٹ یا تارپین لینیمنٹ کی مالش کریں - نسخہ ذیل بھی بہت مفید ہے ✣

نسخہ پوٹاسی آیوڈائڈ	۵ گرین
سوڈی بائی کارب	۵ گرین
سالی سیلیٹ آف سوڈا	۵ گرین

پانی میں حل کر کے دو یا تین دفعہ دن میں دیں - سالی سین اور سوڈی سالی سیلاس اس مرض میں خاص اثر رکھتے ہیں ✣

باب ۱۰

خنازیر یا ہنجیراں

کتوں میں مرض خنازیر بھی جسے پنجابی میں ہنجیراں کہتے ہیں دیکھا گیا ہے اس لئے اس کا بیان ضروری ہے - انسان کی طرح کتوں میں بھی یہ مرض اکثر جوانی سے پہلے پہل ظاہر ہوتا ہے ✣

اسباب - ماں باپ سے پشتینی اثر - خراب اور ناکافی خوراک - خراب مرطوب میلی جگہ میں بند رکھکر جانور کو پالنا - سردی ۔ لمبے اور کمزور کرنے والے مرض میں مبتلا ہونا وغیرہ ✣

علامات - بیمار دبلا اور بے رونق - بال خشک اور سخت - پیٹ پڑا اور لٹکا ہوا - آنکھوں میں پانی بھرا رہتا ہے - آنکھوں کے گوشوں میں آلایش لگی رہتی ہے - مرض دیرپا ہے - کبھی عرصہ تک جاری رہتا ہے - اور کبھی پھیپھڑے میں ترقی

کر کے جانور کو جلد ہلاک کر دیتا ہے ✣

اس مرض کی اصلیت باریک جاندار نباتی اجسام یا ذروں سے ہے جو اندرونی اعضا۔ گلٹیوں۔ ہڈیوں وغیرہ میں داخل ہو کر اُس جگہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا کر دیتے ہیں جن کو اصطلاح میں ٹیوبرکل کہتے ہیں یہ ٹیوبرکل چھونے سے سخت مثل کنکر کے پائے جاتے ہیں اور اکثر مٹی اور چونے کے اجزا سے مرکب ہوتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ پیپ میں تبدیل ہو کر دمل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اگر جلد کے نیچے کی گلٹیوں میں یہ مادہ جمع ہو کر رسولی یا دمل کی صورت اختیار کر ے تو اُسے اسکرافیولس ٹیومر کہتے ہیں پرانے زمانہ کے طبیب اسی رسولی کو خنازیر کہتے ہیں گو وہ اس مرض کی چھوت اور نسبی ہونے سے واقف تھے۔ مگر یہ بات اب حکمائے فرنگ کی تحقیقات سے معلوم ہوئی ہے کہ سل (تھائی سس کنزمپشن) بھی اسی بیماری کی ایک شکل ہے ✣

جن بچوں کی پرورش اچھی طرح نہ ہو اور خراب غذا پاویں اور اُن کے جسم میں خنازیری مادہ بھی کسی قدر موجود ہو تو وہ مادہ جلد ترقی کر جاتا ہے اور آنتوں سے غذا کا ست جذب کرنیوالی رگوں (لکٹیلز) کی گلٹیاں اس مادہ سے پُر ہو کر سخت اور ٹھوس ہو جاتی ہیں اس لئے ان میں غذا کے ست کو پکا کر آگے بھیجنا جو ان کا قدرتی فعل ہے انجام نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ خنازیر کا مریض ہمیشہ دُبلا اور کمزور رہتا ہے کیونکہ اُس کے جسم کی پرورش کا قدرتی سلسلہ (جب کہ مذکورہ بالا گلٹیوں کا بھی حال رہے) ناقص یا بند ہو جاتا ہے ✣

علاج۔ اس مرض کے علاج کی نسبت پہلے مرض کی روک اور حفظ صحت کا خیال رکھنا ضروری ہے مریض کو عمدہ غذا۔ کاڈلیور آئل۔ مرکبات فولاد۔ اور پوٹاسی آیوڈائیڈ دینا چاہیے۔ آیوڈین خنازیری پیداوار کو جو گلٹیوں اور اعضا وغیرہ میں موجود ہے۔ جذب اور معدوم کرنے کے لئے اچھی دوا ہے قوت بحال

رکھنے اور عمدہ پرورش کرنے کے لئے فولاد و روغن ماہی مفید ہے۔ صفائی۔ تازہ ہوا۔ صاف پانی۔ روشنی۔ اور ورزش ضروریات سے ہے۔ گلٹیوں اور رسولیوں پر ٹنکچر یا لینیمنٹ آیوڈین لگانا چاہئے *

اگر مرض کا بیج تھوڑا ہو اور ابتدا میں باقاعدہ علاج کیا جاوے تو شفا کی امید ہے مگر جب مرض کا مادہ جسم میں ترقی کر جاوے اور مریض ردی حالت میں ہو۔ تو علاج سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا *

اور یاد رکھو۔ کہ ایسے کتے سے نسل کشی لا حاصل ہے کیونکہ خواہ نر یا مادہ ہو اس کی نسل میں اس مرض کا بیج ضرور ہوتا ہے *

کتوں میں مرض خنازیر

(جو انڈین وٹیرنیری جرنل ماہ جولائی سنہ ۱۹ء میں دیا گیا)

اس مرض کو انگریزی اصطلاح میں ٹیوبرکیولرسس اور اسکرافیولا کہتے ہیں۔ یہ بڑا خبیث مرض ہے اور سب قسم کے جانوروں اور انسان میں مختلف شکلوں میں ہو کر پیدا ہوتا ہے۔ پشتنی اور متعدی یعنی چھوت سے پیدا ہونیکی خاصیت رکھتا ہے *

غالباً سب قسم کے جانوروں میں سے ایک کتا ہی ہے جو باوجود موجودگی اسباب مرض ہذا کے اس مرض سے محفوظ رہتا اور مرض کا مقابلہ کرتا ہے۔ مثلاً جنگلی اور آوارہ کتوں کی خراب نامعقول خوراک متواتر فاقہ کشی موسمی شدائد کا عذاب ناکافی اور غیر مقرر و غیر مہیا خوراک کی مداومت۔ گندے میلے چھپڑوں کا پانی پینا۔ اور اس مرض کے مریض جانوروں کی لاشوں کو کھانا اس بات کے متقاضی ہیں۔ کہ یہ سب کے سب کتے ایک دم اس مرض میں مبتلا ہو جاویں

مشاہدہ اور روزمرہ کا تجربہ اس کے خلاف ہے۔ سب قسم کے گوشت خوار جانور
اس مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اور کتے جب اس مرض کے مردہ جانوروں کی
لاشوں پر گذر کریں۔ یا مریض انسان کا پس خوردہ۔ بلغم اور قے کا مواد کھاتے
جاویں۔ تو مریض ہو جا سکتے ہیں۔ اگر خنازیر کی مریض گائے کے دودھ پر کتا پالا
جاوے۔ تو اس سے بھی مرض اُس میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اور بقول پروفیسر
ولیم صاحب خنازیر کے بیمار کتے سے اُس کے مالک کو مرض پہنچنے کا اندیشہ بھی
بالکل قرین قیاس ہے۔ کیونکہ جس پالتو کتے کو یہ مرض ہو۔ اور مالک اُسی اپنے
کمرہ میں رکھے۔ تو مریض کتے کھانستے اور مرض کا مواد نکالتے رہتے ہیں۔ جو
مالک کے بستر پر یا اُسکے قریب فرش پر گرتا رہتا ہے۔ اور وہی مادہ مرض کا براہ
غذا یا تنفس مالک کے جسم میں پہنچکر مرض کا باعث ہوتا ہے۔ لہذا ایسے کتے
جن پر مرض خنازیر کا شبہ ہو۔ بالکل نہ رکھنے چاہیئے +

خنازیری مادہ کا زور عموماً غدود جاذبہ پر ہوتا ہے۔ جو متورم۔ سخت اور
ٹھوس ہو جاتی ہیں۔ رفتہ رفتہ اُن میں غلیظ زردی مایل سفید پیپ پیدا
ہو جاتی ہے جس میں خنازیر کا مادہ بھی ملا ہوا ہوتا ہے۔ گویا محدود قسم کے دنبل
بنجاتے ہیں۔ اندرونی اعضا جن کی ساخت غدود کی طرح ہے مثلاً جگر۔ تلی۔
شش وغیرہ سب اس مرض سے ماؤف ہو سکتے ہیں اور شش میں اس مادہ کی
پیدایش سے وہ مُہلک اور منحوس مرض ظاہر ہو جاتی ہے جس کو تھائی سس اور
کنزمپشن کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ علاوہ بریں جوفوں کی سیرس جھلیوں پر
بھی یہ دانہ دار ساخت پیدا ہو سکتی ہے +

علامات۔ ظہور مرض خنازیر میں مریض جانور باوجود اچھی غذا پانے کے
دبلا اور کمزور رہتا ہے دوڑنے سے جلد دم کرنے لگتا ہے۔ ہر وقت فرسودہ اور سست

بیٹھا رہتا ہے اگر ششش بھی مریض ہو (جو ہمیشہ کچھ نہ کچھ ہوا ہی کرتا ہے) تو کھانسی
کی شدت سے قے۔ جب ششش میں دنبل پیدا ہو جاویں تو بلغم کے ہمراہ پیپ بودار
خارج ہوتی ہے اگر مرض کا حملہ حادہ ہو۔ تو علامات کسی قدر مرض نمونیہ کے مشابہ
ہوتی ہیں۔ دم لینے میں تواتر اور تنگی۔ خوراک میں ایکدم کمی۔ بخار تیز۔ اگر مرض کہنہ
ہو۔ تو دھیمی چال پر ترقی کرتی ہے اور بجز لاغری و ناتوانی کے اور علامات تکلیف
کے کم ہوتی ہیں۔ مریض دن بدن گلتا چلا جاتا ہے۔ مگر اشتہا ایک دم بند
نہیں ہوتی *

اگر مریض کے آلایش اور مواد بلغم وغیرہ سے تندرست جانور کو ٹیکا کیا جاوے
تو مرض پیدا ہو سکتی ہے۔ اور اگر تشخیص مرض مشتبہ ہو۔ تو ادویہ ٹیوبرکولین کے ٹیکا
کرنے سے کتوں میں بھی ری اکشن۔ یعنی زیادتی حرارت جسمانی کا تغیر مویشی کی طرح
ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اور کہنہ حالتوں میں آخر اندرونی جوفوں مثلاً شکم اور صدر
میں اجتماع رطوبت ہو جاتا ہے۔ مرض کی خفیف صورتوں میں کبھی اس طرح بھی
ہوا ہے۔ کہ جانور کی زندگی میں کوئی نشان مرض کا نہیں دیکھا گیا اور بعد مرگ
لاش کا امتحان کرنے سے خنازیری مادہ کا انجماد اندرونی اعضا میں پایا گیا۔
اگر مریض کے ششش کی رطوبت اور ماؤف غدود کے مواد کو زیر خوردبین امتحان
کیا جاوے تو خنازیر کے بیسی لس پائے جاتے ہیں۔ جب یہ مرض مستقل طور پر پیدا
ہو جاوے تو لاعلاج ہے۔ اس کا حفظ ما تقدم اور پیش بندی ضروری ہے۔
عمدہ اور باقاعدہ پرورش سے اس مرض کا حملہ رک جاتا ہے۔ جن جانوروں پر
اس مرض کا شبہ ہو۔ ان کو تندرستوں سے علیحدہ کر کے عمدہ پرورش کرنیوالی
غذا۔ دودھ۔ بیضہ مرغ۔ یخنی اور مچھلی کا تیل دیویں *

باب ۱۱۔ ہڈی کے نقصانات

ہڈی کا ٹوٹ جانا

اس کو انگریزی میں فریکچر کہتے ہیں۔ کتا اکثر اوقات مختلف اسباب سے اس حادثہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اگر ہڈی ٹوٹ جاوے اور چمڑے میں زخم پیدا نہ ہو تو اُسے سادہ شکست کہتے ہیں اور اگر چمڑے میں زخم ہو کر ہڈی برہنہ ہو جاوے۔ تو یہ مرکب شکست ہے اور اس کا علاج بھی مشکل ہے کیونکہ زخم میں ہوا داخل ہو جاتی ہے اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کی جلد سکڑ جاتی ہے اس واسطے زخم کے بھرنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ کبھی غفلت اور علاج کی بیقاعدگی سے ہڈی میں مردار شروع ہو جاتا ہے۔ کبھی ہڈی ایک جگہ سے ٹوٹتی ہے اور کبھی کئی جگہ سے ٹوٹ کر بہت سے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ موخر الذکر بھی خراب ہے کیونکہ ہڈی کے بہت سے ٹکڑوں میں اتصال یعنی ملاپ جلد پیدا نہیں ہوتا۔ اور کبھی جلن ہو کر دل پیدا ہو جاتا ہے اور پھوٹ پڑتا ہے اگر ہڈی کا ایک چھوٹا ٹکڑا ٹوٹ کر علیحدہ ہو جاوے۔ تو وہ ایک غیر چیز کی طرح خراش کرتا ہے۔ جلن پیدا ہو جاتی ہے - اور رفتہ رفتہ اُس جگہ مواد پیدا ہو کر زخم پھوٹ پڑتا ہے اور جبتک یہ ہڈی کا ٹکڑا (سیکواسٹرم) خارج نہ کیا جاوے زخم کا التیام نہیں ہوتا۔ بلکہ ناسور کی طرح ہر وقت گندا مواد اُس سے رستا رہتا ہے +

چھوٹی عمر کے کتوں میں ایک اور قسم کی شکست بھی ہوتی ہے جس کو انگریزی میں پارشل یا گرین اسٹک فریکچر کہتے ہیں اس میں لمبی ہڈی ایک طرف سے کچھ ٹوٹ جاتی ہے اور کچھ ملی رہتی ہے جیسا کہ ایک ہری لکڑی کو خم دیں تو وہ ٹوٹ تو جاتی ہے مگر بالکل دو نہیں ہوتی +

علامات - عموماً یہ حادثہ ٹانگوں کی ہڈیوں میں ہوا کرتا ہے - اگر کسی ٹانگ کی کوئی ہڈی ٹوٹ جاوے تو کتا لنگڑا ہو جاتا ہے مریض ٹانگ میں سخت درد او لرزہ ہوتا ہے ہاتھ لگانے یا ٹٹولنے سے مارے درد کے جانور چیختا ہے - مقام شکست پر ورم ہو جاتا ہے ہاتھ سے امتحان کرنے پر ٹوٹی ہوئی ہڈی فوراً معلوم ہو جاتی ہے کیونکہ مریض ٹانگ ہلانے سے ہر طرف حرکت کر سکتی ہے اور نیز ہڈی کے ٹوٹے ہوئے سرے آپسمیں چٹخنتے ہیں ٹانگ بیڈول ہو جاتی ہے اور کسی قدر چھوٹی بھی ہو جاتی ہے ÷

علاج - ٹوٹی ہوئی ہڈی کے سرے درست کر کے اُن پر کھپاچیں (اسپلنٹ) لگا دیں اور اوپر پٹی باندھیں - اگر ہومرس ہڈی یا فیمر ہڈی ٹوٹ جاوے تو اُس پر کھپاچیں اور پٹی لگانے میں کسی قدر تجربہ کاری و احتیاط درکار ہے کیونکہ اگر معمولی طور پر پٹی کس دی جاوے تو فوراً کھسک جاتی ہے ÷

اس حادثہ کے علاج میں یہ ضروری ہے کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے اپنی اصلی جگہ اور وضع پر بٹھا دیں پھر اُس پر پٹی لگا دیں اور جبتک ہڈی جڑ نہ جاوے پٹی نہ کھولیں - اور عموماً دو ہفتہ تک مریض ٹانگ کو بالکل آرام میں رکھیں کیونکہ اگر اس میں حرکت جاری رہیگی - تو ہڈی میں اتصال (کیلس) پیدا نہیں ہوتا ÷

کتوں میں ٹوٹی ہوئی ہڈی کا اتصال بہت جلد ہوتا ہے اور جو کتے کسی قدر زیادہ شعور اور ہوش رکھتے ہیں وہ مریض ٹانگ کو جبکہ اُس پر کھپاچیں اور پٹی باندھ دی جائے - خود بخود آرام میں رکھتے ہیں ÷

اب یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ پٹی بہت کسکر نہ باندھیں ورنہ دوران خون کے رُک جانے سے جلن اور مرا ر پیدا ہو جانیکا خوف ہے کیونکہ میں نے دو موقعوں پر یہ خراب اور لاعلاج حادثہ بچشم خود دیکھا ہے یعنی ایک کتے کی اگلی داہنی ٹانگ کی ریڈیس ہڈی ٹوٹ گئی اور اُس پر ایسی کسکر پٹی باندھی گئی کہ اُسکی ٹانگ کے

نچلے حصہ کا دوران خون بند ہوگیا۔ بیچارہ جانور دو تین روز تک اسی حالت میں رہا آخر اُسکے پنجہ میں مردار (گنگرین) شروع ہوگیا اور خراش کے سبب جانور نے اپنے پنجہ کو خود نوچ ڈالا۔ جانور کا معالج اور ڈریسر دونوں اس حال سے بالکل بیخبر رہے اور خدمتگار مہتر نے اُس وقت رپورٹ کی جبکہ مریض بالکل لاعلاج اور ابتر حالت میں ہو چکا تھا۔ آخر وہ جانور مالک کی اجازت سے ہلاک کیا گیا +

دوسرے کتے کی ہسٹری بھی قریب قریب اسی طرح ہے جو بیان ہو چکی ہے +

کھپاچ۔ بانس یا کسی اور لکڑی کی بنائی جاتی ہے اور اُس پر باریک سن یا روئی لپیٹ دیتے ہیں تاکہ اُسکے سرے ٹانگ کو زخمی نہ کریں کھپاچ کی طوالت اُس جگہ کے مناسب ہونی چاہیئے۔ جہاں لگانی منظور ہو +

علاوہ لکڑی کے چمڑے اور گتا پرچہ کے بھی کھپانچیں بنتی ہیں گتا پرچہ کا ٹکڑا ضرورت کے موافق کاٹ کر تیز گرم پانی میں بھگو دیں۔ یہ بالکل نرم ہو جاویگا۔ تب مریض ٹانگ پر جس پر پہلے پٹی بندھی ہوئی ہو۔ خوب لپیٹ دیں وہ سرد ہو کر پھر اکڑ جائیگا۔ کبھی پٹی پر پلاسٹر آف پچ۔ پلاسٹر آف پیرس۔ یا نشاستہ کی لُبدی بھی لگا دیتے ہیں۔ جو خشک ہونے پر پٹی کو اکڑا کر کھپاچ کی طرح سخت بنا دیتی ہے لیکن یاد رکھو۔ کہ اگر نشاستہ کی لبدی لگائی جاوے۔ تو اُس کے اوپر کوئی کڑوی چیز مثل مصبر وغیرہ کا عرق لگا دیں۔ ورنہ کتا اُسے کاٹ کر کھا جاویگا +

کھپاچ لگانے سے صرف یہ غرض ہو کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کو ایک جگہ قایم رکھیں +

کھپاچ کے لگانے کا یہ طریقہ ہے کہ ٹانگ پر پہلے ایک چھوٹی سی پٹی باندھیں۔ بعد ازاں ٹانگ کو کھینچکر شکست کو اپنی جگہ بٹھاویں اور اُس کے گرد تین یا چار کھپانچیں رکھکر اُن کو ایک فیتہ وغیرہ سے اٹکا دیں اور اُس پر ایک اور پٹی باندھیں +

اگر ریڑھ یا کمر کا فقرہ ٹوٹ جائے تو حرام مغز کے نقصان سے فالج ہو جاتا ہے +

اگر کھوپری کی ہڈی ٹوٹ کر دماغ کے اندر چلی جائے تو جانور بے حواس اور سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مہلک حالت ہے +

اگر پسلی ٹوٹ جائے۔ تو چھاتی پر کس کر پٹی باندھ دیں۔ تاکہ سانس لینے کے وقت پسلیاں بہت نہ ہلیں۔ اس سے استخوان کی شکست درست ہو جاویگی۔ لیکن اگر پسلیوں کے اندر کیطرف جھک جانے سے ششش زخمی ہو تو مریض مرجاسکتا ہے +

اگر کندھے کی ہڈی ٹوٹ جائے تو کندھے پر دو یا تین چپٹی کھپانچیں رکھکر بیچ پلاسٹر کی پٹی لگا دیں۔ تاکہ وہ کھپانچوں اور کندھے کی چمڑے کیساتھ خوب سٹ جاوے اور



اوپر پٹی باندھ دیں۔ دیکھو تصویر ذیل +

اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی میں حرکت وغیرہ کے سبب اتصال پیدا نہ ہو تو وہاں ایک جھوٹا جوڑ (فالس جائنٹ) پیدا ہو جاتا ہے جو ہمیشہ کے لئے رہتا ہے

اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی کے سروں کو اچھی طرح ملایا نہ جاوے یا کھپانچیں ٹھیک نہ لگائی جاویں تو اتصال ٹھیک نہیں بیٹھتا بلکہ ہڈی میں خم باقی رہجاتا ہے اور ٹانگ ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ اور جب پیر کی ہڈی کے ٹوٹے ہوئے سروں کو اچھی طرح کھینچکر ایک دوسرے پر بٹھایا نہ جائے۔ تو وہ ٹانگ چھوٹی ہو جاتی ہے +

ان دستکاریوں اور حکمتوں کے لئے عملی تعلیم کسی ہاسپٹیل میں ضرور دیکھنی اور سیکھنی چاہئے +

جوڑ کا اکھڑنا یا اتر جانا

اس کو انگریزی میں ڈسلوکیشن کہتے ہیں۔ یہ حادثہ کتوں میں اکثر دیکھا جاتا ہے۔ اور عموماً ٹانگوں۔ کندھے۔ کہنے۔ گھٹنے۔ پچھا۔ ران اور کھوپنچ کے

جوڑ میں پایا جاتا ہے +

اسباب - صدمات - چوٹ - رباط یعنی بند اور عضلے ڈھیلے - پیدائشی بیڈول جوڑ +

علامات - اگر ٹانگ کا کوئی جوڑ نکل جائے - تو وہ جگہ بیڈول ہو جاتی ہے اور وہاں اُبھار یا نشیب پیدا ہو جاتا ہے - ٹانگ چھوٹی - یا سیدھی ہو جاتی ہے - مریض لنگڑا ہو جاتا ہے +

علاج - اس حادثہ کے علاج میں ہاتھ کی مشق اور تجربہ زیادہ تر کارآمد ہے اُکھڑے ہوئے جوڑ کو چڑھانے کے لئے جوڑ کی ہڈیوں کو اُن کے محاذ پر جوڑ کے برخلاف طرف کھینچنا چاہیئے - تاکہ اُن کے سرے (آرٹیکیولر سرفیس) آپس میں درست ہو کر بیٹھ جائیں - مثلاً اگر کندھے کا جوڑ اترا ہوا ہو - تو نوار کا ایک ٹکڑا لیکر پہلے کتے کی چھاتی پر دونوں اگلی ٹانگوں کے درمیان سے پیچھے کو نکالیں اور کمر کے گرد سے گھما کر پھر چھاتی کے سامنے اگلی ٹانگوں کے درمیان سے پیچھے کی طرف بائیں کہنی سے گھما کر اور سامنے کے پیٹ سے نکالکر دونوں سرے اچھی طرح پکڑے رکھیں اب ایک مددگار آرام سے پیر کو سامنے کی طرف کھینچے - تو جوڑ چڑھ جاویگا +

اگر پچھلے کا جوڑ اُتر جاوے تو کھونچ سے اوپر پچھلی ٹانگ کو نیچے کی طرف باہر کے رخ کھینچیں - تاکہ فیمر ہڈی کا سر اسلٹی بیولم کے خانہ میں آجاوے - مگر فیمر کا سر کبھی باہر کبھی اندر کبھی آگے اور کبھی پیچھے کی طرف کھسکتا ہے اس لئے پھر ٹٹولکر امتحان کر لیں اور بعد ازاں جوڑ کو چڑھاویں +

پٹیلا - گھٹنا اور کھونچ کے جوڑ بہت کم اُترتے ہیں +

اُترا ہوا جوڑ چڑھانے کے وقت بہتر ہے - کہ جانور کو کلورافارم سنگھاویں کیونکہ اس سے ایک تو مریض کو درد محسوس نہیں ہوتا - اور دوسرے عمل کی

تکمیل میں سہولت ہوتی ہے +
کتوں کے جسم کو ٹٹولنے اور اُن کے جوڑ چڑھانے وغیرہ میں پہلے اُن کے منہ پر ایک فیتہ باندھ دینا چاہیئے تاکہ وہ کاٹ نہ کھائیں +

باب ۱۲- زخم

بیرونی صدمات اور چوٹ سے جو جسم پر نقصان پہنچے اور چمڑا پھٹ جاوے اُسے زخم کہتے ہیں +
زخم باعتبار شکل سمت اور گہرائی وغیرہ کے کئی قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے مثلاً +
سادہ زخم- جبکہ کسی تیز دہار کے اوزار سے جسم میں ایک سیدھا صاف شگاف ہو جاوے +
گہرا زخم- جبکہ کسی نوکدار کند اوزار سے گہرا زخم پیدا ہو جاوے +
دریدہ زخم- جبکہ چمڑا اور بناوٹ بے ترتیب شکل میں چھل یا پھٹ جائے +
گولی اور چھرّے کا زخم- جو تنگ اور بہت گہرا ہوتا ہے +
زہریلا زخم- جو زہردار جانوروں کے کاٹنے یا زہر داخل کرنے سے زخم پیدا ہو جاوے- وغیرہ +
زخم کا التیام- یا اچھا ہونا کئی طریق سے انجام پاتا ہے +
اول- صاف کٹے ہوئے زخم کا بغیر وسیلہ انگور وغیرہ کے اچھا ہو جانا +
دوم- زخم کے کناروں سے ایک مرمت کرنیوالا مادہ (لیمف) پیدا ہو کر کٹے ہوئے کناروں کو ملا دیتا ہے +
سوم- انگور کے توسّل سے زخم کا اچھا ہونا- جس پر کسی قدر پیپ ہمیشہ پیدا ہوتی رہتی ہے +

چہارم - زخم پر کھرنڈ آجانا جس کے نیچے اندمال شروع ہوتا ہے ✣
انگور سے یہ مراد ہے کہ زخمی سطح پر باریک نیا گوشت دانہ وار شکل میں پیدا ہوتا ہے - اور اُس کے ذریعہ سے زخم کا جوف بھر آتا ہے ✣

سادہ زخم کا علاج بالکل آسان ہے - زخم کو خون وغیرہ سے صاف کرکے اور اُس کے کنارے ملا کر سی دیں مگر احتیاط رہے کہ کسی قسم کا خراب مادہ غیر چیز یا بال وغیرہ زخم میں نہ رہجائیں اور بعدازاں جانور کو ایسا قابو کریں کہ زخم کو چاٹ یا کھجلا نہ سکے اس طرح کسی مرہم یا روغن کے استعمال کی ضرورت نہیں رہتی - صرف صفائی اور سادہ خبرداری سے زخم بغیر انگور کے پیدا ہونیکے اچھا ہو جائیگا - اور اگر احتیاط نہ کی جائے - تو جانور چاٹکر زخم ہلا دیتا ہے - اگر غیر چیز زخم میں موجود ہو تو کنارے جلد نہیں ملینگے - بلکہ انگور کے ذریعہ سے ملینگے جس کے لئے زیادہ زمانہ دوا کا خرچ - اور تکلیف درکار ہے - اور کھرنڈ بھی بڑا پیدا ہوتا ہے جو زخم طریق مذکورہ بالا سے اچھے نہ ہو سکیں کھلے ہوں یا دیرینہ ہوں اُن کو کم سے کم ایک دفعہ دن میں کسی انٹی سپٹک لوشن یا صاف گرم پانی سے دھو دینا چاہئے - اگر زخم بہت گہرا ہو تو پچکاری کے ذریعہ اندر سے دھو ڈالیں - اگر زخم بہت بودار اور پرانا ہو - تو کسی اچھے انٹی سپٹک عرق کی دھار دیر تک اُس پر چھوڑیں - (انٹی سپٹک اریگیشن) اور پھر کسی انٹی سپٹک روغن یا مرہم یا سفوف سے ڈریس کریں ✣

آجکل عمل جراحی میں تین قسم کے انٹی سپٹک لوشن برتے جاتے ہیں - (۱) کاربالک لوشن (۲) بوریسک لوشن (۳) مرکری لوشن - ان میں سے اول الذکر عرق کتوں میں جلد جذب ہو کر زہر کا اثر پیدا کرتا ہے (کیونکہ کاربالک ایسڈ کتوں کے لئے زہر ہے) اور موخر الذکر نیز زہر ہونیکی وجہ سے احتیاط طلب ہے - اور بوراسک لوشن یا معمولی سہاگہ کا عرق جو ہر جگہ مل سکتا ہے اور عمدہ اور بے خطر

انٹی سپٹک ہے بخوبی استعمال کیا جا سکتا ہے ÷
ڈریسنگ کے طور پر آیوڈو فارم ۔ کمفر آیل اور کاربالک آیل دیگر کاربالک لوشن
کی طرح کاربالک آیل بھی کتوں میں مضر ہے) استعمال کیا جاتا ہے ÷
پروفیسر ہل صاحب زخم پر لگانے کے لئے نسخہ ذیل کی بڑی سفارش
کرتے ہیں ÷

نسخہ ۔ کاربالک ایسڈ	۱۵ قطرہ
تارپین کا صاف تیل	ایک اونس
روغن زیتون	۶ ۔ اونس

سب کو ملا کر ایک بوتل میں رکھیں ۔ اور زخم کو صاف پانی سے دھو کر دو
دفعہ دن میں لگائیں ÷
اگر انگور بڑھکر سطح جسم سے اونچا ہونے لگے تو اُس کو طوطیا یا کاسٹک کی بتی سے
جلاویں ۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ جب انگور کمزور ہو اور بہت آہستہ آہستہ بڑھے تو بھی
کاسٹک سے جلا دینے کی حاجت پڑتی ہے کیونکہ کاسٹک (نائٹریٹ آف سلور) کے
ساتھ جلانے سے انگور میں طاقت آجاتی ہے اور اچھی طرح بڑھنے لگتا ہے ÷
گہرے زخم کے علاج میں خیال رکھیں کہ زخم نیچے سے بھرتا آوے کیونکہ اگر نیچے
جوف رہجاوے اور اوپر سے سوراخ بند یا تنگ ہو جاوے تو گہرا دبل یا ناسور
پیدا ہو جاتا ہے ÷
زخم سے خون جاری ہو تو کسی اور علاج کرنے سے پہلے خون کا بند کرنا ضروری
ہے ۔ اور وہ اس طرح بند کیا جاتا ہے کہ زخم پر سن یا روئی کے کپڑے کی گدی یا
اسپنج کا ٹکڑا رکھکر اوپر کس کر پٹی باندھ دیں تاکہ خون بند ہو جاوے اور چند
گھنٹہ کے بعد پٹی کھولکر زخم صاف کریں اور معمولی طور پر ڈریس کریں ۔ اگر

ضرورت ہو۔ تو سن یا روئی وغیرہ کسی قابض عرق مثلاً پھٹکری کے عرق۔ یا سرکہ۔ یا فولاد کے پتلے عرق میں بھگو کر زخم کے اندر رکھیں اس سے خون جلد بند ہو جاتا ہے۔ اگر کسی رگ کا منہ کھل گیا ہو۔ تو بہتر ہے کہ موچنہ سے رگ کا منہ پکڑ کر اینٹھ دیں۔ یا اُس پر تار یا دھاگے کا بند لگا دیں۔ ٹانکا لگانے کے لئے سفید ریشم کا دھاگا سب سے اچھا ہے۔ اور ٹانکا لگانے سے پہلے اگر اس کو کچھ دیر کاربالک لوشن میں بھگو رکھیں۔ تو اور بھی اچھا ہے *

اگر کتا یا کوئی اور جانور کاٹ کھائے تو اس قسم کے زخم کو کاسٹک یا گرم لوہے سے جلا دیں (دیکھو ریبیز) *

اگر زخم گہرا ہو اور مواد نکلنے کا رستہ تنگ ہو تو اُسے کشادہ کر دینا چاہیئے۔ تاکہ پاکٹ کی طرح مواد کو روک نہ رکھے *

اگر پیر کے تلوے یا اُنگلی میں زخم ہو تو اُس کا اچھی طرح امتحان کریں۔ اگر کانٹا یا میخ وغیرہ موجود ہو تو اُسے نکال دیں اور چند روز پولٹس لگا دیں۔ یا کاسٹک سے ڈریس کریں اور جینک نیچے سے انگور بھر نہ آوے زخم کا منہ کھلا رکھیں۔ اور یہ اصول ہر ایک جگہ اور ہر ایک قسم کے زخم میں یاد رکھنا چاہیئے۔ اور اگر زخم کی تہ کھلی اور منہ تنگ ہو تو نشتر یا چاقو سے اس کا منہ کشادہ کر دیں *

زخم کو خراب مادوں۔ مٹی۔ میل وغیرہ خصوصاً مکھیوں سے بچانا چاہیئے۔ اس لیئے ضروری ہے۔ کہ ڈریس کر کے اوپر پٹی لگا دیں۔ اور پٹی کو روز مرہ بدلتے رہنا چاہیئے *

جل جانا

اکثر ایسا حادثہ پیش آ جایا کرتا ہے۔ کہ کھولتے ہوئے پانی یا تیل یا آگ سے

کتا جل جاتا ہے۔ اس حادثہ کا نتیجہ اس کی سختی یا نرمی پر منحصر ہے۔ اگر جسم کا بہت سا حصہ سخت جل جاوے۔ تو جلن سے مردار شروع ہو جاتا ہے۔ اندرونی اعضا خصوصاً آنتیں اور معدہ سخت بیض ہو جاتی ہیں۔ اور جانور سخت تکلیف اٹھا کر مر جاتا ہے۔ یا خود بتقاضائے انسانیت اس کی سخت تکلیفوں کا خاتمہ کر دینا (ہلاک کرنا) پڑتا ہے۔ مگر معمولی درجہ کے نقصانات کا علاج ہمیشہ کامیابی سے کیا جاتا ہے +

علاج۔ جلے ہوئے مقام کو ہوا سے بچاویں مقامی جلن (انفلامیشن) اور تپ کو روکنا چاہئے۔ جلے ہوئے حصے پر کیرن آیل کا روغن خوب تر کر کے لگاویں۔ اور اوپر روئی رکھکر پٹی باندھ دیں +

ترکیب کیرن آیل۔ السی کا تیل ۳ چھٹانک۔ چونے کا پانی ڈیڑھ چھٹانک۔ دونوں کو ایک بوتل میں ڈالکر خوب ہلاویں تاکہ دودھ کی طرح سفید اور گاڑھا روغن تیار ہو جاوے +

چونے کے پانی کی ترکیب۔ یہ ہے کہ ایک بوتل صاف پانی میں ایک ماشہ صاف قلعی چونا ڈالکر بوتل کو ہلاویں اور رکھ چھوڑیں جب صاف پانی نتھر آوے۔ تو اسے دوسری بوتل میں الٹ لیں +

اگر جلی ہوئی جگہ پر سے چھیچھڑے علیحدہ ہونے لگیں تو اسکے لئے گرم ٹکور اور پولٹس عمدہ علاج ہے۔ مریض کو آرام میں رکھیں۔ غذا ملایم اور زود ہضم دیں اور قبض نہ ہونے دیں۔ سب سے زیادہ ضروری یہ امر ہے کہ جلی ہوئی جگہ صاف اور ہوا سے محفوظ رہے +

یہ روغن بھی اس قسم کے زخموں میں مفید ہے +

روغن زیتون ۔۔۔ نصف چھٹانک

روغن پیپر منٹ ۲۰ قطرہ
دونوں کو ملاکر بند بوتل میں رکھیں اور دو دفعہ دن میں روئی ترکرکے زخم پر
رکھکر پٹی باندھ دیں +
اگر انگور بڑھنے لگے تو پھٹکری کا عرق لگا دیں +
ترکیب عرق پھٹکری - پھٹکری ایک ماشہ - گرم پانی نصف چھٹانک
حل کرلیں +

کتوں میں آلہ قناطیر داخل کرکے ان کا پیشاب نکالنا

گو یہ عمل ایک زمانہ تک بہت مشکل بلکہ بعض عاملان جراحی کی رائے میں غیر
ممکن خیال کیا جاتا تھا مگر حقیقت میں بڑا سہل عمل ہے +
کتے کو پیٹھ کے بل یا ایک کروٹ پر لٹا دیں - پھر اُس کا آلہ تناسل انگلیوں
کے ذریعہ غلاف سے نکالیں - جب نکل آوے - تو اُسے بائیں ہاتھ کی انگلیوں
میں اچھی طرح پکڑ کر داہنے ہاتھ سے آلہ قناطیر (گم ایلاسٹک) جو انسانوں میں بھی
استعمال کیا جاتا ہے پیشاب گاہ کے سوراخ میں داخل کرکے آہستہ مگر کسی قدر
زور سے اندر (پیچھے کے رخ) دباویں تاکہ مثانہ میں چلا جاوے کبھی قناطیر جاتے
جاتے اچانک رک بھی جاتا ہے اور آگے نہیں جا سکتا - اس کا سبب یہ ہے کہ
پیشاب گاہ کی جڑ کے پاس نائزہ میں تشنج ہو جاتا ہے اس وقت قناطیر کو زور
سے نہ دباویں - بلکہ کسی قدر توقف کریں تاکہ تشنج رفع ہو کر نائزہ ڈھیلا ہو جاوے
پھر قناطیر بے تامل گزر جائیگا +

بعض جانوروں میں قناطیر بغیر سلائی کے اور بعض میں مع سلائی کے
اچھی طرح اور بآرام تمام داخل کیا جاتا ہے اکثر نمبر ۲ لغایت ۵ تک استعمال ہوتا ہے

سلائی سے یہ مطلب ہے کہ آلہ قناطیر اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے اور اُسکے اندر ایک دھاتی تار ڈالا جاتا ہے اس تار کا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک تو قناطیر کو کسی قدر سختی اور مضبوطی دیتا ہے اور دوسرے قناطیر کا سوراخ بھی بند نہیں ہونے دیتا۔ قناطیر کو داخل کرنے سے پہلے داسیلین یا تیل وغیرہ سے چکنا کریں۔
یاد رکھو کہ قناطیر مختلف ضخامت یعنی موٹائی کا ہوتا ہے اور اُس پر موٹائی کے مواقف نمبر دیئے جاتے ہیں۔ اور جانور (جس پر یہ عمل کرنا منظور ہو) کے قد کے بموجب جو قناطیر مناسب ہو۔ استعمال کیا جاتا ہے۔
قناطیر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک دھاتی۔ اور دوسرا لچکیلا ربڑ کی طرح اسی موخر الذکر قناطیر کو گم ایلاسٹک بوژرے کہتے ہیں۔ اور یہی کتوں کے لئے مناسب ہے۔

پیروں کا چر جانا

اس کو اصطلاح میں سور فیٹ کہتے ہیں۔ یہ حادثہ کتوں میں اکثر ہوتا ہے اور بڑی تکلیف دیتا ہے۔ بہت دوڑنے۔ شکار کھیلنے یا سفر کرنیوالے کتوں کے پیروں کے تلوے کا موٹا چمڑا گھس جاتا ہے اور نیچے کی نرم حس دار بناوٹ نکل آتی ہے۔ جو ذرا سا صدمہ بھی نہیں سہ سکتی۔ اس لئے پیر کا پنجہ سوج جاتا ہے۔ گرم ہوتا ہے۔ اور سخت درد کرنے لگتا ہے۔
علاج۔ گرم ٹکور۔ پولٹس۔ اگر بہت ورم اور درد ہو تو پیر کی نچلی گدی پر دو یا تین جگہ نشتر سے چھوٹے چھوٹے شگاف دیکر جونکیں لگا دیں اگر پیپ پیدا ہو جاوے تو وہاں کو نشتر سے چیر کر پیپ نکال دیں اور اُس کا معمولی علاج کریں ورزش کے لئے نرم زمین پر چلا دیں۔ تازیخانہ میں برادہ سے فرش نرم رکھیں۔

کلورافارم سنگھا کر کتے کو بیہوش کرنا

دردناک عمل جراحی میں جبکہ ہم اپنے عمل میں کتے کی تکلیف اور بے آرامی کی وجہ سے استقلال کے ساتھ عمدہ طور پر کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور نیز بمقتضائے انسانیت کہ ہر ایک قسم کے بے زبان۔ واجب الرحم اور صابر جانوروں کی تکلیف اور عذاب کو تا بمقدور کم کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے ضرور کلورافارم سنگھانا چاہیئے۔

یہ دوا جس کو خداوند تعالیٰ کی نعمائے غیر مترقبہ سے سمجھنا چاہیئے۔ ایک ایسی برکت کی چیز ہے کہ انسان اور حیوان کو جراحی خانہ کی میز پر جو اس کے بغیر بستر مرگ سے بھی زیادہ تر خوفناک اور تکلیف دہ ہوتی ہے۔ ایسی خواب راحت میں سلا دیتی ہے۔ کہ اُس کو اپنے جسم کی چیر پھاڑ یا اور کسی طرح کے نیک و بد کی خبر نہیں رہتی۔ پس انسان کو لازم ہے۔ کہ جس خدائے عزوعلا نے اُسے یہ برکت عطا فرمائی ہے۔ اُس کی بے زبان اگر چہ صابر اور واجب الرحم مخلوق کو بھی اس برکت سے محروم نہ رکھے۔

عقل انسانی اس بات کو قبول کرتی ہے کہ جو حیوانات ہمارے اختیار میں اور ہمارے زیر فرمان ہیں۔ اور ہر وقت اُن سے بڑی بڑی قیمتی خدمتیں لی جاتی ہیں۔ حتے کہ اور خدمات تو بجائے خود اُن کے جسم کا ایک ایک جزو ہمارے کارآمد ہوتا ہے تو کیا اُن کا کوئی حق ہم پر نہیں؟ کیوں نہیں! اُن کی صحت کی حفاظت۔ اُن کے امراض کا علاج۔ اُن کی تکالیف کا اندفاع وغیرہ۔ یہ سب ہم پر واجب ہیں۔

چونکہ حیوانات پرلے درجہ کے مطیع۔ فرمانبردار اور وفادار ہوتے ہیں اور اپنے مالک کی رضامندی کو اپنے آرام پر مقدم سمجھتے ہیں۔ اس لئے مالک یا وہ لوگ جن کو خدائے تعالےٰ نے اس قدر عقل و تمیز عطا فرمائی ہے کہ وہ انسانیت کے

اس فرض کو سمجھ سکتے ہیں۔ اگر جانوروں کا حق اور اپنا فرض فراموش کردیں تو بیشک وہ ظالم اور بے انصاف ہونگے۔ اور خدائے تعالےٰ کے سامنے اپنے اس گناہ کے جواب دہ ہونگے ✣

یہ خیال کرنا کہ حیوانات میں اس قدر حس اور عقل نہیں کہ وہ درد اور تکلیف کو اچھی طرح محسوس کرسکیں بالکل غلط ہے ہر قسم کے جانوروں میں درد محسوس کرنیکی طاقت ویسی ہی ہے جیسی کہ انسانوں میں۔ خصوصاً کتے اور گھوڑے میں تو یہ حس بہت ہی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ دونوں قسم کے جانور عقل و فکر و خیال کی قوت بھی رکھتے ہیں جس سے اپنے ذاتی اور اپنے مالک کے نفع و نقصان کو ایک حد تک تمیز کرسکتے ہیں افسوس صرف یہی ہے کہ وہ زبان نہیں رکھتے خواہ اُن پر چھری چلاؤ۔ وہ اپنا دکھ درد بیان نہیں کرسکتے ✣

غرض کتے کو جراحی کے بڑے عمل کے وقت کلورافارم سنگھانا نہایت ضروری ہے۔ مگر یاد رکھو۔ کہ کلورافارم کے سنگھانے میں بڑی احتیاط کرنی چاہیئے تاکہ جانور دم گھٹنے یا زہر چڑھ جانے سے مر نہ جائے۔ کیونکہ جب کلورافارم کے انجرات کے ساتھ تازہ ہوا پھیپھڑے میں نہ پہنچے یا بہت زیادہ کلورافارم سنگھا دیا جاوے یا گردن دبائی یا ناک بند کردی جائے تو دم بند ہو جاتا ہے۔ اور دل کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے اور موت وقوع میں آتی ہے ✣

کلورافارم سنگھانے کے کئی ایک طریقے ہیں اور کئی قسم کے تو برے اور منزل اس کام کے لئے بنائے گئے ہیں مگر سب سے اچھا سادہ اور عام طریقہ یہ ہے۔ کہ کتے کو اٹا کر قابو کریں اور اُس کے منہ پر ایک فیتہ حسب قاعدہ باندھ دیں تاکہ کاٹ نہ کھائے پھر ایک رومال یا اسپنج کے ٹکڑے پر ایک ڈرام یا حسب ضرورت کلورافارم چھڑک کر اُس کی ناک کے سامنے رکھدیں اور تھوڑے عرصہ کے بعد

اور چند قطرے چھڑک دیں۔ جب بیہوش ہو جائے تو اُسکے منہ کا فیتہ کھول دیں (اگر کاٹنے والا ہو تو نہ کھولیں) اور تازہ ہوا کے ساتھ تھوڑا کلورا فارم بھی اندر جانے دیں۔ جبتک کہ عمل ختم نہ ہو جائے +

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک ٹپ یا بالٹی میں کتے کو بٹھا کر اُسکے منہ پر ایک کپڑا لگا دیں اور اُس کپڑے پر کلورا فارم چھڑکیں اور پھر ٹاٹ وغیرہ سے ڈھک دیں تاکہ کلورا فارم کے انجرات فوراً اوپر نہ جاویں بلکہ نیچے رہیں اور کتے کے سانس میں شامل ہو جائیں چھوٹے کتے کے بیہوش کرنے کے لئے یہ عمدہ طریقہ ہے +

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ چمڑے کا ایک توبرا اس قدر چوڑا بنائیں جس میں کتے کا منہ آجائے۔ اور اُس کی تہ میں چھوٹے چھوٹے سوراخ تازہ ہوا کے آنے کے لئے رکھیں۔ اس توبرے میں کپڑا یا سن کلورا فارم چھڑک کر رکھ دیں اور کتے کے منہ پر کان کے پیچھے تسمہ لگا دیں +

کتے میں کلورا فارم سنگھانے سے اگر عامل محتاط اور تجربہ کار ہو کچھ خوف نہیں ہوتا۔ (بشرطیکہ کتے کا پھیپھڑا مریض نہ ہو) اور خرچ بھی چنداں نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایک متوسط درجہ کا کتا دو سے تین ڈرام کلورا فارم سنگھانے سے دیر تک بیہوش رہ سکتا ہے +

کلورا فارم سنگھاتے ہوئے جانور کے سانس لینے اور نبض کا خیال رکھیں اگر قے کرنے لگے تو فوراً توبرا یا رومال منہ سے علیحدہ کر لیں۔ اور منہ ناک صاف کر کے پھر سنگھا دیں۔ کتے کلورا فارم سنگھانے سے میلا خارج کر دیتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ پہلے اُن کو گرم پانی اور صابون کا حقنہ کریں۔ اور غذا کھلانے کے بعد جبکہ معدہ پر ہو۔ کلورا فارم نہ سنگھاویں۔ بلکہ اول اُنہیں ایک وقت فاقہ دیکر کلورا فارم سنگھا دیں +

باب سیزدہم

زہر اور اس کا علاج

۱۔ سنکھیا

سفید سنکھیا جس کو طبیب سم الفار اور ڈاکٹر آرسنک۔ ارسینوس ایسڈ کہتے ہیں۔ ایک تیز خراشندہ زہر ہے دوا کے طور پر استعمال کرنے سے اس کا اثر مصفی خون۔ مقوی اور دافع نوبت ہے۔ چمڑے پر مسوں۔ گندے زخموں اور جلدی بیماریوں کے اچھا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں ✣

علامات زہر سنکھیا۔ اگر کسی کو بھولے سے یا عمداً سنکھیے کی بڑی خوراک دی جائے تو اُسے زہر چڑھ جاتا ہے جانور قے کرتا ہے۔ آواز کرنا۔ دم لینے میں تکلیف۔ نبض تیز (فی لمحہ ۱۴۰ دفعہ) فضلہ سیاہ بدرنگ۔ پیٹ میں درد۔ مریض بہت پریشان اور کند حواس ہوتا ہے آخر جھٹکے اور موت ✣

تشریح بعد وفات۔ یعنی لاش کا امتحان۔ اوجھ کی اندرونی جھلی بہت سرخ۔ نرم اور موٹی۔ اس پر خون کے دھبے اور چیٹ۔ پھیپھڑے میں خون بھرا ہوا۔ اور یہ سنکھیے کے زہر کی خاص تاثیر ہے۔ کہ لاش بجائے گندہ ہونے اور سڑنے کے خشک ہو جاتی اور سکڑ جاتی ہے۔ مزید امتحان کے لئے معدہ کی آلایش اور ایک ٹکڑا کاٹ کر بغرض کیمیادی امتحان کے بخدمت صاحب

کیمیکل اگزیمینر بھیجدیویں ✢

علاج - مائیسٹ پر اوکسائیڈ آف ایرن اس زہر کا فادیعنی دفع کرنیوالا یا اس کی تاثیر کو زائل کرنیوالا ہے - علاوہ اس کے روغن - لعابدار عرق - کوئلہ کا سفوف اور لیٹی وغیرہ بھی اس غرض سے کھلاتے ہیں - کہ معدہ اور انتڑیوں کے اندر استر دیکر زہر کو جذب ہونے سے روکیں - پیشاب پیدا کرنیوالی دوا بھی دیتے ہیں - جس کتے کو زہر خوردنی کے بعد فوراً قے ہو جاوے وہ زہر کے خارج ہونے سے اکثر بچ رہتے ہیں گوشتخوار جانوروں میں قے کے ذریعہ اکثر زہر خارج بھی ہو جاتی ہے ✢

خوراک سنکھیا - $\frac{1}{15}$ سے $\frac{1}{10}$ گرین تک ✢

۲- ٹارٹار ایمٹک

یہ ایک سرمہ کا مرکب ہے جو کتوں میں بطور قے آور - مصفی خون یا دافع سوزش استعمال کیا جاتا ہے - اگر زیادہ مقدار میں دیا جاوے تو زہر ہے ✢

علامات - بہت کمزوری - قے - بیمار نڈھال ہو جاتا ہے ✢

علاج - ٹانک ایسڈ یعنی جوہر مازو گھولکر پلاویں - لعابدار عرقیات مفید ہیں ✢

خوراک - انٹی منی ٹارٹ $\frac{1}{2}$ سے ۲ گرین ✢

۳- کچلا

کچلا یا اس کا جوہر اعصابی مرضوں مثلاً کوریا یعنی رعشہ اور فالج وغیرہ میں بہت مفید ہے مگر زیادہ کھلا دینے سے زہر ہو جاتا ہے ✢

علامات - تمام جسم کے عضلات میں کھچاوٹ اور جھٹکے - دم لینے میں

تکلیف - ہچکیاں وغیرہ - عام حالت مریض کی چاندنی کی مرض کی طرح ہوجاتی ہے +

علاج - کلورافارم سنگھانا اور پلانا - تماکو کا جوشاندہ وغیرہ +

خوراک - کچلا ۲ گرین تک - ست کچلا ۱/۴ سے ۱/۲ گرین - لیکوار اسٹرکنیا ۳ سے ۵ قطرہ تک +

۴ - افیون

دوا کے طور پر افیون قابض - مفرح - دافع درد و تشنج اور منشی ہے - مگر زیادہ کھلا دینے سے زہر ہو جاتی ہے - مسموم پر نشہ اور غنودگی طاری ہو جاتی ہے +

علاج - مفرحات مثلاً شراب - ایمونیا کے مرکبات مصنوعی تنفس قایم کریں - پسلیوں کو اسی طرح اور اسی وقفہ سے جیسے دم لینے میں جانور کیا کرتا ہے - دبادیں اور چھوڑ دیں - چا کا جوشاندہ پلادیں +

خوراک - افیون سفوف ۱ - ۲ گرین - عرق افیون ۱۰ - ۱۵ قطرہ +

۵ - ڈیجی ٹیلس

یہ دوا کے طور پر پیشاب پیدا کرنے اور دل کی حرکت باقاعدہ کرنے کیلئے استعمال کی جاتی ہے - مگر زیادہ کھلا دینے سے زہر ہو جاتی ہے +

علاج - مفرحات و محرکات مثل ایمونیا - شراب - ایتھر وغیرہ +

خوراک - ۲ سے ۴ گرین +

۶ - بلاڈونا اور دھتورہ

دوا کے طور پر دافع تشنج و درد - مضعف اور آنکھ کی پتلی پھیلا دیتا ہے +

علاج۔ بعینہ مثل افیون ✣
خوراک۔ اکسٹریکٹ کی ۱-۲ گرین ✣

۷۔ میٹھا تیلیا

بخار اور چاندنی میں مفید۔ دافع درد و تشنج۔ مضعف۔ زیادہ کھلانے سے زہر ہے ✣

علامات۔ قے۔ کمزوری۔ پچھلے دھڑ کا ادرنگ ✣
علاج۔ محرک مثل امونیا۔ قے کرانا ✣
خوراک۔ فلمینگس ٹنگچر کی ۱-۲ قطرہ تک ✣

۸۔ کلورافارم

یہ مفید چیز جب بے احتیاطی سے زیادہ سنگھائی یا پلائی جاوے تو زہر ہے ✣
علاج۔ مصنوعی تنفس قایم کرنا۔ محرک اور مقوی دوا پلانا۔ تازہ ہوا پہنچانا ✣
خوراک۔ سنگھانا ۱-۴ ڈرام۔ پلانا ۲-۴ قطرہ۔ ۱۰ قطرہ اسپرٹ کلورافارم ✣

۹۔ پروسک ایسڈ یا ہائیڈروسیانک ایسڈ

یہ ایک ایسا تیز اور زود اثر زہر ہے کہ دم بھر میں جانور کو ہلاک کر دیتا ہے اور جان کنی کا عذاب جلد گذر جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جانوروں کو بوقت ضرورت اسی زہر سے ہلاک کیا کرتے ہیں دوا کے طور پر ڈائلیوٹ پروسک ایسڈ استعمال کرنے سے اس کا اثر مضعف۔ درد اور اینٹھن کو رفع کرنیوالا ہے زیادہ مقدار

میں پلانے سے زہر کی علامات پیدا کرتا ہے۔ مریض بہت نڈھال اور کمزور ہوتا جاتا ہے دل کی حرکت پست ہوتی جاتی ہے اور جانور بے حواس اور بالکل سُست ہو جاتا ہے۔ اور آخر مر جاتا ہے +

علامات۔ تشریح بعد مرگ۔ لاش کے ہر ایک حصہ میں خون بھورا اور بدبودار (پروسک ایسڈ کی بو ہوتی ہے) اور رقیق غیر منجمد۔ دماغ اور حرام مغز میں سیاہ خون جمع ہوا ہوا۔ دل میں خون +

علاج۔ مریض کے سر اور گُدی پر سرد پانی کی دھار چھوڑنا۔ ایمونیا یا کلورین گیس سنگھانا۔ بہت تازہ ہوا پہنچانا۔ مایسٹ پر اوکسایڈ آف ایرن ہمراہ کاربونیٹ آف پوٹاس یا کسی اور نمکین دوا کے استعمال کرنا +

خوراک۔ ڈایلوٹ یعنی پتلے ایسڈ کی ایک سے تین قطرہ تک +

۱۰۔ کاربالک ایسڈ

دوا کے طور پر استعمال کرنے سے اس کا اثر (بیرونی استعمال) انٹی سپٹک ڈس انفکٹنٹ یعنی سڑاند اور تعفن کو روکنے والا۔ کاسٹک یعنی جلانے والا۔ اسٹپٹک یعنی خون بند کرنیوالا اور بدبو کو چھپانے اور زایل کرنیوالا اندرونی استعمال) انٹی سپٹک دافع دردہ مضعف۔ قابض۔ بخار اور کھانسی میں مفید ہے اگر زیادہ استعمال کیا جائے تو جسم میں جذب ہو جاتا ہے اور زہر کا اثر پیدا کرتا ہے اگر جانور اسے چاٹ لے تو بھی زہر چڑھ جاتا ہے +

علاج۔ انڈے کی سفیدی۔ صابون۔ اسبغول اور ساگودانہ کا لعاب وغیرہ

خوراک۔ (قلمیں ہوں تو) ۱-۲ گرین تک +

نیلینی مکھی۔ اس کو انگریزی میں کنتھاریڈس کہتے ہیں اگر زیادہ مقدار میں

کھلائی یا لگائی جاوے تو زہر ہو جاتی ہے۔ اور معدہ۔ آنتوں۔ گردوں اور مثانہ کی جلن پیدا کرتی ہے۔ جانور مدہوش ہو کر اور جھٹکے لیکر مر جاتا ہے دوا کے طور پر مُدِر یعنی پیشاب پیدا کرنیوالی مقوی ہے اور باہر لگانے سے بلسٹر آبلہ انگیز ہے +

علاج۔ کتیرا گوند یا کیکر کا گوند یا اسبغول کا گاڑھا لعاب پلانا۔ اور ان کا حقنہ کرنا۔ درد موقوف کرنے کے لئے افیون کھلانا۔ بعض معالج فصد کی رائے دیتے ہیں +

۱۱۔ تارپین اور اس کا تیل

اس کا استعمال اکثر پیٹ کے کرم مارنے اور خارج کرنے کے لئے کیا جاتا ہے زیادہ پلا دینے سے زہر ہو جاتا ہے۔ دوا کے طور پر پلانے سے اس کا اثر محرک۔ دافع تشنج۔ مدر۔ کرم کش۔ اور پسینہ آور ہے اور باہر لگانے سے خراشندہ اور محرک +

علاج۔ تیل تل۔ گھی۔ گوند کا لعاب دینا +

خوراک۔ کرم کش فایدہ کے لئے ۱/۴ سے ۱/۲ ڈرام تک سادہ تیل یا روغن زیتون میں ملا کر پلاویں +

۱۲۔ کیالومل

یہ پارہ کا ایک مرکب ہے۔ دوا کے طور پر اس کا اثر ملیّن۔ مضعف۔ مصفی خون اور مول صفرا وغیرہ ہے۔ زیادہ کھلا دینے سے زہر ہو جاتا ہے +

علاج۔ انڈے کی سفیدی۔ دودھ میں کوئلہ کا سفوف گھولکر پلانا +

۱۳۔ دار چکنا

یہ ایک تیز زہر ہے۔ اسکا عرق زخم کی راہ بھی جذب ہو کر زہر پیدا کر سکتا ہے +

علاج۔ مثل کیا بوبل کے ہے یعنی لعاب دار اشیا اور انڈے کی سفیدی بکثرت پلانا *

۱۴۔ اسٹیٹ آف لیڈ

یہ ایک سیسہ کا مرکب ہے۔ دوا کے طور پر قابض اور مضعف ہے اور زیادہ دینے سے زہر *

علامات۔ مثل قولنج *

علاج۔ سلفیورک ایسڈ یعنی تیزاب گوگرد اور پوٹاسی آیوڈائیڈ *

خوراک۔ ۲ سے ۵ گرین *

۱۵۔ زنک یا جست

اس کے مرکب (اوکسائیڈ اور سلفٹ) زیادہ استعمال کرنے سے زہر کی علامات پیدا کرتے ہیں *

علاج۔ گوند نیل اور کھڑیا مٹی *

خوراک { سلفٹ۔ قے آور ۵۔۱۰ گرین *
اوکسائیڈ ۱۔۵ گرین *

تنبیہ۔ جو نباتاتی ادویات اثر میں افیون کے مشابہ ہوں (یعنی منشی و مخدر) اُن کا علاج بھی مثل افیون کے ہے *

فائدہ

زہر اور اُس کے نقصان و علاج بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ یہ ایک نازک مزاج اور چھوٹے قد کا (خصوصاً پست قامت نسل) جانور ہے اور اناڑی یا

ناتجربہ کار معالج۔ ڈریسر۔ یا کمپونڈر سے جبکہ بحالت بیماری اُس کا علاج زہریلی دواؤں سے کر رہے ہوں غلطی کا احتمال ہے یعنی دوا کا معمول سے زیادہ مقدار میں استعمال کرنا۔ یا بھولے سے دوبارہ دوا پلا دینا۔ یا عرصہ تک جاری رکھنا اور اس سبب سے زہر کی علامات کا پیدا ہو جانا۔ جب ایسی صورت پیش آجاوے تو معالج ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا نہ رہے بلکہ اس نامعقول علاج کا علاج کرے اور جانور کے بچانے کی کوشش کرے۔ اگر یہ علاج جو ہر ایک دوا کی زہر کے دفعیہ کے لئے بتلایا گیا ہے۔ فوراً کیا جاوے تو امید ہے کہ جانور بچ جائیگا۔ مزید حالات معلوم کرنے کے لئے دیکھو میری کتاب وٹیرنیری جیوس پروڈنس باب ٹاکسی کالوجی +

باب چہاردہم

امراض آلات توالد و تناسل[1]

نر جانور

کتے کے آلہ تناسل میں مثل دیگر گوشت خور جانوروں کے ایک استخوان ہوتی ہے (آس پنیس) جو اخیر پر ایک ملائم غضروف یعنی کنرے میں ختم ہوتی ہے اور اس کے ابتدا میں بہت سے اسپنجی مادہ کی ساخت چسپاں ہوتی ہے۔ اور دونو طرف سے خیزش کرنیوالی عضلاتی بناوٹ کی ڈوریوں سے آراستہ ہے جن کی

[1] چند امراض آلات توالد یہ باب امراض فادورو میں نہ تھا سے لئے گئے ہیں۔ لیکن اس باب کے چھپ جانے کے بعد ضروری خیال کرکے یہ باب ازدیاد کیا گیا ہے * مصنف۔

حرکت سے آلہ تناسل میں خیزش واقعہ ہوتی ہے۔ اس عضو کے ابتدائی اور آخیر حصہ
میں بہت سے اسپنجی مادہ اور عروق دموی کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اور میانہ حصہ
قدرے پتلا ہوتا ہے۔ خیزش اور جماع کے وقت سامنے کا حصہ یعنی حشفہ خون کی
کثرت اور بناوٹ کے پھول جانے کے سبب زیادہ زخیم ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ
ہے۔ کہ کتا جفتی کے وقت انزال کے بعد بھی کچھ دیر تک کتیا سے علیحدہ نہیں ہوسکتا
اور اس کا آلہ تناسل کتیا کی فرج میں اٹکا رہتا ہے۔ بلکہ کتا کے قبل از وقت کتیا
سے اتر جانے کے سبب اُس کے آلہ تناسل کے میانہ پتلے حصہ میں خم آجاتا ہے
اس سے اور بھی علیحدگی میں دشواری ہوتی ہے۔ اور جبتک آلہ تناسل کا حشفہ
بالکل ڈھیلا اور امتلاءِ خون سے خالی نہ ہوجاوے۔ باہر نہیں آسکتا۔ اس وقت
اگر زور سے کھینچکر آلہ تناسل نکالا جاوے۔ تو اُسے اور نیز کتیا کی فرج کو نقصان اور
زخم پہنچنے کا بہت بڑا احتمال ہے +

کتا جماع میں دیگر حیوانات سفلی سے زیادہ وقت لیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے
کہ اس جانور میں اوعیتہ المنی (ویسی کیولی سیمینلیس) یعنی منی کا خزانہ نہیں ہوتا
لہذا حبل المنی (وا سڈفرنٹ) کی دقیق نلی سے دیر تک منی خارج ہوکر کتیا کے
رحم میں گرتی رہتی ہے۔ اور فعل جماع ضرورتاً دیر تک جاری رہتا ہے +

(۱)۔ حشفہ ۔ آلہ تناسل کے سر کی جلن۔ چونکہ عمدہ پرورش یافتہ کتے
اکثر نیم خیزش کی حالت میں رہتے ہیں۔ لہذا اُن کے آلہ تناسل کا سر موٹا جلندار
اور کبھی اُس پر پھنسیاں بھی پیدا ہوجاتی ہیں۔ اور موٹائی کے سبب غلاف
قضیب کے اندر نہیں جاسکتا (پیرے فایموسس) یہ حالت گنوریہ کے ہمراہ بھی
دیکھی جاتی ہے۔ اور جب ایسے کتے کسی کمزور کرنیوالی مرض سے شفایاب
ہوکر ابھی کمزور ہوں تو تب بھی اکثر یہ حالت مشاہدہ میں آتی ہے۔ اس کا

علاج یہ ہے۔ کہ ماؤف حصہ کو صاف اور دافعہ سوزش عرقیات سے تر رکھنا۔ اور میان کے اندر کر دینا چاہیئے۔ ایسی احتیاط و علاج سے رفتہ رفتہ مریض عضو تندرست شکل اختیار کر لیگا۔ حسب ضرورت مریض کی خوراک میں بھی تبدیلی ضروری ہے۔ اگر مریض عصبی مزاج اور مغلوب شہوت ہو۔ تو اس کا بھی علاج ضروری ہے +

(۲)۔ وارٹس یعنی مسے۔ میان کے اندر اور حشفہ پر مسوں کا ہونا بھی کتوں میں اکثر دیکھا گیا ہے۔ یہ مسے کبھی باہم مل جل کر بڑے اُبھار بنا دیتے۔ اور کبھی چھلکہ زخم اور گھاؤ پیدا کر دیتے ہیں۔ جس سے پتلا خون آمیز اخراج جاری رہتا ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد کچھ قطرے خون آمیز اخراج کے گرتے ہیں۔ ان کا علاج یہ ہے۔ کہ بڑے بڑے مسوں کو مقراض یا چاقو سے تراش کر کاٹنا۔ اور چھوٹے اُبھاروں کو تیزاب سرکہ یا کسی اور کاسٹک سے جلانا بہتر ہے۔ اور التیام پیدا کرنے کے لیئے ہر روز ہلکے کاسٹک لوشن یا زنک لوشن سے ڈریس کرنا چاہیئے

فایدہ۔ کبھی حشفہ کے سخت مریض و ہیجان ہو جانے کے وقت آلہ تناسل کے قطع کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اُس وقت یہ بات یاد رکھیں کہ آلہ تناسل کی استخوان کاٹنے کے لیئے کسی تیز باریک آری یا بون کٹر کی ضرورت ہوتی ہے نیز اسے عمل جراحی میں احلیل یعنی نائزہ کے سکڑ جانے اور پیشاب کی بندش کا بھی خوف ہوتا ہے۔ لہذا نائزہ میں یوتھرے یا آلہ قناطیر گذار کر چند روز قایم رکھنا چاہیئے۔ تاکہ پیشاب گاہ سکڑنے نہ پاوے۔ کبھی سرطان وغیرہ سخت قسم کی رسولیوں اور اکلہ کے سبب سارے پینس اور خصیوں وغیرہ کی علیحدگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی حالتوں میں پیشاب گاہ کا سوراخ پیرینم یعنی سیون پر مقعد کے نیچے چھوڑنا پڑتا ہے +

(۳)۔ فوطوں کی جلن۔ بسا اوقات کتے کے فوطے بسبب صدمہ۔ چوٹ

یا کسی اندرونی سبب سے جلندار ہو کر موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اور متواتر رگڑ کے سبب اُن پر پورانی قسم کے گھاؤ پیدا ہو جاتے ہیں۔ شدت درد اور تکلیف سے جانور بے آرام ہوتا ہے۔ اور بار بار ماؤف حصہ کو چاٹتا رہتا ہے کبھی مرض بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور بہت گندے قسم کے گھاؤ پیدا ہو جاتے ہیں خفیف حالت میں مقامی دافع سوزش علاج سے آرام آجاتا ہے۔ اور اگر مرض ترقی پکڑ گئی ہو۔ تو مریض کو پہلے جلاب دیں۔ مقوی اور زود ہضم خوراک اندر دینے کے لیے سوڈے کارب اور پوٹاشئی آیوڈائڈ عمدہ دوائیں ہیں۔ اور مقامی طور پر عمدہ انٹی سپٹک علاج مخدرات بشرط ضرورت کاسٹک بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اگر مریض حصہ بہت خراب اور ناقابل التیام معلوم ہو۔ تو فوطوں کو قطع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس آخری علاج میں جانور کو اختہ بھی کر دینا چاہیے۔ یعنی حسب قاعدہ خصیوں کو بھی علیحدہ کریں اور بعد ازاں حسب معمول انٹی سپٹک ڈریسنگ جاری رکھیں۔ اگر بخار ہو تو اُس کا علاج کریں۔ اگر مریض کمزور ہو۔ تو مرکبات فولاد کونین اور نباتی مقویات استعمال کریں ♦

(۵)۔ اختہ گری۔ کتوں کو بھی دوسرے جانوروں کی طرح اختہ کیا جاتا ہے یعنی اُن کے فوطے میں شگاف دیکر اور خصیہ کو نکالکر اسپرماٹک کارڈ کی ڈوری بذریعہ کند چاقو یا باریک داغنی یا آلہ اکرنیٹر وغیرہ کے کاٹکر علیحدہ کر دیں راقم نے چند موقعوں پر کتے کو ضرورتاً اختہ کیا تو کارڈ کو تھوڑا تھوڑا کر کے چھیل دیا۔ جس سے بعد جراحی بہت تھوڑا جریان ہوا۔ جو سرد پانی کے تراڑہ سے بند کیا گیا۔ کتوں کو فقط چند امراض مثلاً جلن فوطہ وارکائٹس وغیرہ کے دفعیہ کے لئے ضرورتاً اختہ کیا جاتا ہے کیونکہ اگر اچھے بھلے کتے کو اختہ

کیا جاوے تو وہ سست بلغمی مزاج - غافل - اور فربہ ہو جاتے ہیں چستی چالاکی
اور کھیل کود فراموش کر کے سونے اور لیٹا رہنے کی طرف زیادہ مایل ہو جاتے ہیں
بعض کتوں کے شوقین جب عمدہ نسل کے قیمتی کتے فروخت کرتے ہیں تو
قبل از فروخت اُن کو اس غرض سے اختہ کر دیتے ہیں - کہ آگے اُن سے نسل نہ بڑھ
سکے - اور نئے خریدار انہیں کے تازیخانہ سے کتے خرید کریں - لہذا ویٹرنری
اسسٹنٹ یا خریدار کا فرض ہوتا ہے - کہ کتے کے خریدنے کے وقت اگر اسکی
صحت جسمانی کا امتحان کریں تو اُن کے خصیوں کو بھی دیکھ لیا کریں *

(۵) - ضعف باہ - جب خصیے اور فوطے مبتلا رمرض ہوں - یا جانور بہت
فربہ اور بلغمی مزاج ہوں تو وہ ضعیف الباہ ہو جاتے ہیں - خصوصاً بہت قیمتی
نسل کے جانوروں میں یہ شکایت زیادہ دیکھی جاتی ہے اور اگر خصیے مریض نہ ہوں
تو چند مبہی ادویات مثل مرکبات فاسفورس - کنتھریڈس اور کچلا وغیرہ کے
استعمال سے فائدہ ہوتا ہے - لیکن جہاں خصیے مریض اور منی کے پیدا کرنے کے
ناقابل ہوں - وہاں ان ادویات کا استعمال لاحاصل بلکہ نقصان دہ ہے - لہذا
اس قسم کے مریضوں کے خصیوں کا امتحان کر لینا چاہیئے - اس قسم کے مریضوں
کو خوراک عمدہ - زود ہضم باقاعدہ دیں - اور متواتر ورزش کرادیں قبض نہ ہونے
پاوے - مرکبات فولاد معہ کچلا - اور نباتی کڑوی دوائیوں کے استعمال کریں
ایسٹن سیرپ بڑا مفید ہے - لیکن یاد رکھیں کہ کتے میں کچلا کے استعمال
سے جلد زہر ہو جانیکا احتمال ہے - لہذا اس کے استعمال میں بڑا محتاط ہونا
چاہیئے - اگر مریض کے خصیے مہجر اور ٹھوس ہو گئے ہوں تو پوٹاسی آیوڈائیڈ
کا استعمال مفید ثابت ہوگا *

(۶) آرکائیٹس - یعنی خصیہ کی جلن بسبب صدمہ اور چوٹ یا عرصہ تک

پرشہوت کتے کو کتیا سے علیحدہ رکھنے کے اُن کے خصیوں میں جلن واقعہ ہوتی ہے
علامات۔ مریض کے فوطے سُرخ۔ متورم۔ پر درد اور تنے ہوئے۔ ٹٹولنے
سے خصیوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ اور مریض چونک پڑتا ہے*

علاج۔ مریض کو جلاب دیں۔ خوراک کم اور ملایم ہو۔ مریض حصہ پر جونکیں
لگاویں۔ اور باقی اندرونی اور بیرونی دافع سوزش علاج جاری رکھیں۔ کبھی
مریض خصیہ میں دنبل پیدا ہو کر پھوٹتا ہے اور پیپ خارج ہو کر گھاؤ سا بنجاتا ہے
جو عرصہ تک مندمل نہیں ہوتا۔ اس وقت بغیر عمل اختہ گری اور کوئی علاج کارگر
نہیں ہوتا۔ کبھی اس عارضہ کے بعد خصیے ٹھوس اور چھوٹے ہو جاتے ہیں۔
اور کبھی اُن میں خراب قسم کی رسولی کی پیداوار ہوتی ہے۔ بہرحال اگر خصیہ کسی
شدید مرض میں مبتلا تشخیص کیا جاوے تو اُسے عمل جراحی سے کاٹکر نکالنا ہی
عمدہ علاج ہے*

مادہ جانور

کتیا کا خصیۃ الرحم کسی قدر لوتھڑیدار اور بہت سے تخم پیدا کرنیکے قابل ہوتا
ہے۔ اور رحم کی قرن بہت لمبی اور ایک ہی زمانہ آبستگی میں متعدد جنین پالنے کے قابل
ہوتے ہیں۔ بعض ممالک میں کتیا کو بغرض صفائی۔ اور مرض دیوانگی و چند
امراض خصیہ الرحم و رحم سے محفوظ رکھنے کے لئے اس کے خصیۃ الرحم کو نکالکر
بانجھ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ کتیا کا اختہ کرنا اُسے مرض
دیوانگی سے کسی طرح بچا نہیں سکتا۔ بلکہ ایسی کتیا چند ایک امراض خصوصاً
رسولیوں (فیٹے ٹیومرز) وغیرہ کے مستعد اور کاہل و غافل ہو جاتی ہے اور
اس کی عمر بھی کم ہوتی ہے۔ آجکل عمل اوویریاٹومی یعنی خصیہ الرحم کا نکالنا فقط

اُس وقت کیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ عضو سخت مریض ہو۔ یا پیلوس وغیرہ کے ٹوٹنے یا کسی اور سبب سے کتیا بچہ جننے کے قابل نہ رہے۔ تو اُس وقت بھی اُسی خصی کر دیا جاتا ہے تاکہ نر کی خواہشمند اور حاملہ نہ ہو سکے۔ خصیتہ الرحم میں سرطان اور دیگر شدید قسم کی رسولیاں پیدا ہو سکتی ہیں ✦

کتیا کے آلات تولد کے افعال طبعی کی نسبت چند باتیں قابل بیان ہیں۔ کتیا میں گرم ہونے یا کت لانیکا زمانہ اُس کی صحت۔ آب وہوا۔ اور دیگر چند اسباب سے متفاوت ہوتا ہے۔ معتدل آب وہوا میں عموماً موسم بہار وخزاں میں یہ حالت پیدا ہوتی ہے۔ گرم کتیا۔ چڑچڑی۔ اور کسی قدر بے آرام ہو جاتا ہے۔ اُس کے تھن قدرے موٹے اور فرج کے لب متورم ہو جاتے ہیں۔ اور فرج کی استری جھلی لال ہو جاتی ہے۔ پہلے پتلا اور رفتہ رفتہ کسی قدر گاڑھا۔ اور سرخی مایل اخراج بھی بہتا ہے۔ اور کتوں سے کھیلنے پر راغب ہو جاتی ہے۔ اور اُن سے ناز ونخرے کرنے لگتی ہے۔ اس وقت اگر اُسے زیر حراست بھی رکھا جاوے تو کسی نہ کسی حیلہ سے رہائی پاکر کتوں کے گردہ میں جانیکا قصد کرتی ہے اور ایک ہی کتے پر قانع نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنے گرد بہت سے فریفتہ عاشق زار دیکھنا اور سب سے یکے بعد دیگرے میل ملاقات کرنا زیادہ پسند کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کتیا کی نسل کو کسی خاص عمدہ قسم کے کتے سے جفتی دیگر محفوظ رکھنا کسی قدر مشکل ہوتا ہے اور گرم کتیا کسی نہ کسی حیلہ سے متعدد نسل کے کتوں سے جفتی کر کے نسل کو گڑبڑ کر دیتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر حیرت اس بات کی ہے۔ کہ کتیا خواہ کیسی ہی عمدہ نسل کی اور نازک ہو۔ بہ نسبت عمدہ نسل کے کتوں کے بھدّی نسل کے اور جنگلی قدآور کتوں کو زیادہ پسندیدگی سے اپنی جفتی کے لئے منتخب کرتی ہے۔ اور چونکہ کت کا زمانہ کم وبیش ایک ہفتہ تک لمبا ہوتا ہے۔ اس لئے متعدد جفتیوں کے

حمل بھی یکے بعد دیگرے قرار پکڑتے ہیں۔ اور اگر دو نسل کے کتے پڑ گئے ہوں تو
اُن کی اولاد بھی وہی قسم کی پیدا ہوتی ہے جو شکل و شباہت سے اپنے اپنے
والد سے ملتے جلتے ہیں۔ اور شناخت کئے جا سکتے ہیں۔ اس موقعہ پر ایک اور عجیب
بات قابل بیان یہ ہے۔ کہ جب گرم کتیا سرد ہو جاوے اور حمل قرار نہ پکڑے تو غیر حاملہ
جانوروں میں اکثر تقریباً دو ماہ کے بعد ایک ایسی حالت دیکھی جاتی ہے۔ جو بچہ جننے
کے وقت حاملہ میں پیدا ہوتی ہے۔ یعنی غدود حیوانہ بڑھ جاتے ہیں۔ فرج متورم
سُرخ اور اُس سے لیسدار غلیظ رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ تھنوں میں خالص دودھ
پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بچوڑنے سے آزادانہ خارج ہوتا ہے۔ کتیا دردزہ کی طرح
بے آرامی ظاہر کرتی ہے خواب و خورش فراموش کر کے اپنے بچوں کے لئے بستر
کی جگہ طیار کرنے میں مصروف ہوتی ہے۔ یہ حالت ۲ سے چار روز تک رہتی ہے
اُس وقت اگر نئے پیدا شدہ پلے کتیا کے تھنوں پر ڈالے جاویں تو وہ اُنہیں
اپنی اولاد تصور کر کے قبول کر لیتی اور اُلفت مادرانہ سے پالتی ہے ✣

حاملہ کتیا میں تقریباً ۴ ہفتہ کے بعد علامات حمل خوب نمایاں ہو جاتے ہیں۔
اُن کا پیٹ بڑا اور گول ہو جاتا ہے۔ اور پیڑو پیٹ کو ٹٹولنے سے پلے معلوم
ہو سکتے ہیں۔ حیوانہ کے غدود اور تھن بڑھتے جاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ پیٹ
لٹک جاتا ہے اور نویں ۹ ہفتہ کے بعد بچے جنتی ہے۔ زمانہ حمل اوسطاً ساٹھ
سے ستر روز تک قرار دیا گیا ہے۔ اور ایک جھول میں اوسطاً سات آٹھ بچے دیتی ہیں
لیکن یاد رکھو۔ کہ کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ اٹھاراں بچے بھی ایک
جھول میں ہو سکتے ہیں ✣

ہر ایک بچے کی جیر وانول علیحدہ اور پاؤ گھنٹہ سے نصف گھنٹہ کے وقفہ
سے پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ لیکن یاد رکھو۔ کہ اگر حمل ۲ دفعہ زیادہ روز کے

وقفہ سے قرار پایا ہو۔ تو بچوں کی پیدائش میں بھی اُسی قدر وقفہ ہو سکتا ہے کتیا
بچہ جننے کے وقت لیٹ جاتی اور مارے دردزہ کے چلاتی اور بھونکتی ہے اور ایک
بچہ کی ولادت کے بعد افاقہ ہو جاتا ہے اُس وقت کتیا تکلیف فراموش کر کے
بچہ کے آنول کو علیحدہ کرتی اور اُسے صاف کرنے لگتی ہے۔ اور تھوڑے عرصہ
بعد پھر درد کی نوبت اور تشنج شروع ہوتا ہے۔ کتیا کا بچہ بہت ہی نامکمل حالت
میں پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے ابھی اس کا جسم اور استخوان بہت ڈھیلے
اور لچکیلے ہوتے ہیں۔ اور وہ آسانی سے خارج ہو پڑتا ہے۔ اور کتیا میں عسر ولادت
بچہ کے حادثے بہت کم دیکھے جاتے ہیں۔ البتہ اگر چھوٹے قد کی کتیا پر بڑا ضخیم کتا
ڈالا جاوے (خصوصاً بلڈاگ نسل) یا کتیا کی ہٹیکڑی اور پٹھے کی ہڈی ٹوٹ جاوے
تو اُس وقت ولادت بچہ میں بڑی دشواری پیش آتی ہے۔ علاوہ ان دو حالتوں
کے اگر اور کسی سبب سے کتیا بچہ جننے میں دیر و تکلیف ظاہر کرے۔ تو فعل ولادت کو
قدرت پر چھوڑنا اور محض قدرتی فعل کو مدد دینا چاہیے۔ اور کسی قسم کی مداخلت
کرنا یا اوزار وغیرہ استعمال کرنا خلاف مصلحت ہے۔ (جبتک کہ اشد ضرورت
محسوس نہ ہو) اگر حاملہ بچے جننے کے وقت بہت تکلیف ظاہر کرے اور بچہ پیدا
نہ ہو۔ تو اُس کی طاقت کو قایم رکھنا چاہیے۔ اور درد کی شدت کو فرو کرنیکے
لئے بشرط ضرورت گرم پانی کی بالٹی یا ٹب میں بٹھا دیں۔ لیکن سردی نہ لگنے
پاوے۔ اگر ولادت میں رحم کی حرکت تشنجی کی کمزوری کے سبب توقف ہو تو
اُس وقت دوائیہ رگٹ کے استعمال سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ ہم اپنے مطب میں لیکوئڈ
اکسٹریکٹ آف آرگٹ۔ یا ٹنکچر آف آرگٹ ½ سے ایک ڈرام تک ہمراہ عرق
سونف یا عرق گلاب کے دیتے ہیں۔ اور بہت مفید پاتے ہیں۔ اگر یہ دوائی
نہ مل سکے۔ تو صمغ مر۔ ریوند خطائی۔ مصبر اور گیہوں کے گنڈیل بھی اسی مطلب

کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ آرگٹ آف رائی کا سفوف ۴ سے ۵ رتی تک شیرا اور پانی میں گھولکر ہر پاگھنٹہ سے نصف گھنٹہ کے بعد دینا متوسط قد کی کتیا کے رحم میں حرکت پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن اس قسم کے ادویات کے استعمال سے پہلے اس بات کی تشخیص کر کے اطمینان کر لینا چاہیئے۔ کہ بچہ کی پیدائش میں کسی قسم کی آلاتی روک نہ ہو۔ ورنہ نقصان ہوگا۔ جب کتیا کے بچہ دان میں بچہ اٹک جاوے۔ تو اُسے آلہ بچ فارسفس سے جو اسی مطلب کے لئے بنایا جاتا ہے بآسانی کھینچکر نکالا جا سکتا ہے۔ اگر بچہ کی کھوپری بڑی ہو۔ اور اس وجہ سے بچہ پیدا نہ ہو سکے۔ تو آخری علاج یہ ہے کہ اُس کی کھوپری کو کاٹ یا توڑ دیں۔ سر کی رطوبت اور بھیجا نکل جانے کے بعد کھوپری چھوٹی ہو جاتی ہے اور مردہ بچہ کو آلہ فارسفس سے پکڑ کر کھینچکر نکالا جاتا ہے۔ بچہ کو کھینچکر نکالنے سے پہلے کچھ تیل یا گھی یا گلاسرین حاملہ کی فرج میں بذریعہ پچکاری داخل کرکے بعد از کھینچنے سے جلد باہر نکل آتا ہے۔ بڑی قسم کے حیوانات مطلق کیطرح کتیا کے رحم میں بھی بچہ کبھی ایک غلط وضع نہاد اختیار کر لیتا ہے لیکن جو تکلیفات بڑے جانوروں میں بچہ کی وضع نہاد کی درستی اور جنانے میں پیش آتی ہیں۔ وہ مطب سگان میں نہیں آتی۔ کیونکہ کتیا کا بچہ خواہ غلط وضع میں ہو۔ آلہ فارسفس کے ذریعہ پکڑ کر کھینچنے سے بہ آسانی باہر نکل پڑتا ہے ؛

(۱)۔ مٹرائیٹس۔ یعنی بچہ دان کی جلن۔ بچے جننے کے بعد کتیا کو یہ مرض ہو جاتا ہے۔ خصوصاً اگر عسر ولادت کا حادثہ پیش آوے اور انگلیوں اور اوزاروں کے ذریعہ بچے نکالے جاویں تو اس مرض کا زیادہ خطر ہوتا ہے۔ علامات مریضہ بے آرام۔ خورد ونوش میں کمی۔ یا مطلق انکار۔ فرج سے بودار پیپ کا اخراج۔ کبھی فرج کی لب متورم اور جلندار۔ اور بخار تیز ہوتا ہے۔ پیڑو پر دبانے سے درد

ہوتا ہے۔ علاج۔ مریضہ کو مکمل آرام میں رکھیں۔ سردی سے بچا دیں۔ پیٹ پر گرم تکمید۔ گرم بورک لوشن سے رحم کو صاف کرنا۔ اور اندر مخدر اور مسکن درد دوائی۔ مثلاً افیون اور ملایم پرورش کرنیوالی غذا دینا ضروری ہے۔ اور بخار فرو کرنے کے لئے تپ شکن دوائی دیں۔ قبض روکنے کے لئے گرم حقنہ اور ایک مقناطیکا سٹریل۔ قوت بحال رکھنے کے لئے محرکات اور مقویات کا حسب ضرورت استعمال کریں۔ کبھی یہ مرض پیٹ بلکہ پردہ صفاق کو بھی ماؤف کر لیتی ہے۔ اور مریضہ تلف ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے مریضوں کو ہمیشہ صاف خشک گرم جگہ میں رکھنا۔ اور اِدھر اُدھر دوڑنے پھرنے سے روکنا ضروری ہے کبھی رحم میں خفیف سا جلن ہو کر اُس کے جوف میں رطوبت کا اجتماع ہو جاتا ہے اس کو ہایڈرومٹرا یا یوٹرابن ڈراپسی بولتے ہیں۔ مریضہ کا پیٹ بڑا اور لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ اور دُبلی ہو جاتی ہے۔ کھانے میں کمی۔ اور پیاس زیادہ ہوتی ہے۔ اگر مرض ابتدائی درجہ میں تشخیص ہو جاوے۔ تو رحم کا منہ آلہ قناطیر وغیرہ سے کھولکر رطوبت نکالیں۔ اور زنک لوشن کی پچکاریاں دیں۔ اندر مقوی دوا اور پرورش کرنیوالی غذا دیں +

(۲)۔ رحم کا کانچ نکلنا۔ دبلی اور کمزور کتیا میں خصوصاً جو عمدہ بچہ کش ہو یہ حادثہ زیادہ دیکھا گیا ہے۔ اگر بچہ جننے میں تکلیف ہو۔ یا رحم میں چوٹ صدمہ پہنچے یا غیر چیز موجود ہو۔ تو رحم اُلٹ پڑتا ہے اور پیشاب خارج کرنے میں ہارج ہوتا ہے۔ اس مرض کی تشخیص میں یہ خیال رکھیں۔ کہ کبھی فقط فرج کی نالی کا کچھ حصہ اُلٹ پڑتا ہے۔ اور کبھی وجائینل پالی پس کی رسولی بھی فرج سے لٹک پڑتی ہے۔ اُلٹے ہوئے رحم کو کسی انٹی سپٹک اور اسٹرنجنٹ یعنی قابض عرق سے دھو کر صاف کریں اور کمفر آبل۔ یا گلاسرین آف بلاڈونہ۔ یا ٹینٹ آف

گلاسرین سے تر کر کے اندر کر دیں۔ اندر کرنے کے لئے عمدہ تدبیر یہ ہے۔ کہ ایک باریک چھوٹی سی صاف لکڑی لیکر اُس کے ایک سرے پر لُڈیا روئی اور ایک ٹکڑا پارچہ سے گول گدی بنا کر اور اُسے خوب چکنا کر کے رحم کے اندر بیچ کر آہستہ آہستہ اندر کو دباویں۔ اور ساتھ ہی اُس کے کناروں کو انگلیوں سے اندر کرتے جاویں۔ حتےٰ کہ سارا نکلا ہوا رحم اندر چلا جاوے۔ اب رحم کے اندر قابض اور سکیڑنے والے و خراش رفع کرنیوالے عرق کی پچکاری کریں تاکہ رحم اندر رہے اور دوبارہ باہر نہ اُلٹے۔ عرق مازو۔ گال آئنٹمنٹ ٹینٹ آف گلاسرین اور برف آب کی پچکاری اس مطلب کے لئے بہت مفید ہیں۔ مریض کو آرام سے خاموش رکھیں۔ ملایم اور ملین خوراک دیں۔ قبض نہ ہونے پاوے۔ حسب ضرورت کاسٹر یل بھی استعمال کیا جاتا ہے +

(۳)۔ بچہ دان کا قطع کرنا۔ جب اُلٹا ہوا رحم مضروب اور بیجان ہو جاوے یا اندر نہ جا سکے۔ تو اُسے قطع بھی کر دیا جاتا ہے۔ یہ عمل کتیوں میں آسانی سے اور بلا خطرناک عوارض کے کیا جا سکتا ہے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ نکلے ہوئے رحم کی گردن میں انٹی سپٹک رودہ کی تار کے لگیچر لگاویں۔ تاکہ جریان نہ ہو۔ اور لگیچر سے نصف انچہ چھوڑ کر رحم کو کاٹ دیں۔ اور کٹے ہوئے سرے کو اندر کر دیں بعض معالج آلہ کلامپ اور داغنی سے کاٹنا زیادہ پسند کرتے ہیں +

(۴)۔ فرج کی نالی کا چھل جانا۔ جب کتا اور کتیا جفتی کریں۔ اور اُنہیں جلد بزور کھینچکر علیحدہ کیا جاوے۔ تو یہ حادثہ واقعہ ہوتا ہے۔ علاوہ بریں بچہ کھینچکر نکالنے اور دیگر چند ایک اسباب سے بھی فرج زخمی ہو سکتا ہے۔ اس کا علاج معمولی انٹی سپٹک ڈریس ہے جس سے جلد صحت حاصل ہوتی ہے +

(۵)۔ فرج اور اندام نہانی میں رسولیاں۔ کتیا کی فرج اور اندام نہانی میں

اکثر مختلف قسم اور بناوٹ کی رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور وقت پر عمل جراحی سے اُن کا علاج نہ کیا جاوے۔ تو جلد بڑھ جاتی ہیں۔ اس موقعہ پر یاد رکھنا چاہیے کہ کبھی کتیا کا مثانہ بھی مخرج بول سے باہر اُلٹ پڑتا ہے۔ اور لمبی رسولی کے مشابہ ہوتا ہے۔ اُسے نہ کاٹ دینا چاہیئے۔ ورنہ کتیا ہلاک ہو جاویگی۔ فرج کی رسولیوں کو مقراض۔ آلہ اکریزر یا لگیچر باندھ کر (حسب موقعہ) علیحدہ کیا جاتا ہے۔ جڑدار رسولی آسانی سے کاٹی جاتی ہے۔ لیکن جو چھوٹے چھوٹے اُبھار دیوار فرج پر چھترے ہوئے ہوں۔ اُن کا کاٹنا محال ہوتا ہے۔ اُنہیں تراش کر کاسٹک سے جلانا۔ اور متواتر انٹی سپٹک اور قابض عرق سے پچکاری کر کے صاف رکھنا چاہیئے +

(۶)۔ لیکوریا یعنی فرج کی جلن اور اخراج بھی کتیا میں دیکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ حالت زیادہ تر رحم اور فرج کی رسولیوں کے ہمراہ ہوتی ہے۔ اگر فقط فرج کی میوکس جھلی کی کٹارل جلن کا نتیجہ ہو۔ تو انٹی سپٹک اور قابض عرقیات مثلاً بوریسک لوشن۔ کینہ سال لوشن اور ایلم ولیڈ لوشن وغیرہ کی دن میں دو دفعہ پچکاری کر دیں۔ اس سے شفا ہو جاتی ہے۔ اگر ٹیومرز وغیرہ کے سبب اخراج ہو تو اُن کا علاج کریں +

(۷)۔ پرولیپس وجینا۔ یعنی فرج کا اُلٹ پڑنا۔ کمزور بچہ کش کتیوں میں یہ حادثہ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ فرج کو اصلی جگہ میں کر کے اندر قابض عرقیات مثلاً عرق پھٹکڑی۔ سوہاگہ۔ زنک لوشن۔ لیڈ لوشن۔ وغیرہ سے صاف کریں۔ اور مرہم ٹانک ایسڈ یا ٹینٹ آف گلاسرین کا طلا کریں۔ اور اندر بھی مرکبات فولاد اور مقویات کا استعمال کریں +

فایدہ۔ کتیا کا جیوانہ چھاتی سے شروع ہو کر پیڑو پر ختم ہوتا ہے اور تھن

تعداد میں ۸ سے ۱۰ اونس تک شمار ہوتی ہیں۔ پہلے دو جوڑے پکٹورل یعنی
چھاتی کے اور میانہ دو جوڑے ایبڈامینل یعنی پیٹ کے اور آخری ایک جوڑا
انگوئینل یعنی اندرون ران کے کہلاتی ہیں۔ اور فی تھن علیحدہ اپنی غدود سے
دودھ حاصل کرکے آٹھ دس باریک دھاروں میں خارج کرتا ہے۔ کتیا کے
دودھ میں دیگر حیوانات سے پنیر اور چربی کا جزو نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ ملک
فرانس میں جہاں اپنے بہت عزیز پلوں کو عورتیں اپنے پستانوں پر پالتی ہیں
حیرت انگیز پرورش یافتہ پلے رخیطس کی مرض میں مبتلا ہوتے ہیں یعنی اُن کی
ہڈیاں کمزوری اور ارضی نمکوں کی کمی کے سبب خم کھا جاتی ہیں۔ سنا ہے کہ ملک
برہما کی عورتیں بھی اپنے پستانوں کا زائد دودھ اپنے پیارے کتوں کے پلوں
کو پلاتی ہیں۔ چنانچہ وہاں اسی غرض سے پست قامت نسلی کتے بہت پسند
کئے جاتے ہیں۔ اگر کتیا کا دودھ حیوانہ میں جمع ہو جاوے تو وہاں منجمد ہو کر
پتھر کی سی رسولی بنا دیتا ہے۔ کبھی دُنبل بنکر پھوٹ پڑتا ہے۔ اس لئے اگر
شیر دار کتیا کے بچے اُس سے علیحدہ کئے جاویں۔ تو اُس کا دودھ خشک کرنیکی
کوشش کرنی چاہیئے۔ یعنی کتیا کو ایک جلاب دیں۔ روزمرہ دودھ ہاتھ سے
نکالدیں۔ اور تھنوں پر سرد پانی کے چھینٹے ڈالیں۔ یا حیوانہ پر گلاسرین آف بلاڈونا
کا لیپ کریں۔ اور غذا کم دیں +

(۸)۔ ممائیٹس۔ یعنی حیوانہ کی کل یا جُزو کا جلن اور ورم۔ اسباب۔ شیر دار
کتیا کے حیوانہ میں دودھ کا جمع ہو جانا۔ اور دودھ بھرے حیوانہ پر صدمات
اور چوٹ پہنچنا +

علامات۔ مریضہ بے آرام۔ تیز بخار۔ مریض غدود حیوانہ کا متورم اور پُر درد
دودھ خون آمیز۔ کبھی پیپ آمیز۔ جس سے فوراً مرض تشخیص ہو جاتا ہے۔ نتائج۔

مریض حصہ حیوانہ کا دائمی طور پر موٹا اور ٹھوس ہو جانا یا دُنبل پھوٹ پڑنا۔
یا تھنوں کی جڑ کے پاس سے ناصور پھوٹنا جس سے ہمیشہ دودھ و پیپ کا
اخراج جاری رہتا ہے۔ اور مُندمل نہیں ہوتا۔ علاج۔ مریضہ کو جلاب دیں
بخار فرو کرنیوالی ادویات اندر دیں۔ اور مقامی طور پر جلن اور درد موقوف کرنیوالی
دوائیوں کی مالش کریں۔ گرم تکمید بڑی مفید ہے اگر دُمبل معلوم ہو۔ تو اُسی شگاف
دیکر مواد خارج کریں۔ اور بعد ازاں معمولی انٹی سپٹک ڈریس کریں۔ اگر مریض
غدود ٹھوس اور سخت ہو گیا ہو۔ تو اُس پر ٹنکچر آیوڈین یا پوٹاسیم آیوڈائیڈ کا
مرہم لگا دیں۔ بعض دفعہ مزمن مریضوں میں تھنوں پر خراب قسم کی رسولیاں
پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کا کاٹنا ضروری ہوتا ہے۔ بعض دفعہ غدود کے اندر
سرطان وغیرہ کے قسم کی خبیث پیداوار بھی ہو جاتی ہے۔ تو اُس وقت سارے
ماؤف غدود کو کاٹکر نکالنا پڑتا ہے۔ اس قسم کے عمل جراحی بجز اہل فن کے عام
آدمی سے نہیں ہو سکتے۔ کبھی کتیوں کے تھنوں پر مسّے بھی ہو جاتے ہیں۔ اور
اُنہیں تراش کر علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اگر تھنوں میں میل کچیل یا سردی وغیرہ کے
سبب شگاف آجاویں۔ (فیشرانڈ ٹیٹس) تو ادویہ واسلین یا گلاسرین سے
اور یہ نہ ملے تو گھی وغیرہ کے ذریعہ چکنا اور صاف رکھنے سے جلد آرام
آجاتا ہے ❖

ضمیمہ نمبر ۱

پالتو کتوں کی چند نسلیں

(۱) گرے ہونڈ - اور یہ کئی قسم رکھتا ہے - مثلاً انگریزی - آئرش - ہائی لینڈر - اسکاچ - یونانی - ترکی - روسی - ترکستانی - اطالیہ کا - اور تازی و ایرانی وغیرہ ✣

ہونڈ نسل کے کتے کی حس شامہ یعنی سونگھنے کی قوت کم اور بصارت یعنی بینائی بہت تیز ہوتی ہے - دیگر نسلی کتوں کی بہ نسبت اپنے مالک سے محبت بھی کم رکھتا ہے - اور بہت پُرشعور بھی نہیں ہوتا ✣

انگریزی ہونڈ کی گردن اور تھوتھنی بہت لمبی ہوتی ہے اور اس لئے شکار پکڑنے میں اُسے بہت سہولیت ہوتی ہے - نیز اس کی لمبی ٹانگیں تیز روی میں اس کی بہت معاون ہوتی ہیں - اس نسل کا کتا بہت سے مختلف رنگ رکھتا ہے - لیکن سب سے عمدہ ہرن کے رنگ کا - اور برون یعنی بھورا لال خیال کیا جاتا ہے ✣

اسکاچ اور ہائی لینڈر ہونڈ جن کو ڈیر ہونڈ بھی کہا جاتا ہے - بہت سے اوصاف میں بالا مذکورہ قسم سے کمتر درجہ رکھتے ہیں - ہونڈ کو شکار کے لئے سدھارنے اور ان کی جرات اُبھارنے کی غرض سے مالک اُنہیں بُلڈاگ نسل کے کتوں کے ہمراہ لا کر شکار کو لے جاتے ہیں - تاکہ جری اور شکاری بنجادیں ✣

ایشیا کا گرے ہونڈ عموماً سیاہی مائل بھورا یا فولادی رنگ کا اور موٹے نرم

بال رکھتا ہے۔ اس کی دُم کے بال ایک نوکدار چوٹی بناتے ہیں۔ اور بو ونظر دونو کے ذریعہ سے شکار کرتا ہے۔ ملک روس میں ان سے ہرن کا شکار کیا جاتا ہے۔ یونان کا گرے ہونڈ چھوٹا ہوتا ہے۔ اور اس کے اعضاء انگریزی ہونڈ کی نسبت کم طاقتور ہوتے ہیں۔ اور تھوتھنی بھی ایسی لمبی نکدار نہیں ہوتی۔ جیسی کہ انگریزی گرے ہونڈ میں دیکھی جاتی ہے۔ ترکستانی گرے ہونڈ پست قامت بے بال اور کم قیمت جانور ہوتا ہے۔ ایرانی گرے ہونڈ بڑا خوبصورت۔ تیز رو۔ اور دلیر مگر کسی قدر چڑچڑا مزاج ہوتا ہے۔ اور طاقت میں انگریزی ہونڈ سے بھی بڑھیا ہوتا ہے۔ اس کے کان بال دار اور لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اطالیہ کا گرے ہونڈ پست قامت۔ خوبصورت۔ موزوں اندام۔ اور خوش خصلت ہوتا ہے۔ شکار کے لئے چنداں مفید کار نہیں۔ لیکن گھریلو جانور اچھا ہوتا ہے۔ ملک اٹلی کے سواحل پر لوگ اس نسل کے کتوں کو سیاحوں اور مسافروں کے ہاتھ فروخت کرنے کے لئے اکثر پالتے ہیں +

(۲)۔ ٹیریر۔ اس کی آٹھ قسمیں ہوتی ہیں۔ لیکن زیادہ تین قسمیں مشہور ہیں۔ انگریزی ٹیریر۔ اس کا جسمانی وزن ۶ سے ۱۰ پونڈ تک۔ چمڑا صاف گہرا سیاہ۔ یا زردی نما بھورے رنگ کا۔ سفید بالوں کا کوئی دھبہ نہیں ہوتا ان کی آنکھوں بیچ زردی مائل بھوا دھبہ ہوتا ہے۔ پنجوں پر کم و بیش سیاہ خط بھی موجود ہوتے ہیں۔ ناک لمبی گاؤ دم۔ جبڑا قدرے لٹکا ہوا۔ آنکھیں چھوٹی چمکدار۔ چھاتی دبی ہوئی۔ کندھے مضبوط رکھتا ہے۔ چنانچہ اگلے اطراف سے عرصہ تک زمین کھودنے وغیرہ میں محنت لے سکتا ہے۔ اطراف سیدھے مضبوط نسدار۔ اور دم عمدہ نیچے کی طرف جھکی ہوئی +

اسکاچ ٹیریر۔ یہ بھی انگریزی ٹیریر کی عمدہ وصف رکھتا ہے۔ بجز اس کے کہ

اس کا بدن سخت کھُردرا اور خاکستری رنگ کا ہوتا ہے *

فاکس ٹیریر۔ اگلے زمانہ میں شکاری لوگ لومڑی کی تلاش اور شکار میں اکثر اس کی مدد لیتے تھے۔ لیکن آجکل یہ رواج جاتا رہا۔ کیونکہ موجودہ شکاری کتے تیز رفتاری سے جلد لومڑی کو پکڑ لیتے ہیں۔ فاکس ٹیریر میں یہ اوصاف ہونے چاہیئے۔ جسمانی وزن قریب ۱۶ پونڈ۔ رنگ سیاہ و سفید یا زردی نما بھورا یا سرد گردن پر سیاہ پیلے دھبے۔ بال ملائم۔ چمکدار۔ سر چپٹا۔ چوڑا۔ ناک سیاہ۔ کان پتلے چھوٹے۔ رخساروں پر گرے ہوئے۔ گردن ہلکی۔ چھاتی اُبھری ہوئی۔ جسم و ٹانگیں مضبوط۔ علاوہ بریں اور بھی بہت سے غیر معروف اقسام ٹیریر کے ہیں۔ مثلاً بیڈ لنگٹن۔ ہیلی فیکس بلو۔ مونگرل ڈنڈی۔ اور سکائی ٹیریر وغیرہ جو تھوڑا بہت تفاوت رکھتے ہیں۔ اور علیحدہ علیحدہ نسل کشی سے حاصل ہوتے ہیں *

ٹیریر نسل کے کتے حشرات الارض چوہوں اور کیڑوں وغیرہ کا خوب تعاقب کرتے ہیں۔ مگر تاوقتیکہ ان کی نسل میں کچھ خون بلڈاگ کا نہ ملا ہوا ہو۔ تو حشرات الارض کی لڑائی میں بھی ہمت ہار بیٹھتے ہیں *

(۳) ۔ پائنٹر۔ اور یہ بھی کئی قسم کا ہوتا ہے۔ مثلاً انگریزی پائنٹر اور اگر سیٹر اور پائنٹر نسل کا ملاپ ہو۔ تو وہ بہت عمدہ خیال کیئے جاتے ہیں۔ اور اُن کے عُمدہ وصف حسب ذیل ہیں۔ سر قدرے بڑا اور چوڑا۔ پیشانی اُبھری ہوئی۔ آنکھیں متوسط۔ تھوتھنی چپٹی۔ گردن لمبی۔ دُم جڑ کے قریب مضبوط اور پھر آخیر کو یکلخت پتلی ہو کر ختم ہوتی ہے۔ کندھے کی ہڈی لمبی و مضبوط۔ بازو کے اوپر کا حصہ لمبا۔ اور نچلا حصہ کوتاہ۔ گھٹنے ٹھیک چھاتی کے نیچے پنجہ گول مضبوط۔ اور تلوے سخت ہوتے ہیں۔ پشم چھوٹی ملایم۔ رنگت سفید اور

سر سیاہ ہو۔ تو اچھا خیال کیا جاتا ہے۔ ملک ہسپانیہ کا پائنٹر۔ بالا مذکورہ پائنٹر
سے زیادہ مضبوط۔ لیکن کم چالاک۔ پرتگالی پائنٹر میں صرف یہ خصوصیت ہوتی
ہے۔ کہ اُس کی دُم بہت گچھے دار ہوتی ہے +

(۴)۔ سیٹر۔ گذشتہ زمانہ میں شکار تلاش کرنے کے لئے نہیں بلکہ
اُسے پکڑ کر گرانے کے لئے اس کتے کو استعمال کیا جاتا تھا۔ اور اسی لئے اس کو
یہ نام دیا گیا ہے۔ آئرش سٹر بہ نسبت انگریزی سٹر کے زیادہ مشقت کر سکتا ہے
ان کے کان پتلے لمبے اور کسی قدر کٹے ہوئے۔ نرم باریک بالوں سے پوشیدہ
دم اونچی نہیں ہوتی۔ چاروں ٹانگیں پشمدار اور دم پر ایک پنکھا نما بالوں کا
برش ہوتا ہے۔ رنگ سُرخ۔ یا بھورا۔ پشت پر کبھی سیاہ خط۔ منہ سیاہ۔ کبھی
رنگت سفید۔ اور مختلف دھبوں سے پوشیدہ۔ بال سب نرم اور لٹکتے ہوئے۔
ان کی قوت شامہ تیز ہوتی ہے۔ لیکن گرمی کی برداشت کم ہے +

(۵)۔ اسپانیل۔ اس کی بھی متعدد قسمیں ہوتی ہیں۔ اس کا جسمانی
وزن ۱۲ پونڈ کے قریب پشم گھنی۔ اور حس شامہ بڑی تیز۔ ان کی ایک قسم کلائمبر
ہے۔ جو ہمیشہ خاموش رہتا ہے۔ اور خاموشی سے شکار کرتا ہے۔ یہ لمبا۔
پست قامت۔ اور جسیم۔ وزن تقریباً تیس سے چالیس پونڈ تک۔ اور اونچائی
میں تقریباً بیس انچ۔ اس کی ٹانگیں اور پاؤں پشمدار۔ جسم کے بال گھنے ملائم
اور لٹکتے ہوئے۔ رنگ زردی مائل سفید۔ واٹر سپانیل کے پنجہ کی انگلیوں
میں جھلی موجود ہوتی ہے۔ اور پاؤں خشکی کے کتوں سے زیادہ بڑے۔ جلد
زیادہ پشمدار اور روغنی تاکہ جسم پر پانی کا کم اثر ہو۔ آئرلینڈ کے جنوبی حصہ کے
واٹر سپانیل کتے کی قدر و قیمت زیادہ ہوتی ہے اس کا رنگ بھورا سرخی مائل
بدوں کسی سفیدی کے ہونا چاہئے۔ ۲۱ سے ۲۳ انچ تک اونچا۔ اور دم چھوٹی۔

اور گول اور اس کی نچلی طرف بال نہیں ہوتے +

کنگ چارلس اسپانیل نسل کے کتے کا تالو اور ناک سیاہ۔ ناک چھوٹی اور اوپر کو مڑی ہوئی۔ سر گول۔ آنکھیں اُبھری ہوئی۔ اور ان کے میانہ حصہ پر نمایاں داغ ہوتا ہے۔ کان لمبے اور رخساروں پر لٹکے ہوئے۔ رنگت میں سیاہ یا ہلکا بھورا۔ وزن میں پانچ پونڈ کے قریب ہوتا ہے۔ پشم ملایم لٹکی ہوئی۔ ٹانگیں پنجوں تک پشم سے خوب ڈھکے ہوئے۔ اس نسل کا کتا عمدہ چوکیدار کا کام بخوبی دیتا ہے +

(۶)۔ بلڈاگ یا بولی۔ اس نسل کے کتے کو اس لئے یہ نام دیا گیا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں شوقین لوگ سانڈ بیل سے اس کا مقابلہ کراتے تھے۔ بلڈاگ کا سر گول۔ بڑا۔ اور کھوپری اونچی۔ آنکھیں چھوٹی۔ پیشانی چوڑی اور دبی ہوئی۔ کان چھوٹے اور قریب۔ تھوتھنی چھوٹی۔ جبڑے کلان۔ لب چھوٹے اور نچلا جبڑا بالائی سے بڑھا ہوا۔ جس سے بعضے کچھ سامنے کے دانت بھی دکھلائی دیتے ہیں۔ پیٹھ چھوٹی اور دم کی طرف خمدار۔ متوسط لمبائی جسم نفیس۔ چھاتی چوڑی۔ گردن مضبوط۔ اور اطراف قوی۔ پاؤں خوب ایک دوسرے سے علیحدہ۔ اس میں یہ وصف ہوتے ہیں۔ کہ بڑا دلیر ہوتا ہے۔ اور اس کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔ یہانتک کہ اگر کسی چیز کو پکڑ لے تو گلا دبا کر پھانسی دینے سے ہی چھوڑتا ہے۔ اور ہمیشہ اپنے مخالف کے سر کی طرف ہی حملہ آور ہوتا ہے۔ زیادہ بھونکنے کا عادی نہیں ہوتا۔ لیکن جب بھونکے تو زور کی آواز آتی ہے۔ اکثر کڑوا مزاج ہوتا ہے اور اکثر دیگر نسلوں کے کتوں کو جرے اور مضبوط بنانے کے لئے اس کی نسل کی آمیزش کی جاتی ہے +

(۷) بیسٹف۔ اس کے لفظی معنے بڑے ہاتھ پاؤں والے کے ہیں۔

اس کا سر بڑا۔ ہونڈ و بلڈاگ کے بین بین ہوتا ہے۔ مگر اس کے سامنے کے دانت بلڈاگ کی طرح نمودار نہیں ہوتے۔ کان چھوٹے۔ جھکے ہوئے۔ آنکھیں خورد۔ اور آواز گہری ہوتی ہے۔ رنگ عموماً سرخ یا ہلکا بھورا اور تھوتھنی سیاہ۔ مگر کتوں کے شوقین ہلکا بھورا اور سفید رنگ پسند نہیں کرتے۔ اسکی بھی چند قسمیں ہوتی ہیں مثلاً بیڈسلٹن میسٹف۔ جو دیگر ہمجنس برادران سے زیادہ پرشعور اور سدھانے میں آسان ہوتا ہے۔ ملک فرانس میں اس سے شکار کیا جاتا ہے۔ بارٹبڈ قسم کا کتا پست قامت ہوتا ہے بالٹیئر کا رنگ سفید۔ کان اور پنجوں پر ہلکے بھورے رنگ کے دھبے۔ سکائی ٹیریر کے مشابہ ہوتا ہے۔ بجز اس کے کہ اس کی پشم زیادہ ملائم اور نرم ہوتی ہے دُم میں خم ہوتا ہے +

(۸) پگز۔ ان کا رنگ اکثر ہلکا بھورا۔ چہرہ خوب سیاہ۔ بال چھوٹے اور ملائم۔ پیرہرن کی طرح۔ اور پچھلی ٹانگوں کا بالائی ناخون نہیں ہوتا۔ وزن قریب ۱۸ سے ۱۰ پونڈ تک +

(۹) جاپانی اور چینی کتے۔ جو ہندوستان میں شوقین لوگ ان ممالک سے ہمراہ لاتے ہیں۔ بہت چھوٹے۔ خوشنما۔ لیڈیوں کی گود میں کھیلنے کے لئے موزوں ان کے بال باریک۔ ملائم۔ آنکھیں ابھری ہوئی۔ ناک اور تھوتھنی چھوٹی اور کان پتلے نوکیلے۔ دیکھنے میں ایک کھلونا سا معلوم دیتے ہیں۔ جس قدر کم قامت ہوں۔ اُسی قدر ان کا وصف و دام زیادہ ہوتا ہے۔ اور ملک کا یہ نہایت عمدہ و قیمتی تحفہ ہوتا ہے +

(۱۰) بل ٹیریر۔ جو اصلی ٹیریر سے کسی قدر کم وزنی ہو تو اچھا۔ اور اگر زیادہ جسم وزنی ہو۔ تو سست الوجود ہو جاتا ہے۔ اس کا جبڑا مضبوط۔ مگر زیرین و بالائی برابر ہوتی ہیں۔ چھاتی مضبوط۔ اطراف درست۔ دم ہلکی پتلی۔ رنگت سفید زیادہ مرغوب ہوتی ہے اس نسل کے کتے دلیر اور پُر شعور ہوتے ہیں +